

کتاب فی الفیہ فی التفسیر

در تفسیر قرآن مجید
تألیف مولانا محمد رفیع الدین
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

سے ۱۰۰

یہ کتاب بہت نامور اور اہم ہے۔ اس کا تعلق مفسرین اور محققین
کی طرف سے ہے۔ اس کتاب سے ملنے والی معلومات اور
کی وجہ سے اس کے ان فوائد سے بہت زیادہ فائدہ ملے گا۔

(دوسرا سبب یہ ہے کہ اس کتاب سے نہ چاہے کہ یہ مصنف کی جامعیت
لہذا اس سبب اس کی تائید کیا جائے۔ یہ مصنف کی جامعیت نہیں ہے۔

اس مصنف کی تصنیف کا وقت اور اس کا مرقی ثبوت

اس مصنف کا ایک مشہور عالم تھیں۔ ان کے نام سے جو قریباً ۱۰۰۰
میں جیات تھا۔ ان کے پر سبب یہ ہے کہ اس مصنف کی رویت کو کچھ بہت عرصہ نہیں گزرا۔ کیونکہ ان کے
تصنیف قریباً ۱۰۰۰ میں ہوئی۔ یہ مصنف کا تھیں۔ ان کے نام سے جو قریباً ۱۰۰۰

ہیہ کیا اور پھر وہی وطن رہا۔ مگر اس بات کا بھی کہیں پتا نہیں ملتا ہے کہ دو مستحیاب شاہ روم کے پیشتر کبھی کوئی سچی اسیر کر کے یوں جلا وطن کیا گیا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ رسول اسی بادشاہ کو حکم سے اسیر ہو کے تھوس ٹاپو میں بھیجا گیا +

پھر اگر یوحنا ۲۱ - باب اور ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ - آیت پر ملاحظہ کیا جائے چنان کہ یہ ہے کہ خدا نے کہا کہ یوحنا بطرس کی طرح باندہ کے مارا نہ جائیگا تو اس سے بھی جی تیرہ نکلتا ہے کہ یوحنا باندہ کے مارا نہیں گیا بلکہ تھوس میں قید رہا +

تیسرا ثبوت - مکاشفات کی کتاب کے مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوا ہے کہ

اسکی تصنیف کی وقت غیر مذہب والے بادشاہتوں کے لوگ کلیسا کی سخت مخالفت کرنے لگے تھے اور تواریخ سے یہ بات ظاہر ہے کہ شاہ روم دو متیان کے پیشتر نیز بادشاہ نے

سیحیوں کو تانا شروع کر دیا تھا۔ البتہ ان دونوں بادشاہوں کی ایذا رسانی کے سیوین میں

بہت کچھ فرق تھا نیز بادشاہ نے اولاً صرف شہر وادی میں سیحیوں کو قتل کیا دوسرے

اُس نے سیحیوں کو صرف قتل کیا پر کسی کسی کو اسیر کر کے کہیں نہیں بھیجا تیسرے یہ کہ تیسرے

سیحیوں کو سچی بونیکے سبب قتل نہیں کیا بلکہ محض اس سبب کہ ان دونوں یہاں عام

ہو گئی تھی کہ سیحیوں ہی نے پہلے شہر وادی میں آگ لگائی تھے چنانچہ ان سیوین سے یہ

راسے دور سے معلوم ہوتی ہے کہ یوحنا رسول نیز بادشاہ کی سلطنت کے عہد میں اسے

ہو کے تھوس ٹاپو میں بھیجا گیا ہو پر دو متیان بادشاہ نے سیحیوں کو ادھر ہی سبب سے تانا

یہاں سبب یہ تھا کہ غیر مذہب والے اس بات سے بخوبی آگاہ ہو گئے تھے کہ سچی مذہب والے ہر

جانی دشمن ہیں چنانچہ اگر انکو طلب ہوگا تو ہم لوگ بیشک نیست و نابود ہو جائیں گی اور اس میں

سادہ بادشاہت کے قتل سیحیوں کو تانا شروع کر دیا۔ دوسرا سبب یہ تھا کہ رومی بادشاہ

میں سے اول فریونیان نے اپنے تئیں خدا کہا اور اسکی پیروی میں ہی کہ لوگ بچے تھے

چنانچہ کہ اپنے فریونیوں کے شروع میں یہ کہا کرتا تھا کہ خداوند خدا یوں فرما گیا ہے اور

اور یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ لوگ مجھ کو اپنی تعزیر میں اسی طور پر خطاب کیا کریں اور خدا

کہہ کہ لوگ میں ہی ہوں خداوند میں کی مخصوص جگہوں میں نصب کرانا تھا اور حکم تھا

کہ سب اسکو سجدہ کریں کہیں بھی اس حکم کو کتب مکتوبہ چنانچہ لکھا گیا یا جانور ضروری سمجھا گیا
اور اس ظلم کی کئی مثالیں ہنوز قورایون میں موجود ہیں چنانچہ کہا ہے کہ شاہنشاہ دست
نئے کلینٹ نامے ایک شخص کو جو کہ بادشاہ کا چچا یا مامون تھا قتل کروا ڈالا اور ہسکی بیوٹی امیتلا
نامی کہ جو شاہنشاہ کے رشتہ داران میں سے تھی اسیر کر کے ایک ٹاپو میں پھینک دیا سو رخ لکھا ہے
کہ ان دنوں کو اس بیدنی کے سبب کیر سرائی کران دنوں نے یہود و ستورات کی پیروی کی
کیونکہ اس بادشاہ کے زمانہ میں یہودی نہایت ہی ذلیل اور حقیر سمجھے جاتے تھے اور اس کو ملکن
نہ تھا کہ کوئی رومی اسیر ہو دی ہو جائے رومے سو رخ اسوقت تک مسیحیوں کو یہودیوں کا ایک
ایک فرقہ سمجھتے تھے اسلئے ہو سکتا ہے کہ سو رخ ان دنوں کو یہودی کہیں پیروی سو رخ
کلینٹ کو ایک کابل اڈت آدمی کہتا ہے اور ان دنوں غیر مذہب و اسیحیوں کو کابل اور ست
کہتے تھے اس لئے کہ وہ دنیا سے الگ اور پری رہتے تھے۔ پھر اسی مقام پر سو رخ نے ایک اور آدمی
کا ذکر کیا ہے کہ اُسے شاہنشاہ کو خداوند خدا کیلکے خوش کیا اس کا واضح ہو جانا ہے کہ سو رخ کا
لفظ بیدنی سے کیا مطلب تھا یعنی شاہنشاہ کو خداوند خدا کہنے سے انکار کرنا۔ پس ان
سے ثابت ہے کہ کلینٹ مسیحی چنے کے سبب قتل ہوا اور انکی بیوی اسیر ہو گئی اور یوحنا رسول
بھی مرث بھی مذہب کے سبب حکم شاہنشاہ دوستیان اسیر کر کے ٹاپوس ٹاپو میں پھینک دیا گیا
لیکن معترض کہہ سکتا ہے کہ دوستیان کے پہلے تو نصیرن پر شایدا سکے بعد کسی اور بادشاہ نے یوحنا
رسول کو اسیر کر کے اس ٹاپو میں پھینک دیا ہو تو مجب نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ تاریخ سے یہ بات
بھی مسلم الثبوت ہے کہ دوستیان کی بادشاہت کے آخری سال میں تو بیت مسیحی قتل کئے گئے یکس
بھی ظاہر ہے کہ ایسی وفات ہی سے مسیحیوں کا تباہی و نابہی موقوف ہو گیا۔

چوتھا ثبوت۔ مکاشفات کی کتاب میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایشیا کی کلیسیا میں
یوحنا رسول کو اپنا ایک خاص بزرگ سمجھتے تھے اب یہ بتا چاہے کہ ایسا خاص علاقہ کتب جو میں
آنا پولوس رسول کے زمانہ میں کہیں اس بات کا ذکر کسی مؤرخ ہوا کہ یوحنا رسول پولوس کے عین
ایسے مان گیا ہو بلکہ یہ ممکن ہی نہیں معلوم ہے کہ یوحنا نے پولوس کی زندگی میں انکے گھر میں
کی طرح پر داخل ہوا ہو تو ضرور یہ کہ یہ علاقہ پولوس رسول کی وفات کے بعد پیدا ہوا ہو اور اس

صرف چند روز کا مہینہ ہے بلکہ غور ہے کہ اس مہینہ میں صرف دو روز ہیں
شاہشاہ نیرو کی سلطنت کی آخری برس میں بڑے قریباً ۶۶۰۰ کے درمیان میں
ہوا سو اگر عجب روایت کے مکتبہ کی تصنیف کا وقت ۵۵۰۰ و ۶۰۰۰ دین تو اتنی کلیساؤں
کے ساتھ اس طرح کا علاقہ پیدا ہونے کو لے کچھ بہت مدت نہ ہوگی +

پانچواں تہذیب - یہ مدت کی کتابیں یہود و عربوں کی تہذیبوں اور ہندو
سہی کیسیا ہی یہ سطر و جیب ہوں اور ہیکل کے نام سے مقرر ہوئی ہے۔ اس کی تصنیف و تہذیب
میں ہر جہتوں سے زیادہ ذکر کیا گیا ہے۔ ہونا بلکہ خرقہ کی روایت کی مطابق نئی یہود و شلم
روایت نئی کو اسی وقت کہلائی گئی کہ جب یہود شلم اور ہیکل کی بربادی کا بیان ہو چکا۔ دیکھو خرقہ کی
کی کتاب کا ۱۰ باب +

چھٹا ثبوت - جاری رہی کی آخری پیش خبری سے یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ خداوند
کی دوسری آمد کتنی مدت کے بعد ہوگی بلکہ اس کا ذکر یہود و شلم کی بربادی کے ساتھ ساتھ ہی ہوا تھا کہ
خود رسول ہی بخوبی نہ جان سکتے تھے کہ آیا خداوند چارویں ہی وقت میں آئے گا نہیں لیکن جب یہود و شلم برباد
ہو چکا تو کلیسا پر یہ بات بخوبی آشکارا ہو گئی ہوگی کہ دنیا کا آخری مدت کے بعد آئینا الہی ہے اور اس کا
ذکر کثافت کی کتاب میں ہوا ہے پس ثابت ہو کہ یہ صحیفہ یہود و شلم کی بربادی کے بعد تصنیف ہوا +

اس صحیفہ کی تفصیل

پہلے باب کی تین انتہیں اس صحیفہ کا دیا گیا ہیں۔ پہلے باب کی چوتھی آیت میں تیسرے
باب کے آخر تک وہ خطوط میں جو ایٹیا کی سات کلیساؤں کے نام پر لکھی گئی ہیں۔ چوتھے باب کو کتاب کے
آخر تک ایک ہی حصہ تصور ہو سکتا ہے اور اس کے بعد حصہ میں خصوصاً پیش خبر بیان ہیں۔ اس حصہ
کے متعلق کئے اور حصہ تصور ہیں۔ **اول حصہ** ۱۰ باب جو اس کل باب کے حصہ کا چوتھا
دوسرا حصہ ۱۰ باب کی پہلی آیت سے ۱۰ باب کی پہلی آیت تک جو تین ساتوں میں ہر دن کے
پہلو کا بیان ہے لیکن ۱۰ باب اس حصہ میں ایک باجہ مقرر ہے۔ **تیسرا حصہ** ۱۰ باب کی پہلی
۱۰ باب کی پہلی آیت سے ۱۰ باب کی پہلی آیت تک جو تین ساتوں میں ہر دن کے
پہلو کا بیان ہے لیکن ۱۰ باب اس حصہ میں ایک باجہ مقرر ہے۔ **تیسرا حصہ** ۱۰ باب کی پہلی

جس میں آیت بالون کہ کلیسا کو دشمنوں پر ازیدہ مل جائے گا بیان ہوا ہے پھر حضرت علیؓ نے اس کی تفسیر فرمائی کہ یہ کلیسا جو اب تک ہر جہین میں کلیسا کہتے ہیں دشمنوں کی آخری طاقت کا بیان ہوا ہے معاویہ بن حنفلہ میں ۲۱ اور ۲۲ باب مین جن مین کلیسا کے ابدی جلال کا بیان ہے +

کتاب

(۱) آیت۔ اکثر لوگ تو اس کتاب کو یوحنا کا مکاشفہ کہتے ہیں لیکن یوحنا خود اسکو اپنا مکاشفہ نہیں کہتا ہے بلکہ یسوع مسیح کا مکاشفہ کہتا ہے اور یہ بات تو فی الحقیقت سچ ہے (یسوع مسیح کا مکاشفہ کا مطلب ہے وہ مکاشفہ جو مسیح کی طرف سے ظاہر کیا گیا۔ نہ کہ جو یسوع مسیح کی نسبت دوسری بابت ظاہر کیا گیا۔ ان افطرون کا بیگ بھی استعمال گلاتونکو اباب ۱۲۔ آیت میں دیا ہے۔ پولوس فرماتا ہے کہ یہ انجیل مجھ کو یسوع مسیح کے مکاشفہ کو بدلہ سولی۔ یعنی اس مکاشفہ کو بدلہ دے جو یسوع مسیح نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔
یونانی میں جو لفظ مکاشفہ کے لئے آیا وہ پیشتر اسمین نہ تھا۔ اسکی ایجاد سیسیون سے ہوئی۔ کیونکہ دوسرے میں تو کشف ہوتا ہے نہیں ہوا وان تو سب کچھ پرینہ لونا۔ یعنی میں مبتلا تھا۔

جس کو خدا فی اللہ سے دیا کہ یہ اس بات کو ماننے پر جو مسیح نے بار بار جہاد سے اس دنیا میں پہلے
 ہی کہہ کر بین کتابت میں وہ میرا کلام نہیں بلکہ میری باپ کا کلام ہے۔ وہ مقام جو مجھے زیادہ اس سے ملتا
 ہے وہی خدا، اباب ۱۰۔ آیت ہی +

دیکھا تھی کہ لے، اس لئے کہ اس کتاب میں اکثر ترین وقت کی ہیں جگہ دیکھا نامزد ہے۔
 اُس کے بند و نکو بیان اس کا خاص مطلب نبی اور ہم لوگوں سے یہی ہے کہ ہمارے خدا میرزا
 نبی بنے کہ تے ہیں۔

وہ یاکین جو حال ہونی چاہی میں) اسکے دو مطلب ہیں پہلے یہ کہ وہ سب کچھ جیج کی دہری

تفسیر کتاب

ہے کہ اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ اپنی کلیسیا کو دکھائے کہ وہ دین میں مڑنے والی ہے مخلصی پر
 طوع سے قسح کی دوسرے آواز اور مرد کی جی اٹھنے کے وقت پوری چٹو والی جی کر اب جی کو نام نہاد
 یہ مخلصی تنگ ہوتی جاتی ہے بار بار یہ بات پوری ہوتی ہے کہ سچ آنا ہے اور یہی کلیسیا کو مخلصی پر
 ہے جیسا کہ بروشل کی بربادی کے وسیلہ خدا نے اپنی کلیسیا کو مخلصی دی +

اس قسم کی مخلصی میں خدا اقسائی ہی دیر نہیں کرتا ہے جتنی قیامت کی لائنیں کرتا ہے۔ اسی کلیسیا کو
 بانٹنا چاہیے کہ جیسی وہ سائی جاتے ہے تو خدا اسکو ضرور مخلص کرے گا اور یہ وہی ہے کہ آئی جن میں لایا
 (مجلد ۱) لوقا ۱۱ باب ۱۷ سے ۱۸ آیت تک کا مضمون اس کتاب میں برابر آتا ہے چنانچہ اس میں

تایید میں اس مقام کا لحاظ رکھنا ضرور ہے خصوصاً وہ آیات میں اس کتاب کا خلاصہ لینے (مجلد ۱)
 منقارم لیکھا اور اسکی ضرورت لیکھا ۱۷ باب ۱۷ آیت میں پائی جاتی ہے +

اپنی غرض شہر کی نسیلہ آج ہم اس فرشتہ کا ذکر پہلے بابوں میں مطلق نہیں معلوم ہوتا ہے
 اس فرشتہ کا نام یہ تھا کہ یوحنا کو الہامی حالت میں کہے تاکہ وہ ان باتوں کا مطلب سمجھا دے جنہیں وہ دیکھ رہا تھا لیکن
 ۱۷ باب سے آخر تک وہ بار بار نظر آتا ہے تاکہ یوحنا کو ان باتوں کا مطلب سمجھا دے جنہیں
 وہ دیکھ رہا تھا اس طرح کا کام گبرائیل نے انیال کے ساتھ کرتا تھا اور اس طرح ذکر یا کو بھی ایک فرشتہ منظر آتا
 ہے جسکو وہ اپنا ساتھی فرشتہ کہتا ہے (اپنی بندہ یوحنا کو) پتھر دیکھتا ہوا کہ سچ کو رکھنا
 ہوتا تھا تاکہ عموماً اپنے بندہ دن پر ظاہر کرے مگر سچ نے اسکو اپنا بندہ یوحنا پر خصوصاً کہ وہ باک و
 سکے اور بندہ دن پر اسکو ظاہر کرے۔ کیا سبب کہ رسول بیان اپنا نام لیتا ہے کہ یوحنا اور خطین
 میں نہیں میں نہیں اسکا سبب یہ ہے کہ تواریخ کی سچائی اسکے ہم عصرین ہی ثابت ہوتی ہے مگر نبی کی سچائی
 سچائی صرف کسی پادرو اسکی کتاب پر قوت ہوا سنے ضرور تھا کہ اس کتاب میں یوحنا اپنا نام بتلا دے
 پانے جیسا کہ میں یہ ہے قاعدہ ہادی ہے کہ تواریخ میں اسکے نوینہ و کا نام نہیں مگر نبوت کی کتاب
 میں ہر ایک نبی اپنا نام لکھتا ہے +

۱۷ (جس میں گواہی دے) یوحنا نے اپنے کو آپ برابر گواہ کیا ہے اور اس خط کا استعمال نہیں
 حق میں ہوتا ہے کہ یہ منظر (گواہی دے) نہ انسانی میں ہے مگر اسکا مطلب ہی کتاب ہے
 کہ اس میں مصلحت ہے کہ اسکا سبب یہ ہے کہ یوحنا کو ان کا یہ دستور تھا کہ نبی یوحنا

کے وقت کو ماضی میں بیان کرتے تھے کہ ان کے ہمناموں کے وقت کی مانند کہیں کا وقت ماضی میں تھا اور عیسیٰ مسیح کی گواہی پر ایسے عیسائی نے یوحنا کے سامنے ان باتوں کی جو اس کتاب میں مذکور ہیں گواہی دی اور یوحنا رسول نے اس گواہی پر گواہی دی کہ یہ درست اور سچ ہے +
(جو کچھ یا جتنا دیکھا) چونکہ رسول نے گواہی کا ذکر کیا اب اس کے ثبوت کے لئے اس کا ذکر یہ ہے
آپ کو جو کچھ یاد آئیگا ۹۹ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں ان باتوں کو جو آپ نے گواہی دی تھی وہاں
اس کے بعد ۱۰۱ باب ۱۰۱ آیت میں اس شخص کی نعمت کا ذکر ہے جو اس کو بدستعمال میں لاتا ہے -
(جو سنتی ہیں) یہ جماعت کہ لوگ ہونگے جو بدستعمال میں لاتا ہے تو دوسرے میں - اور اس سے یہی نکلتا
ہے کہ عام جماعت میں اس کتاب میں جو بدستعمال میں لاتا ہے - نہ کہ جیسا کہ ان دنوں اس کا بڑا پڑا جانا چاہا نہ لگا -
کیونکہ دوسرے میں ایسی سے یہ نکلتا ہے کہ نہ صرف دل میں بڑے بلکہ ایسا کہ وہ بھی سن سکیں ۲۲ باب ۱ -
آیت میں اس کے لئے والوں کا ذکر ہے +

(اس میں نبوت کی باتوں) یہاں یہ کتاب نبوت کہلاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس کتاب کی خصوصیت
ہے کہ اس میں تمام انجیل میں سے کوئی مقام نقل نہیں ہوا اگر اشارہ ہوا اس طرح پرانے عہد نامہ کی نیویں کی
کتابوں میں تورات کی طرف اشارہ ہوئے کوئی آیت ان میں نقل نہیں کی گئی تھی کہ نبوت کا الہام سے اظہار
اور جبکہ الہام پر انجیلوں اور خطوں کے ہمناموں کی بعد ہایت نکالتی کہ کی طرح نقل نہیں ہوئی بلکہ وہیں
ایسا نہیں تھا اس میں یہ قید بھی الہام کہ سب سے خود ہوا تھا تو اس کی وجہ یہ کہ کیا وہ اس سے سچ کر کہہ سکتا
تو نہ سچ کہہ سکتا کہ میں نے یہ نقل کیا ہے کہ نبوت کا الہام قید نہیں تھا اس میں نقل ہی نہیں ہو سکتی +

(حفاظت کرتے ہیں) اس پر ہایت نہ رہا وہ ۲۲ باب ۱۰۱ آیت میں ہی مذکور ہے کہ ہر ایک
وہ جو حفاظت کرنا ہے کیونکہ (وقت نزدیک ہی) یعنی وہ وقت جس کی طرف اس نبوت میں غامض
اشارہ ہے - اس لئے جو اس کے حفاظت کرتے ہیں لکھے اور کار و روزگار اس غافل ہونے میں لگے لگاؤ وقت
نزدیک ہو ۱۰۱ آیت ۱۰۱ آیت کتاب میں حصہ کا دیا جا رہا ہے +

(۱۰۱ مساکت کلیسیا و نکو) اس کی ایک مثال ثبوت نکلتا ہے کہ یہ کتاب میں غامض اور غامض کی

یہ کہ ممکن نہ تھا کہ یہ پستان کلیسیا میں کسی غیر شخص سے ان خطوط کے مضامین کو قبول کر سکیں نہ یا وہ اس شخص
 کو ان خطوں میں اکثر ایسی سخت باتیں ہو کہ بغیر رسول کے کسی غیر شخص کی طرف سے وہ سخت نہ کر سکتے تھے۔
 یہاں عرض ضرور تھا کہ ایسے خط لکھنے یا اختیار رسول کی جانب سے کلیسیاؤں کو کہہ جاتے۔ یہاں کوئی اور شخص
 انکو کہتا تو ضرور تھا کہ پنا کچھ جلال نہیں کہتا۔ مگر چونکہ یہ نام ایسا عام اور سرسری طور سے کہتا ہو کہ اگر اس
 شخص کو سب لوگ اسی نام سے بخوبی پہچانتے ہیں۔ اور یوحنا رسول کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ
 جسکو سے کلیسیا میں بخوبی جانتی تھیں اور اس میں تو کچھ شک نہیں ہے کہ یوحنا رسول ایک خاص علاقہ ایشیا
 کے کلیسیا میں ہو کہتا تھا اس وجہ کہ یہ خط انہیں کلیسیاؤں کو کہہ گئے جو کہ اپنی ایسے ممتاز رسول کو چونکہ
 اور کسی سے ایسی باتیں قبول نہ کر سکتی تھیں تو یہ قہر و نفرت ہے کہ یہ خطوط یوحنا رسول سے کہہ گئے۔ البتہ اگر
 اور کلیسیاؤں کے پاس یہ خطوط پہنچ جاتے تو ممکن ہو تا کہ کوئی اور یوحنا انکو کہتا لیکن چونکہ ایشیا کی کلیسیا
 کو کہہ گئے اس لئے لازم آتا ہے کہ یوحنا رسول ہی نے انکو کہھا۔

اب یہ شک پیش آتا ہے کہ ایشیا میں تو ان سات کلیسیاؤں کے سوا اور بہت سی کلیسیا میں تھیں مثلاً
 کٹا۔ بیکرہولی۔ قہرلی۔ گنیسیا۔ ٹیٹ۔ و غیرہ معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا رسول کسی نہ کسی طرح سے انہیں
 سات کلیسیاؤں سے خاص علاقہ کہتا تھا اور خاص بات ہی سرور استغ تھا۔

ترطیان یہ شہادت دیتا ہے کہ ایشیا میں ایسی کلیسیا میں تھیں جو کہ یوحنا رسول کے بھی کہلاتی تھیں۔
 نے جب نامہ میں کل یہ خطوط میں جن سے ۱۴ پولوس رسول نے اور سات یہ قہر کا خطا و پیر
 کے دو خطا اور یوحنا رسول کے تین خطا اور یہود او کا خط ہیں۔ اور باقی سات یہ ہیں جو یوحنا رسول
 کی معرفت پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ ہیں کے معلوم چند روز کے بعد اس کتاب کا ذکر کرتے ہیں۔

یوحنا رسول کا سلام پولوس رسول کے سلام سے بہت ملتا ہے اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہو کیونکہ
 رسول ان کلیسیاؤں کو یہ خط کہتا ہے جنہوں نے پولوس رسول سے تعلیم پائی تھی۔

(جوھی اور تھاکا اور لیاواکھی) ان تینوں صفحات سے ستائی ہوئی کلیسیاؤں کو بڑی تسلی ملتی ہے
 کہ اگر پہلے دنیا کے لوگوں سے ستائی جاتی ہے اور دکھ پاتی ہے مگر اسکا چوڑا نیو الہ ہے اور نہ صرف
 ہے بلکہ وہ تباہی اور آبی نے کہ مستند زبان میں اسکی راہی کا بندوبست کیا اور مامور راہی بھی
 اور یہ خطا ہے جسکی چٹکار کے لئے خطا ہوگا۔

مجلس

اور مساکت روحوں میں (انکس روحوں کا مطلب ہے روح القدس کیونکہ ان روحوں کا مقصد برکات ہے اور سکے جو ہے اور تہا اور انیوالا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی مخلوق نہیں ہے بلکہ مران مساکت خلون کے خاتمہ میں ایک ہی روح کا ذکر ہے۔ پس یہاں روح القدس کے اس علاقہ کا ذکر کر نہیں ہے جو وہ باب اور بیٹھ سے رکھتا ہے وہ ضرور یہاں واحد ہوتا مگر یہاں روح القدس کے ناموں کا ذکر ہے چونکہ روح کے ہر ایک کلام میں اور بے نہایت تاثیرات کی اس میں جمعیت ہی اسلئے یہاں جمع کر کے مذکور ہوا۔ یہ بھی کلیسیا کے لئے بڑی منلی کا باعث ہی کہ وہ روح جو کلیسیا کے کاموں کو انجام دیتی ہے وہ کلیسیا کے دشمنوں کی بڑی جماعت کا مقابلہ کرتی ہے۔ وہ واحد اور متناہین ہے بلکہیت سے تاثیرات کا اس میں اجتماع ہے۔ اسلئے ہر وقت اور کہیں کلیسیا کی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے وہ وافی و کافی ہے مگر مساکت کیونکہ پہلا جو اب تو یہ ہے کہ مساکت کلیسیاؤں کو یہ کتاب بھی گئی مگر خصوصاً یہ کہ بائبل میں مساکت کا طیت کا نشان ہے اس میں اشارہ ہے ذکر کیا۔ ۴ باب ۱۰۔ آیت کی طرف جہاں خدا کی مساکت انکھوں کا ذکر ہے اور ۴ باب ۶۔ آیت میں خدا کی روح کا ذکر ہے یعنی وہ مساکت انکھیں اور خدا کی روح ایک ہی ہے اور اسے سیر کر نیک سبب ۱۶ قوانین ۱۶ باب ۹۔ آیت میں مذکور ہے کہ خدا انکھیں اسلئے و وثقی ہر نفی میں کہ اسے متکون کی مدد کریں ۵

(۵) اور میں مسیح سی ہوا یہاں دارا ورتیجا کو (۱۱) اگرچہ یہ صفت اسی تو معلوم ہو
ہے کہ خود مسیح اس صفت کو شدت پسند کرتا تھا۔ جیسا پلٹا کر ساتھ کہا کہ میں اس لئے آیا کہ حق پرگوئی
و دن یوحنا ۱ باب ۳۵۔ آیت اور یوحنا ۱۱۔ آیت میں یہ قیود میں سے کہا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا
اس پر گواہی دیتے ہیں اسکی اصل جگہ یسوع۔ ۵۵ باب ۷۔ آیت ہر اس میں گو اور ذرا نمبر وار دین
نہ کہ جو۔ ۷۔ میں یسوع مسیح نے کہا کہ ان کو گواہی ہوں اور بادشاہ جی ہوں اور یہاں ہی شاہ
سرزمین کا سر کیا ہے جسکی اصل جگہ ۹۹ نہ ہو سکی ۳۶۔ آیت ہر جو داؤد کی نسل کو لکھا گیا کہ اسکی
منزل کا پل سے تھما مردوں میں پڑھا جیسے کہ ۱۸ باب ۱۸۔ آیت میں مذکور ہے ۵

ان تین مذکورہ بالا باتوں سے یہ قطعی ثابت ہے کہ جو کچھ ان کے کہنا پر کل حسین اور عیسیٰ کی بات
ایمان و سکتے ہیں کیونکہ وہ سب اگر وہ ہے جو کہیں جو یہ بدل چکے ہیں سکتا ہے جو کبھی ہی ہو
تین کی کل ضرورت ہے اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ درود میں اس کے ساتھ ہے اس کے ساتھ کہ

ہی سخت مقابلہ کین کریں اور تباہی پر اسکو کچھ خطرہ نہیں ہے کیونکہ اس کا بادشاہ تمام شلمان زمین کا سرکار ہے +

(حسنی ہمیں پیار کیا اھی) اور ایک ہی بہنو اور کتبے اور محفوظ رکھتا ہے پس اگر ہم نامہ پڑھیں تو یہ اسکی محبت و شکر کرنا ہے۔ کہین نامہ پڑھیں اور شکر لادیں کیا وہ اسکو چوڑا کیا جگا جو اس نے اپنے خاص سے ہو کر کیا تھا ہے +

(۴) (تھکے دین اور پتہ لے کر بادشاہ کے پاس پہنچا اھی) اسنی حکم اپنے خدا اور پاک کے بادشاہ اور کتبے میں پایا۔ اصل میں ہی عبارت اس بات کی کہ اسکا تعذیب بہت ہو کہ جبر اگر ہم اپنے پرستار نظر کریں تو شکر لاسکتے ہیں مگر چونکہ وہ تھا کہ اسے اسلئے ہم اس میں باری بات کو ہی اپنی حق میں سچ مان سکتے ہیں اور ایسے جلال اور بزرگی کی امید میں خوش ہو سکتے ہیں پھر اس بادشاہت اور کہانت کے دو وجہ ہیں +

را اول (تو اب ہم کا ہیں اور بادشاہ ہیں +

(دوم) ہم پوری طور سے اس جلال میں ہی ہو گئے بشرطیکہ اس کے انتظام میں قائم رہیں +
(۳) دیکھو وہاں کچھ سا کھانچے جیسا کہ شی ۳۴ باب ۳۰ آیت اور انیال ۶ باب ۱۳ آیت اور

ذکریا ۱۱ باب ۱۰ آیت میں ذکر ہوا انیال میں ماسی بات کی پیشین گوئی کی گئی تھی جو ذکر میں پورا حاصل ہو گیا کرتا ہے یعنی سچ کی دوسری آمد کی پیشین گوئی کر دیا ۱۲ باب ۱۰ آیت کی پیشین گوئی سچ کی دو دن آمد کی بات ہے جیسا کہ خود پوچھانے ۱۱ باب ۳۰ آیت میں ذکر کیا کہ سیم کی موت سو ذکر کیا کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ چنانچہ تو ۳۴ باب ۳۸ آیت میں کہا ہے سب لوگ وغیرہ چھاتی پتھر پیرے اور جبہ بطریق سول زبیر دیوں کو کہا کہ جو تم نے صلیب پر پہنچا وہ خدا کا سچ ہے تو وہ دونوں میں کچھ نہ تھا وقت اور ہر زمانہ میں ماسی کو ہی تو شروع ہوتی ہے کہ ہر ہر گناہوں کو خدا کو پیٹو کو چید وغیرہ ذکر یا میں صرت اتنا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے چید کر دیا تھا کہ ہر ایک ایک ایک نامہ میں ہر وہی ہے جسے جبر تھا اور وہی کہ جگہ نماز میں ہیں یہی کہ اگر وہ دن ہو تو ضرور چید فرمائی جائے گا ہر ایک کو چید میں شریک ہیں۔ اور جب حق میں چھاتی پیشین گوئی، اسکا مطلب پیشین گوئی کا ہے کہ اس کے لئے کسی کو بھی نہیں ہو سکتا اور کو چید خدا کا ہے جو خدا کا ہے اور اس کے لئے

[illegible]

میں میں وہ ن ہوا +

(پتھوس) معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشہور جگہ تھی۔ کیونکہ پہلے تو رسول نے کہا کہ وہ ایک جزیرہ ہی
 اور سات تہی پہر ہی کہا کہ وہ یہ کہلاتا ہے یعنی غیر مشہور +

(خدا کی کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب) دیکھو دوسری آیت کو۔
(۱۰) (میں) روح میں (ایک) روح میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی روح کے ساتھ جو دنیا کا
ظاہری حال غائب ہو جائے گویا وہ کسی انگہ یا اسکی طرف سے بند ہو جائے۔ آسانی باتوں کا انگہ انکی
پر ہو جائے اور اسکی انگہ صرف انہیں باتوں کی طرف سے کہو لی جائے۔

(خداوند کے دن) ایسا محاورہ اور کبیرین نہیں ملتا ہے مگر ایک پانی مشہور روایت منقولہ
 جلیاتی ہے کہ انوار کا دن خداوند کا دن کہلاتا ہے اور اسی باب میں ہم کہیں ہشتون کا وصف
 ذکر ہے یعنی ۵ اور ۶ آیات میں جس کے سبب اور یہی زیادہ گمان غالب ہوتا ہے کہ وہی دن ہشتون
 انوار مگر بعض سمجھتے ہیں کہ نہ صرف عام انوار بلکہ سیر کے جی ہشتون کا خاص انوار تھا کیونکہ قدیم جی
 گلیسا میں یہی کوشتہ ہمارے سیر کے جی ہشتون کی یاد گاری کے دن کو ہی خداوند کا دن کہتے تھے اور
 عیسائی گلیسا اسی کو کہلاتی ہے اور ان میں وہ ایٹن جن کفر دیوتا جعلی ہی نے یہ کوشتہ
 ہشتون میں ہشتون کا نام لیا تھا اور یہی کوشتہ ہشتون کا نام لیا تھا اور یہی کوشتہ ہشتون کا نام لیا تھا

میں جو کلمہ کا نشان ہے سو مطلب ہے کہ ایک ایک کلیسیا ان کو تو دیکھا مگر کل اور تمام کلیسیا کو نہیں دیکھا۔
 ۱۳۔ (۱۳) اہل قدامت اسکا اصل مقام دانیل، باب ۱۳ و ۱۴ آیات ۱۸-۱۹ اور یہ جو رسول نے کہا ابن آدم
 کا ساتھ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف ابن آدم تھا بلکہ کچھ اور بھی تھا۔ اور (۱۴) تات ثانی
 پوشاک انہ صرحت کاہنوں کا لباس تھا۔ بلکہ بادشاہوں کی پوشاک بھی ہوتی اور جب یہ بادشاہ بنی نے
 ۱۶ باب ۱۔ آیت ۱۱ میں روایا دیکھا تو یہود کو ایسی ہی پوشاک سے ملے جن کی کیا (مستحق حنیفہ بنی) جو سنو
 پر بند تھا اسکا ٹھیک مطلب معلوم نہیں ہے مگر شاید حشمت اور جلال کا نشان تھا۔
 (۱۴) اسکا سر اور بال نہ صرف مفید تھے بلکہ چکنے والے بھی تھے یعنی جلیل اور اسکی انگلیں اگ کے شعلہ
 کی مانند تھیں جو خوبصورتی کے لئے نہیں بلکہ خوفناکی اور مہابت کے لئے ہیں گویا کہ وہ انکو اپنی ملکوت
 ہی سے ہلاک کر سکتا ہے۔ ۱۶ باب ۱۲۔ آیت ۱۱ میں جو مسیح کے شیعہ نظر آئی تھی اسکا مطلب بھی یہی ہے
 کہ وہ اپنی کلیسیا کے دشمنوں کے ہلاک کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہو اور نہ صرف ان دشمنوں کو جو باہر
 ہیں بلکہ یہاں اسکا مطلب ہے کہ وہ بھی جو کلیسیا میں تو ہیں پر باہر والوں کے کام کرنے میں چاہتے پڑنے
 جہذا میں بنی اسرائیل میں بعض اسطرح دشمن کے طور پر مذکور ہوئے اور انکی ہلاکت بھی مذکور ہوئی۔
 (۱۵) اسکے پاکیزہ تماشائی ہوئی بیتل کی مائندہ ہے اس بات کا نشان ہے کہ وہ اپنی دشمنوں کو
 پھل کے اور پامیل کر کے ہلاک کرنا ہے اور اسطرح اپنے اعدا کو اپنے پاؤں تلوار مٹا دے جیسا کوئی
 جلتے پھیلے سے کسی چیز کو زخمی اور اسکی آواز ایسی تھی جیسوڑے پانیوں کی آواز جیسوڑے ۱۲ زبور کی
 ۱۴ آیات میں آیا ہے۔ اور یہ اسکی آواز ہے جس نے بڑے پانیوں کی آواز کو تھانپ دیا۔
 (۱۶) اسکا کہنے ہا تھا میں مسکت مستانہ ہیں) پڑانے جہذا میں تار زبور کو
 حاکموں اور سرداروں کا نشان ہے۔ اور دھنڑا تھا سے دو باتیں نکلتی ہیں ۱۷ ہیکہ اگر اسکا مقام
 اُس سے جو فانی کریں تو انکی نسل سے انہیں کون چھوڑا سکیگا کیونکہ وہ تو اسی کے ہاتھ میں زبور
 اسکے قبضہ میں اختیار میں ہیں (۱۶) ہیکہ اگر وہ امانت دار اور وفادار ہیں تو کون انہیں
 اسکا ہاتھ سے چین لے سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان سات صدق کو جو خدا نے مسیح کے ہاتھ
 میں ایک لاش کی طرح پھونکی ہوئی دیکھ کر اسکا کہنے سے دودھائی تلوار نکلتی تھی
 جب ہم دیکھو تو انکی ۱۴ آیات سے اسکا کہنے میں تو حرافت معلوم ہوتا ہے کہ یہ دودھائی تلوار

سچ کا کلام ہے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ اس وعدہ نامی تلوار کے دو کام ہیں: پہلا یہ کہ جو آدمی کو مانتے اور قبول کرتے ہیں ان کے دلوں کے سب پوشیدہ اور پنهانی خیالات اور پنهان گہرائی اور انکو دکھاتی ہے (۲) یہ کہ جو اسکو نہیں مانتے وہ انکی وہ ہلاکت کا باعث ہو جیسا خود یہ نے فرمایا کہ جو میں نے کہا وہی کلام انہی دن آئیں گے یوحنا ۱۱ باب ۸۴ تا ۸۷ اسی اصل عیسا۔ ۲۹ باب

۲۔ آیت میں ہے +

(اسکا یہ چہرہ آفتاب سما) اور میں نے کو جب الہام ہوا تو مسیح کی صورت انکو ایسی دکھائی دے جیسا بدلوں سے دیکھا ہوا آفتاب کی طرح اور کوسل کو مسیح کا چہرہ جلانی نظر آیا اسکا سبب یہ ہے کہ اس کتاب کا الہام خالص الہام ہے جیسا مذکور ہوا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کورے بلال میں دکھائی دے گا +

ساری تو کلیسیا کے سرکار ہیں مگر سچ اُنہی ایسا مقدم ہے جیسا سوج سارو کج مقدم ہے +
(۱۴) (میں دیکھ کر گریا) معلوم ہوتا ہے کہ یہ خانی الحقیقت گر گیا اور بیہوش ہو گیا۔ وہیں صرح لا صا ہو گیا) اس جلد کی تفسیر اچھا باب ۸۔ آیت میں پائی جاتی ہے۔ اگر اُس میں گنا نہ ہوتا تو کیوں اپنے خداوند کو دیکھ کر ڈر جاتا جو اسکا ایسا پایا ہوا تھا اور جسکی گود میں وہ ہمیشہ رہا کرتا تھا الغرض وہ اپنے موت کے دن تک اپنے تئیں گنہگار جانتا تھا۔ اور یہ صلیب سے عیسا ہاؤ خرقیل اور وائیل ہی خدا کو دیکھ کر گڑے عیسا۔ ۶ باب ۱۔ آیت خرقیل باب ۲۸۔ آیت وائیل ۸ باب ۱۴ اور ۱۸۔ آیت اور ۱۰ باب ۴۔ آیت اور جس نے اس دنیا میں کچھ ہوئی اپنا دھنا فہم بڑا رہیبت سے مرعوضوں کو چمکا گیا اور کمزوروں کو قوت دی اور بار بار اپنے شاگردوں کو کہا کہ مت ڈرو و عیسا ہی اب اپنے شاگرد و یوحنا کو کہتا ہے کہ مت ڈرو خصوصاً متی ۱۰ باب ۶ و ۷۔ آیت یوحنا کے لکھا مقابلہ کرنا چاہئے۔ البتہ مسیح کی یہ صورت تو عیسائی ہی گریس کہتا ہے کہ مت ڈرو تو وہاں یہ یہ ہو گا کہ اُنکی صورت ایسی تھی کہ جو اس سے ڈرتے ہیں انہیں وہاں سے اور جو نہیں ڈرتے ہیں انکو ڈرا دے۔ چنانچہ متی ۸ باب ۲۷ و ۲۸۔ آیت میں فرشتہ کہتا ہے کہ اور زمین و آسمان پر تم کو نہیں ڈرا چاہئے کیونکہ تم کو مسیح کو ڈرنا نہیں چاہئے +

جو زمین سے دیکھتے ہیں اُنہیں نہیں دیکھتے ہیں جو آسمان سے دیکھتے ہیں اُنہیں دیکھتے ہیں

یہ کہ جماعت کی طرف سے عبادت خانہ میں ایک شخص مقرر کیا جاتا تھا جسکو مثل آغ مسجد جسکا
 قلعی سنے جماعت کا قاصد تھا ۱۶۵۲ء کے تھے یہ شخص عبادت خانہ میں چوتھا تھا
 ہوتا تھا اس کی تردید یہ ہے کہ اصل تو کچھ پچھلے ہیں جسکا ایسا عہدہ کلیسیا میں کسی مقرر ہوا تھا
 اس کے یہ بات بھی ممکن نہیں معلوم ہوئی کہ کلیسیا کے ایسے چوتھے عہدہ دار کو نام خط کیا جاتا
 دوسری تردید یہ ہے جو کہ یہ شخص آسانی فرشتہ کر نام سے کہلائے ہیں اسلئے انسان کو یہ
 ہونے نہیں ہو سکتے بلکہ خدا کے کسی نہ کسی طرح کے پیغمبر ہونگے +

(۳) یہ کہ یہ فرشتگان کلیساؤں کے خادم الدین ہیں جنکو ہم لوگ مقف کہتے ہیں۔ اور وہ
 فرشتہ اسلئے کہلاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ وہ خدا کی طرف سے انکی کلیسیا کی خدمت کے لئے مقرر
 کئے ہیں اور اس واسطے سے ایک بات اور یہی نکلتی ہے کہ خادم الدین نہ صرف کلیسیا کی طرف سے
 مقرر کیا جاتا ہے بلکہ خدا کی طرف سے وہ کلیسیا کی خدمت کرنا شروع کیا جاتا ہے اور یہہر ای کہ
 تقرر صرف کلیسیا ہی کی طرف سے ہونا چاہئے ورنہ ہمیں کیونکہ پولس نے افسیوں کے خط
 میں کہا کہ مسیح نے خادم الدینوں کا انتظام کلیسیا کو دیا ان خطوں میں جیہاں یہی قابل لحاظ کے
 ہے کہ یہ خطوط نہ صرف فرشتگان کی طرف کیے جاتے ہیں بلکہ انکی کلیسیا ہی ان کے ساتھ شامل کیا
 ہے گو یاد و ذکر حال ایک ہی ہے لیکن جبکہ کلیسیا کی خوبی کا بیان ہوتا ہے تو اسکا فرشتہ ہی نہیں
 شکر سمجھا جاتا ہے اور جب برائی کا بیان ہوتا ہے تو یہی دونوں اس میں شامل ہوتے ہیں
 اور جہاں ۱۳ باب ۱- آیت میں ہی خادم الدین اور کلیسیا کے علاقہ کا ذکر ہے کہ خادم الدین
 کلیسیا کے محافظ ہیں اور انکے جو اجر بھی انکے ذمہ ہے اسلئے انکو چاہئے کہ وہ جائز و ناجائز
 اور کلیسیا کو ضرور ہے کہ اپنے نادانیوں کی پیروی نہ کرے +

دوسرا باب

چلے پہلے ان سات خطوں کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں پہلے تین مسیح میں ۱۶۵۲ء

اگر گھیساکے زبندہ کی کچھ دیکھو، پھر کتاب کا پڑھو، پھر گھیساکے
 کے زبندہ کو نصیب کیجاتی ہے آئندہ ایک نصیحت میں غنیمت میں غنیمت
 بیان کیا جاتا ہے کہ وہ گھیساکے دویم تو یہ یا استقامت کی نصیحت دی جاتی رہے یہ گھیساکے
 جا تا ہے کہ خداوند خدائے سے کیا کر گیا کہ وہ ایک دعوہ دیا جاتا ہے جس دعوہ
 کے ساتھ ہمیشہ یہ الفاظ کہے جاتے ہیں کہ جس کے کان میں سن کر روح گھیساکے گیا گنتی ہے
 ان سات گھیساکوں میں سے دو گھیساکوں کا حال بہت اچھا تھا یعنی سمرنا و عطا و عقیبا
 نے گھیساکوں کا اور دو کا حال بہت بُرا تھا یعنی ساروی اور لاؤ و عقیبا کے گھیساکوں کا اور باقی
 تین کا حال قدرے اچھا اور قدرے بُرا تھا۔ یعنی افس پرگاس اور رتھو تیرا لاسکین ان کے
 حال میں ہی فرق ہے +

ان سات کلیسیاؤں کے مختلف حالات سے بہتر تمہ نکلنا ہے کہ یہ کلیسیاؤں میں کل دئے
زمین کے کلیسیاؤں کے لئے نمونہ بن گئیں۔ کہ کوئی کلیسیا ایسی نہیں بلکہ کوئی مقرر ہی ایسا
بنیں جو کہ جہاں حال ان ساتوں کلیسیاؤں سے کسی ایک کے موافق نہ ہو اور وہ اسکو اپنے
حالات کا عکس نہ بنا سکے +

ان سات خظون کے بعد اور جن چیزوں کا ذکر ہے سو سات سات ہیں اور اگلے بیان کا قاعدہ ہے کہ پہلے ان میں سے چار کا بیان ہوتا ہے اور پھر تین کا۔ مگر ان خظون کے بیان کا طریقہ اُنکے برعکس ہے کہ پہلے تین کا بیان ہو یا یہ چار کا اور ان چاروں کی تقسیم ہی پہلے تین کے ساتھ ہوتی ہے مگر اتنا اختلاف ہے کہ بیارہ ناٹن جسکی کلانمیت پہلے آئے اور پیچھے نہ لگائی دیر میرا ۔ نیکے برعکس پہلے دو اور پھر پہلے چھ جبکہ ان

ہون و فیرہ +

جوابتین ان مات خطون میں ہیں انکا مفصل بیان باقی کل کتاب میں پایا جاتا ہے
 حقیقہ اگر صرف یہی خطوط ہمارے پاس موجود ہوتے تو کبھی انکا کل مطلب مفہوم نہ ہوتا
 ہوا ان خطوں میں جوابات اشارت کی گئے انکا مفصل بیان دوسرے جگہ کیا

خط اول بابل فیس

(۱) چونکہ یہ پہلا خط ہے۔ اسلئے خداوند مسیح اپنا بیان ایسا کرتا ہے جو ساتون سے ملتا
 کہتا ہے (ساتون ستاروں نو یکڑی رھتاھی) باب ۱۱۔ آیت ۱۱ میں صرت کہتا ہے۔
 (۲) رھتاھی اگر بیان نہایت ناکید اور زور سے کہتا ہے کہ پکڑے رھتا ہے اسطرح باب
 ۱۱۔ آیت ۱۱ میں ساتون شمشد انون میں وکہا ہی دیا مگر بیان نہ صرف یہ کہ ان میں ہے بلکہ
 ان میں ملتا پرتا ہے اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ وہ اپنی کلیسیاؤں میں نہ صرف موجود
 ہے بلکہ انہیں کام ہی کرتا جو ہر ایک کی پاس جاتا ہے اور اسکا کام کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کو نزدیک تیار ہو
 خداوند اس خط میں چلے انہیں باتون کا ذکر کرتا ہے جو اچھے اور قابل
 تعریف ہیں اور نہ صرف عموماً ذکر کرتا ہے۔ بلکہ طوالت کے ساتھ انکا بیان
 ہی کرتا ہے یعنی ۲۰-۲۱ آیات میں یہ طوالت اس لئے نہیں ہے کہ کلیسیا اپنی تعریف
 کو سنکر فاض ہو جائے بلکہ اس لئے کہ ملامت سننے کے لئے وہ تیار ہو جائے اور ہر بات
 کو بھی بخوبی جان لیوے کہ وہ مجھے سختی سے ملامت نہیں کرتا ہے بلکہ سچائی سے ملتا کرتا ہے
 اس کلیسیا میں جو اچھی باتیں ہیں انکا مجھلا بیان ۶۔ آیت میں یوں ہوا ہے کہ وہ
 کو انہوں نے کام سے دشمنی کرتی تھی۔ اور دوسری آیت میں اس بات کا مفصل بیان ہے
 کہ کلیسیا اور اسکا اسقف اسطرح ان سے دشمنی کرتا تھا یعنی وہ انکی برداشت نہیں کرتا تھا بلکہ
 ان کو جھٹلاتا تھا۔ اور تیسری آیت میں خداوند کہتا ہے کہ اس کام کے کرنے میں نہ صرف
 وہ یہ نہ کرتا تھا کہ انکو جھٹلائے بلکہ اس میں انکو بہت ڈکھ اور تکلیف ہی ملتی تھی۔ اور اس کے
 لی وہ برداشت کرتا تھا۔ الغرض دوسری اور تیسری اور ۶۔ دین آیات میں ایک ہی بات
 کا بیان ہے پہلے ۶۔ آیت میں دل کا کام بیان ہوا کہ وہ ان سے دشمنی کرتا تھا۔ اور اسکا نتیجہ
 دوسری آیت میں ہے کہ وہ انکو جھٹلاتا تھا اور پھر تیسری میں اس کا بھی نتیجہ ہے کہ اس
 کام کے کرنے سے اسکو ڈکھ ہوتا تھا۔

اب ذرہ اس بات کو دریافت کریں کہ نیکو لائیتی کون تھے؟ بعض نے سمجھا کہ چار
باب ۵- آیت میں جو سات خادمین کا ذکر ہے انہیں ایک نیکو کہتے ہیں اور یہ لوگ اُسے
نیکو لاکے پیرو ہوئے مگر یہ رائے بالکل بے ثبوت ہے اور بے ثبوت اس بات کو ثابت
مشکل ہے کہ ایسا نیک آدمی جو کلیسیا سے ایک خاص کام کے لئے چنا گیا۔ ایسا خراب ہو گیا
ایسے بڑے فرقہ کا بانی ہو گیا۔

البتہ غالباً یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یونانیوں میں کوئی شخص بنام نیکولا ہو گا وہ اس وقت
کا بانی ہوا اور یونانیوں میں یہ نام عام تھا۔ مگر باب ۱۴ اور ۱۵- آیات کے مقابلہ سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ یہ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام سے ہو سکتا ہے کہ یہ نام
تثلیث پر مبنی بعام کا یونانی ترجمہ ہے اس کتاب کا یہ دستور ہے کہ عبرانی لفظ کا یونانی ترجمہ
ہو بعام دو عبرانی الفاظ کا مرکب ہے یعنی $\alpha\lambda\lambda\alpha$ اور $\kappa\alpha\tau\alpha$ کا $\alpha\lambda\lambda\alpha$ کے معنی
ہے نکلنا چر ملا کر اور $\kappa\alpha\tau\alpha$ کے معنی ہے امت واجب واحد ہی تو مطلب ہے خدا کی امت
سو اس نام کا مطلب ہوا امت کا نکلنے والا یا ملا کر نیا والا۔ چنانچہ بعام نے اپنے نام کے مقصد
کو کچھ حاصل ہی کیا۔ اسے صریح نیکولا یونانی نام ہی دو یونانی الفاظ سے مرکب ہے ۲۵۴
معنی جیتا اور ۵۵ اس وقت کی نسبت جیتو وہ الیتہ بعام کا نیکولا ٹیک ترجمہ نہیں مگر قریب قریب
ہے اور ٹیک ٹیک ترجمہ کرنا شاید یہ سبب ہو گا کہ نیکولا ہی شخص یونانیوں میں بہت تہجد
پس نیکولا یون کا مطلب ہو گا نیکو لائیتی بعام کے پیرو۔ اور یہ لوگ خدا کی کلیسیا کو بالکل برباد
کرنا چاہتے تھے اور ان کے بیا کرنے کا ڈھنگ ٹھیک بعام کا سا تھا یعنی ان کا یہ مطلب تھا۔
کہ کلیسیا اور غیر مذہب کے سچ جو حد ہے اسکو توڑ ڈالیں اور غیر مذہب اور کلیسیا کو باہم ملا دیں
اور غیر مذہب کی بجائے کلیسیا کے آلودہ کریں۔ اس وقت یہودیوں کی طرف سے کلیسیا کو کچھ
خطرہ باقی نہ رہا تھا جیسا کہ پولوس رسول اپنے خطوں میں یہودی فعلیات کا مقابلہ کرتا ہے مگر
اس وقت خصوصاً غیر مذہب آلون سے کلیسیا کو زیادہ خطر تھا۔ کہ مبادا اسکی خرابیاں کلیسیا میں گھس گھس
(۲) میں صبر کا مطلب ہو گا کام کرنے میں صبر، تفسیری آیت میں صبر کا مطلب ہو گا کہ سہیرو کا صبر یعنی
کام کرنے میں صبر سے یہ مطلب ہو گا کہ تو اُن کے آزمائشیں سہیرو کے ساتھ بلا نا فائدہ لگا رہا اور دیکھ کہ صبر کا مطلب

جب تک ہوا تو نصیر سے اُسکی برداشت کی اور لفظ برداشت ہی ان آیات میں مختلف معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ یعنی دوسری آیت میں برداشت کا مطلب ہے۔ اُن کی رائیوں سے غافل اور۔ بے فکر۔ مگر اس حدیث کے ذریعہ کو فرماتا ہے کہ تو نے اُنکی برداشت نہ کی یعنی اُن کے احوال سے غافل رہا بلکہ اُنکو نصیر کے ساتھ زمانا۔ یہ تیرا کام قابل تعریف کے ہے اور نصیری آیت میں برداشت کا مطلب سے وہ کہ میں برداشت کرنا اور دیکھنا برداشت احسن کے قابل ہے۔ مگر جیسا کہ ان کے زمان کے نزدیک یہی برداشت نہ کرنا اور اس سے غافل رہنا احسن درجہ کا معلوم ہوتا ہے۔ دس ماخذ اور مذکورہ

چین بلکہ سربراہ ہے (قونی او نکو آزمایا) سکا حکم یوحنا م باب ۱۰ آیت میں دیا گیا۔ اور فنی لوگ ان کا کام سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پولوس کی ان باتوں کو جو اعمال ۱۰۷ و ۱۰۸ وغیرہ آیتوں میں ہیں خوب ان لیا کہ جب یسوی لوگ انہیں اور انہوں نے اُنکو جوئی نہ دیا اور یہ کہا کہ یہ لوگ اپنے تئیں رسول کہتے تھے اور اہلہام کا دعویٰ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم مسیح کے رسول ہیں کیونکہ رسول کے لفظ کا اسطرح کا استعمال کلیسیا میں ہوتا تھا۔ اور جب یہ اسقف انکی مخالفت کرتا تو اُسکو وہ کہہ سہنا ہوتا تھا کیونکہ یہ بات لازم و ملزوم ہیں کہ جو کوئی مسیح کے نام پر یہی کی مخالفت کرتا ہے اُسکو ضرور وہ کہہ سہنا ہوتا ہے اور جب لوگ اور کہہ کر سکین گئے تو جہت جہت سوئہ بدنام ہی کر گئے۔

۱۰۸) (مکتوبہ ہی بخلاف بھی کچھ معین رکھتا ہوں) یہ محاورہ سی ۵ باب ۲۲-آیت میں پایا جاتا ہے کہ تیرے بھائی کو تجھ پر شکایت کا کوئی سبب ہے یعنی تو نے اسکا کچھ نقصان کیا ہے اسلئے اسکا کچھ ہے۔ وہ لکھ گیا ہے یہ کہ (قونی اپنی سابقہ محبت کو چھوڑ دیا ہے) خدا نے اس طرح سے یہ کہنا ہے جیسا کوئی خصم اپنی جوہر سے کہتا ہے جو پہلے تو اسکو پیار کرتی تھی۔ مگر یہیچے اُسکے محبت سرد ہو گئی اس خیال کی اصل یرمیاہ ۲۰ باب ۲-آیت میں ہے کہ کس وطن سے اُس نے پہلے محبت کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ایک طرح سے تو یہ کلیسیا محبت کرتی تھی۔ مری اور نصیری آیات میں نہ کہ یہوا کیونکہ ایسے کام ہی تو خدا کی محبت سے ہوتی ہیں۔ مگر اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تلوی ہوتی ہو تو جو درسا رکھل جو انجو شہر کو پیار کرتی ہو اور انکو

[illegible]

اور لوگ انکی عظمت کرتے تھے اور انکا مذہبیت ہے کہ تین تہیں ایسی ہیں کہ انکا مذہب
 وہ لگا کر انہیں کہیں نہ دین رومین میں نہ ۳۰ ہا کو دینا انکا مذہب ہے اور انکا مذہب
 ہے جو ہے جو پیشہ کر دیا گیا ہے اور انکا مذہب ہے جو ہے جو پیشہ کر دیا گیا ہے اور انکا مذہب
 ہے جو ہے جو پیشہ کر دیا گیا ہے اور انکا مذہب ہے جو ہے جو پیشہ کر دیا گیا ہے اور انکا مذہب

خط دوم سہ ماہی کلیسا

[illegible]

وہ ان کا زہر شہ یعنی خادم اللہ ہے۔ کہ اس وقت بولتا رہتا تھا کہ یہ
 میرا ہے کہ شہ میں جب بولتا ہے کہ تمہیں ہذا اس وقت کہہ کہ ۱۰۰ برس سے میں
 کا خادم ہوں یعنی شہ سے اور اگر کہہ کہ ۱۰۰ برس سے میں لگی ہوئی جاؤں گے یہی
 ہم اس نیکو بہ کتاب لکھی ہے۔ یہ فرجہ خاں نے لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ
 ہم برس ۱۰۰ شہ میں لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ
 اس نے یہی سیو قس کی بابت یہ کہہ کہ کہ یہ لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ
 میں تھا اس نے خود خداوند کی ماں سے لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ یہ لکھی ہے کہ
 اور یہ بات یہی معلوم ہے کہ انسانی نے شہ میں اس کو سرنا کا شہنشاہ پایا اور
 گواہی ہی اس سے ملتی ہے۔ خداوند نے جو اپنا بیان اس آیت میں کیا کلیسا کے ذہن
 قس کی کامیاب ہے یعنی یہ کہ وہ اول و آخر ہے اگرچہ وہ میں تو مردہ سا تھا اور تکلیف
 ہو گیا تھا پر میری اٹھا ہے اس کی کلیسیا میں اگرچہ مصیبت نہ ہو تو اس کو شہ

بھی اٹھے گی اور آخر تک جیتی رہیگی +

۹۰ اسکویعقہ ۲ باب ۵۔ آیت سے : تاک سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ اس آیت میں تین چیزیں نکالی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ گویا بد گویا کے لئے جو اصل لفظ ہے اس میں خدا کی بد گویا اور انسان کی بد گویا دونوں شامل ہیں لیکن بیان تو آدمیوں کی ہے۔ دوسری یہ کہ گویا کا ذکر ہے یہ بد گویا اور خدا انکی غریبی کے سبب ہوئی جیسا کہ یعقوب میں لکھا ہے کہ یہودی سیحون کو کچھری میں کہنے تھے اور مسیحی لوگ ایسے غریب تھے کہ پناہ گاہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اور یہودیوں کا ظلم بھی اسی سبب سے تھا کہ وہ غریب تھے۔ اور خداوند کہتا ہے کہ نہیں فی الحقیقت تو وہ تمہارے یعقوب میں ذکر ہے کہ یہ دولت ایمان کی دولت ہے کیونکہ جسکے پاس یہ دولت ہے اس کے پاس نہ کے سارے خزانے ہیں اور ایمان ہی انکے حاصل کرنے کا وسیلہ ہے +

جب سے یہ وسلم لے لیا گیا یہودی کمزور ہوتے گئے مگر مکاشفہ کے وقت تک زور اب کم ہو گیا تھا کہ خدا تو سیحون پر ہرگز ظلم نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ بد گویا کرنے اور ہمت لگانے کی طاقت تو ان میں نہی اور بطرح سیحون کو دکھ دے سکتے تھے اور یہی اس کتاب ہے کہ جب پولیکر پہ شہید ہوا۔ تب سمرنا شہر کے سب باشندگان عالم اس سے کہ یہودی ہوں اور غریب نہ ہو بڑے فخر اور بلند آواز کے ساتھ جلاتے تھے اور جب اس نے ان سے کہہ دیا کہ میں بھی یہودی ہوں تو ان کے دل سے یہودی کی نفرت نکلتی تھی۔

منہجین طیارے نہ اون کی سمجھ میں نہ وہ اس سے جو رہا یہاں سے ایک اور منہجین وہ یہودی بنیں کہہ سکتا ہے تو ان کی یہ نہایت اورد نام ہوا یہ نہ نیک و بیاہی پولوس رسول ۲۸ باب ۲۸ آیت میں یہودی نام کی بابت کہتا ہے اور اسکی تعریف کرتا ہے شاید رسول اس میں یہود کے نام کی طرف اشارہ کرتا ہے جسکے معنی تعریف کے ہیں +

رشیطان کی جماعت (جماعت کے لئے جو اصل لفظ ہے وہ توریت میں کثرت سے پایا جاتا ہے اور اسکا مطلب کبھی اسرائیلوں کی جماعت ہے اور کبھی خدا کی جماعت

اور پہلے اس لفظ کا مطلب جہادِ خانہ کا ہو گیا جیسا کہ چھ کلیسا اور مگر جی دونوں کے مستعمل ہے اور یعقوب کے باب ۲- آیت میں یہ لفظ سیون سے جہادِ خانہ کے لئے مستعمل ہوا۔ اگر صرف مذکورہ مقام میں اس لفظ کا یہ مطلب ہے اور کہ تو میں بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ یرون نے اور خود خداوند نے ہی اس لفظ کو سیون کی جماعت وغیرہ کے لئے استعمال کرنا ناپسند کیا ہے۔ پر ایک اور لفظ یعنی کلیسا کو اس کام کے لئے جن لیا جو یودیون میں مستعمل نہ تھا۔ آخر کار یہ دونوں مناظر دونوں مذہبوں کی پہچان کے نشان بن گئے۔ یہودی اب ہم اپنے نہیں یہود اہل کی جماعت کہتے ہیں مگر خداوند کہتا ہے کہ نہیں وہ یہودی کی بناءت نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں +

(۱۰) رابلیس تعصین سی بعضون کو قید میں ڈالنا چاہتا تھی تاکہ آزمائشی جاؤ۔ یعنی شیطان کا مطلب اس آزمائش سے یہ ہے کہ بدی کی طرف رجوع کریں۔ مگر خداوند کا مطلب اس میں یہ ہے کہ تائے اور پرکھے جائیں (دس دن تک مصیبت اور ٹھکانے) یعنی نہ بہت دیر تک اور نہ بہت تھوڑی دیر تک لیکن دس روز تک تو ضرور تم مصیبت اور ٹھکانے پیدا کرنا شروع کرو گے۔ ۲۴-۵۵- ہموئیل ۲۵-۳۸- دانیل ۱۲-۱۱ میں دس کا مطلب یہی ہے (موت، تلک و فساد امرائے) یعنی ایسا وفادار کہ میرے لئے تجھے موت کو بھی اٹھانا پڑے تو اُسکے اٹھانے کو تیار ہو دوسرا مطلب کہ موت کے وقت تک درست ہی چھانچھانچھو ۳۰-۱۱ میں یہی وفاداری کے بابت لکھا ہے کہ یہاں تک زبان بردار ہو کہ موت اٹھانی (ہو) یعنی جب اس وفاداری کی ضرورت پڑے تب تیار پایا جاوے +

خداوند کی اس نصیحت کو پولیکا پ سمرا کے ارتقے نے دل سے مان لیا کہ خداوند کے نام پر جان دے دی اور اوس کی تواریخ میں لکھا ہے کہ اُسکی موت کے بعد تواریخ میں ۱۱۰ جو اس خط میں مذکور ہوئی تمام ہو گئی یعنی اس کے بعد بہت دنوں تک کلیسا تاجی ہو گئی (۱۱) اس خط میں خداوند یہ وعدہ کرتا ہے کہ جو جہانی موت کے ڈر پر غالب آتا ہے وہ دوسرے موت یعنی روحانی موت سے کچھ نقصان نہ اٹھائے گی یہ مطابق ہے مسی

خط سوم پر گامس کے کلیسا

آیت

(۱۲) پر گامس سمرنا کی اور ترکیجا نب ہے اسی میں ایک قد دنی گڑھ ہے مکندہ کے ایک سپہ سالار کیو رسیکبہ نامی نے اوس گڑھ کو اپنے خزانہ کے لئے بیت المال بنایا تھا اور اپنے ایک خوجہ غلامی تیر و نامی کو پھر دکر دیا تھا۔ وہ خوجہ رستہ میں سرکش ہو گیا اور خود مختار بادشاہ بن بیٹھا۔ اور پر گامس کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ اور وہ بادشاہت ڈیڑھ برس تک قائم رہی آخر میں اقل سوم شاہ پر گامس نے رستہ میں اپنی وصیت سے اوسکو رو میون کے سپرد کیا وہاں ایک کتب خانہ تھا۔ جسکو آدیس شاہ پر گامس نے چھوڑا سے ۱۹۰ تک بادشاہ رہا۔ تعمیر کروا دیا تھا بعد ازاں اس کتب خانہ کی کتابیں مکندہ میں لکھی گئیں اور خلیفہ عمر کے حکم سے قرآن کے برخلاف ہونے کے الزام پر جلادی گئیں وہاں ایسی سکولانی دیوتا کا ایک بڑا مندر تھا جو طبابت کا دیر کا کہلاتا تھا۔ اب اس میں قریب ۳۰ ہزار سیڑھی آباد ہیں۔

آیت

(۱۳) ایہاں تو رہا ہی وہاں شیطان کا تخت ہے، اسکا کافی سبب تو معلوم نہیں شاید اس مندر کے سبب سے یا اس وقت وہاں کے مسیحی کسی سبب سے تانے جاتے تھے مگر شہید کا ذکر صرف اسی خط میں ہے اور کسی میں نہیں شاید انسی ظلم کے سبب جو ان پر ہوا تھا یہیں پہلا شہید ہوا۔ انتیاس شہید) بعضوں نے سمجھا کہ یہ تمثیلی نام ہے اگر یہ درست ہو تو اسکا مطلب یہ ہوگا اصل زبان میں یہ لفظ ولفطون سے مرکب ہے۔ تنی ۲۷۲ یعنی برخلاف اور پانت ۷۲۲ یعنی سب کے چٹا سب کے برخلاف۔ اور جو سیسی یا مسیحی معلم تھا اور راست باز ہو وہ اس نام سے بخوبی نامزد ہو گیا ہے کیونکہ جو مسیح کا وفادار بندہ ہوگا وہ سب کے برخلاف نظر آوے گا اور فی الحقیقت یہی ہوگا اگرچہ وہ اپنے دل سے سب کی نجات چاہتا ہو۔

آیت

(۱۴) یہاں تک اس کلیسا کی خرمیون کا بیان جو اب خدا و تمکنا میں کہیں کچھ کہتے ہیں کہ کتابوں وہ یہ ہے کہ وہی پاس کوئی کہیں جو طبعاً کی بنیاد کو تھا کہ

ہرچہ معلوم ہے کہ جس کلیسیا کے فرشتے نے اگلی طرفداری تو ہمیں کی مگر مخالفت کے سبب سے ہمیں نے کلیسیا میں داخل ہونا اگر کوشش کیجانی تو اسے دخل نہ پاتے اور نہ اوپر موشر ہوتے رجحان کے لئے سکھاتا تھا (بلکہ اس کے اسی زبان میں جو گنتی کی کتاب میں مذکور ہے) یہی ہے کہ یہ محاورہ بہت قریب ہے، جب بلعام بنی اسرائیل کے حق میں بد دعاں سے اسکا تعلق کا مطلب پورا کر کے لئے اس نے ہر سبب سے جو جہان نہ لیا۔ یہ گنتی ۳ باب ۱۷ اور ۱۸ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبیوں کا مذہب کی پیرامانی ہوئی۔

ان لوگوں کا ذکر ۱ پطرس ۲ باب ۱۵-۱۷ آیت میں ہے جو خدا ہر تو سچی کلیسیا میں شامل ہیں۔ ان کے دل بلعام کے سے ہیں جو ملق کی دولت کی مالچ کے سبب خدا کے لوگوں کے۔ انکا ٹھکانے پر مستعد ہوا۔ اور یہ وہ خط کی ۱۶-۱۷ آیت میں۔ یہیے لوگوں کا کہ ہے اور ۱۱ دین آیت میں کہا ہے کہ (وہ بلعام کے گمراہی میں) معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ غیر مذہب و ادولت مندوں اور معز زون کی خوشامد کرتے تھے اس سے کلیسیا کا نقصان ہوتا تھا۔

جس کی قربانی کہا نا کلیسیا کے پہلے مجمع میں منع ہوا جو ۵۷ عزمین بر وسلم میں ہوا تھا۔ حال ۱۵ باب اور ترقیوں کے پہلے خط سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسکا کہا نا منع ہو گیا۔ جب رسول نے اس مقدمہ پر بحث کی تو یہ نتیجہ نکالا کہ اگر یہ یہ از نو یاد آتا ہر حرام تو ہمیں کہ ہرگز کہا نا نہ چاہئے اور مخالفت کے معقول سبب وہاں بنائے گئے ہیں۔ اس وقت تک خدا کا کہ ہمیں کہاتے تھے مگر گنہگار لوگ جو یہ خدا رسول کے دونوں میں پیدا ہوئے اس کے کہا پر بہت زور دیتے تھے۔ بلکہ پولوس رسول کے وقت بھی یہ فساد ہو گیا تھا۔ ایک یہودی نے سچی پر یہ عیب لگایا ہے کہ یہ لوگ بتوں کی قربانیاں کہاتے ہیں تو بتیں ایک شہور کلیسیا کا مسلم اپنی کتاب میں اسکا جواب یوں دیتا ہے کہ ایسے لوگ اگرچہ سچی کہادین مگر کلیسیا سے خارج ہیں ہر نیائی کہتا ہے کہ غیر مذہب والوں کے ہر ایک مذہبی مسئلہ میں جسے پیشتر ہی گنہگار لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ حرام کا۔ ہی۔ ہی۔ ہی مجمع میں نہ لائے۔

جس میں عدالت رکھنا ہوں) کے عرض اہل سخن میں ہے اسطرح لکھا

اسطرح تیری آن ہی ایسے لوگ ہیں وغیرہ +

(۱۶) موصیجہ کی تلواریں اس میں ۱۷ دین آیت کی طرف اشارہ ہے مگر ہمام کے ذکر میں

۱۰ آیت

ہی جو کتنی میں بنے ہوئے ہیں۔ ذرا بڑھتے نہ تیرا لہذا ہر دو باہر وہ غرور و عظمت اور

کیا گیا وغیرہ رونق دین نہیں ان میں اٹلی۔ آجھ لڑو گنگا کہینے اگر تو اب ہر تیرا ہی کرے

اور انکو کلیا سے دور نہ رکھے تو تب میں خود اس کے ساتھ لڑنے اور کھا تو تیرے ساتھ ہی لڑا خواہر

اگر اب ہوشیاری کرے تو تو بچ گیا +

(۱۷) میں نعمتوں کا ذکر ہے رپوشید کا من اور سفید چھتر) ان دونوں مروجہ چیزوں

۱۰ آیت

کے ساتھ پوشیدگی ہے۔ اس میں شاید اشارہ ہے گنہگاروں کے قول کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کہتے

ہے کہ ہمارے پاس ایک از ہے جو عام سچی نہیں سمجھتے ہیں اور اس پر بڑا فخر کرتے ہیں

خداوند کہتا ہے کہ اُسے پاس تو یہ راز نہیں ہے مگر جو ان پر غالب آتا ہے اُسکو ہم حقیقی راز

لیگا اور یہ سچے پاس ہے اور میں ہی دو لگا مگر صرف غالب کو نہ مغلوب کو (من) میں تیرا

کی طرف اشارہ ہے کہ وہ آسمانی کہاں تھا +

اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ خدا باپ میں مسیح نے اپنے تئیں حقیقی من کہا اور وہ ان

مطلب ہے مسیح خود اور انکی رفاقت بیان ہی یہی مطلب ہے کہ غالب کو مسیح اپنی رفاقت

دیتا ہے جو ایسی تیریں ہے کہ اُسکے چکھن والے کے سولے اور کوئی انکی شیرینی کو نہیں

جان سکتا جیسا کہ اس نام کی بابت کہا جو اس پتھر پر کہو داہوا تھا اور جیسا مسیح نے خود اپنے

شاگردوں کو کہا کہ میرے پاس ایسا کہاں ہے جسکو تم نہیں جانتے اسطرح کلیسا بھی اب دنیا

کے لوگوں سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسا کہاں ہے جسکو تم جانتی نہیں ہو لیکن

یہ شیریں رفاقت موت کے بعد کامل ہوگی اسی رفاقت کی طرف بیان اشارہ ہے جسکا من

جنوں کی رفاقت سے کہیں شیریں تر ہے چہروں پر نام کندہ کہتے تھے چنانچہ یونانیوں

میں دس سوڑا کر ایک بات کا فیصلہ نصف ہی زیادہ راجی پر موقوف تھا اور لوگوں کو پتھر کے

آرے مل جاتے تھے جن پر اپنا نام کندہ کر کے صندوق میں ڈالتے تھے دنیا باہر (پتھر)

میں بہت سی نئی چیزوں کا ذکر ہے بلکہ ۱۰ باب کی ۵۔ آیت میں خداوند کہتا ہے کہ میں سب کو پیدا کیا ہوں اسکی اصل جگہ پہچان۔ ۶۲ باب ۲۔ آیت میں ہے اور ۶۵ باب کی ۵۔ آیت میں جو دو سر نام ہے وہ یہی ہے جو ۶۲ باب میں نیا نام کہا گیا۔

ان دونوں مقاموں کا مطلب ہے یہی کلیسیا۔ تو یہاں مطلب ہے کہ جیسا خداوند نے کیا ہے۔ نیا نام نیا ہو گیا اور حال یہی بدل گیا اور یہی نہاد و اسیر ترقی ہو کر ۱۱۔ جو کچھ حکمت یا نیکو جذبہ سب جاتا رہے گا۔ (یا نیوالی کی سیوا اور کوئی غنیمت جانتا) ۱۲ باب ۱۰۔ آیت اگرچہ آسمان پر ایسی خوشی ہوگی جس میں سب شریک ہو سکیں گے مگر یہی جہنمی اس میں کبھی شریک نہ ہو سکیگا۔

خط چارم تہوتیر کی کلیسیا

۱۰۸۔ یہ شہر کا مس سے جنوب اور مشرق کی جانب تھا اور مقدونیوں کی ایک بستی تھی اب اسکا نام اکسار ہے اور ۱۰ ہزار مسیحی اس میں بستے ہیں اجمالاً ۶۰ باب ۱۴۔ آیت میں اس شہر کا کچھ ذکر ہے وہاں کی ایک قزمنہ بچنے والے عورت لایا نامی فلیپس تھی اور یو لوس کی باتوں پر دل لگایا اور سچ پر ایمان لائی۔ فلیپس اور تہوتیر کی آمد رفت کا خاص سبب یہی ہوگا کہ وہ مقدونیوں کی آبادی کی جوئی بستی تھی ۱۱۔ ٹیسی لایا کے فریاد سے تہوتیر کی غیبیا کی بنیاد ڈالی گئی کیونکہ اسکی بڑی سرگرمی اس سے ظاہر ہوتی ہے (غالب ہے کہ افسر فلیپس سے آکر وہاں انجیل کی بشارت دی) کہ جب وہ ایمان لائے تو یو لوس رسول اور اسکے ساتھیوں کو اپنے گہر میں رکھا اور انکی خدمت کی اس میں خداوند اپنے تئیں خدا کا جیسا کہتا ہے اسکی اصل دوسری زبور میں ہے اور ۲ سموئیل ۷ باب ۱۴۔ آیت کی طرف اشارہ ہے ۱۲۔ آیت کا معنی یہی دوسری زبور سے نقل کیا گیا ہے یہاں خداوند اپنے تئیں خدا کا جیسا اس مطلب سے کہتا ہے کہ لوگ ڈرینے کہ میں خدا کا جیسا ہوں اسلئے نہایت ہولناک چلیں ساری دشمنوں کو اس سے ڈرنا چاہئے اور دوسرے زبور میں یہی اسکا ہی مطلب

ہے یعنی مخالف ڈرائے جانیئے اور یہی مطلب اس آیت کے باقی جملوں سے بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ اسکے انکبین اُن کے شعل کی طرح یعنی ڈرائے گئے اور ہاؤن پینل کی طرح روندنے کے لئے۔ پس خداوند اُس کلیسا کو کہتا ہے کہ تو غیر قوموں سے ڈرتی ہے اور ڈر کر جیسے بیوی کرتی ہے کیا یہ تو چین جانتی کہ میں اُسے بہت ہی ہیبت ناک ہوں کیونکہ میں خدا کا بیٹا ہوں *

(۱۵) اس کلیسیا میں جو کچھ غبی تھی ایک لفظ سے ظاہر ہے جسکا مطلب ہم خدا سے اور خدمت کا وہی مطلب ہے جو پہلے زمانہ کی کلیسیا میں تھا۔ یعنی غلاموں کو چھوڑانا لاشوں کو دہن کرنا اور بھائیوں کی خدمت کرنا انہیں کا سون کی اس کلیسیا میں توفی ہوئی تھی اور یہی کام اس کلیسیا کا زبور تھی چنانچہ اسی آیت میں ہے کہ پہلے کام اگلے کاموں سے زیادہ ہوئے سوا ذکا مال اُنکے برعکس تھا جسکا ذکر ۱ پطرس ۲ باب ۶۔ آیت ۱۰ میں ہے * اس کلیسا کا عجیب یہ تھا کہ جو طعی تسلیم کو اپنے جج میں گئے دیتی تھی اس کلیسا کا حال انیس کی کلیسا کا عین ضد تھا۔ کہ وہ جو طعی تعلیم کی ایسی مخالفت کرتی تھی کہ وہی میں معترف بہر محبت کے کاموں کو پھول گئی۔ اور یہ محبت کے کاموں میں تو بڑی سرگرم تھی۔ پر جو طعی تعلیم کی اسد او میں غافل تھی۔ آجکل ان دونوں کلیسیاؤں کا حال مندرجہ بالا اور یورپ کے کلیسیاؤں سے مشابہ ہے بنیو تیرا کے کلیسیا کا خطرہ تو یورپ کے کلیسیا کے لئے ہے کہ وہ محبت کے کاموں میں ایسے معترف ہوئی ہے کہ اُنکے غور سے فیروزا بہ * اے لوگ بھی ایسے کاموں کے لئے او بھاڑے گئے اور بہت خطرہ ہے کہ عقاید آج کل کے معاد میں غافل رہے مگر اس کے برعکس بندہ ہوتاں کا حال ہے کہ وہ ایسے سے معاند ہیں اور بنیائے بہت کم ہے کہ وہ کاموں میں بہت مست *

(۱۶) انہیں یہ پتہ نہ تھا کہ وہی ۱۱ ماطلین ۱۲ باب ۵۔ ۶۔ ۷ آیت میں ابکا ذکر ہے کلیسا کا پہلا دشمن اور بگاڑنے والا تو بھام تھا۔ گراؤ کے بعد یہی عورت کلیسا کے بگاڑنے والی تھی اور اس نے اسطرح سے کلیسا کو بگاڑا کہ غیر قوموں کی خرابیاں اسرائیل میں لے آئی اور جاری کیں یہ نام یعنی از اہل نیکو لاشوں کا بہت عمدہ نام پر دتہ جی حرم

ایک دن یہ لوگ فرشتوں کی جو روکھلا تے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی وہی ہے جو
ہر کام کی کلیسا کی طرح کلیسا میں گھر آئے ہیں۔ ان کی قیادت کی کلیسا کی حکومت ہے۔ یہ
سے لی۔ اس فرشتہ نے ایک ایک پیچھے اپنے خزانہ کی حالت ہو گئی اور اس کی حالت
بہر لوگ جو روکھلا تے تھے کہ اس کے بہت نزدیک آگئے۔

اس فرشتہ برہنہ عیب لگایا۔ اسے جو انیاب پر لگایا مہاتما کہ انیاب رب سے بڑا
آدمی تھا اور اصل تو وہ سب سے بڑا تھا۔ مگر یہی اس کا قصور تھا جیسا کہ مہاتما باب ۱۰
میں لکھا ہے کہ اس نے اپنے تئیں اپنے اختیار میں نہ لکھا بلکہ اپنے تئیں اپنی بیوی کے ماتھے پر
دبایا۔ اور انکو بڑے کام کرنے دیتا تھا۔ اصل میں آیت کا فعل سب سے اول آیا ہے اس پر
زور ہو۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ یہ کچھ ضعیف سا نہ تھا بلکہ نہایت سخت۔

(اپنی یقین نبیہ کہتی تھی) یہ اس نے عہدہ سے تو اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ از باب ۱۲ کا باب صمدین
کا بادشاہ تھا مگر یوسف کی تو اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ از باب ۱۲ کا باب عتبارات کا سردار گزرتا
تھا اور مہاتما میں و باب ۲۲۔ آیت میں از اہل کو جاؤ گریوں کا ذکر ہے۔ جو اس آیت کو موقوف ہے
(۲۲) میں بسب پر ڈالوں گام) یعنی جو نہ کاری کے بتر کو پسند کرتی ہے۔ وہ ایک اور بتر پر
گالی جاؤ گی جو نہ کاری کا تو نہیں مگر دیکھو اور یہی کے بتر پر اس کی سائنہ زنا کو نبوانی
زنا ایک خاص لفظ ہے اور اس مطلب کے لئے ہے کہ اپنے خصم کو چھوڑ کر اور وہی نہ کاری
کرنا۔ سو بیان مطلب ہے کہ خداوند فرمانا ہے کہ میں اس کا خصم تھا اس نے مجھے ترک کیا اور غیر
سے حرام کاری کی۔

(۲۳) اسکے بچے وہ سب بن جو اس کی سنتے جنین اور مانتے بن یعیہ۔ ۵ باب ۳۔ آیت
(میں انکو موت سے ماروں گا) یہ عبرانی محاورہ ہے اور اخبار ۲۰ باب ۱۰۔ آیت میں ہے
تب سب کلیسیا میں جھجک جائیں گی یعنی عتبات میں دلون اور گردون کٹے جائیں گے والا ہوں یہ محاورہ
۶ زبور ۹۔ آیت میں اور یہ پیا۔ ۱۱ باب اور ۱۰۔ آیت اور ۲۰ باب ۱۲۔ آیت میں ملتا ہے پڑانے
چند نامہ کے مذکورہ مقاموں میں یہ صفت یہود کی ہے اور یہاں وہی صفت خداوند مسیح
کی طرف منسوب کی گئی (سب کلیسیا میں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطہ صرف اپنے

استوب علیہ کی طرف نہیں کہے گئے بلکہ مطلب یہی تھا کہ سب کلیہ یا عین ان سے فائدہ اٹھائیں
(رہا یہ کہ اس کی کامیابی کی موافق بدلہ دوں گا) یہ تمہارا حقیقی مسئلہ ہے نہ تو یہ
لیس کہتا ہے اور مانتا ہوں +

[illegible]

پیشہ و شغل : - مدرسہ اسلامیہ - مدرسہ اسلامیہ - مدرسہ اسلامیہ

... اس کے بعد یہ ... ماہی بھانجی کی کھجوریں بائیں جیب لگے، وہی کھجوریں ہاتھ چاہیے

ان لوگوں کو صاف صاف کہہ دینے تھے کہ یہ مرد شیطان کی گہری باتوں کی تلاش کرتے ہیں اور پھر یہ

ایکے میں علاوہ بن بہ آخری فقرہ (جیسا کہ وی کھنی ہین) صرف دگھری باقون ہے

علاوہ کہتا ہے لیکن وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خداوند کے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں یہ میرے

۱۔ زہرِ نبین مگر شیطان کی کہری: بین بین اور مینہ پائی کنوشتک لو کون کا یون بیان کرے ہیز۔

اور طبرستان، یونان، کتبہ یونان، کہ اگر کوئی انسانے جو تھامے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے؟

نہیں بچیں ہو گا اور بدو اگر کہتے ہیں کہ نہایت عمیق ہے (عین اور لوجہ) ان کی نگاہیں

ڈانوں کا یہ بات خداوندان کو کہتا ہے جو پاک رہے اور آلودہ نہ ہو مگر یہی قول اعمال و اباب

۲۰۔ آیت میں ہے۔ کلیسیا کی پہلی جمع نے (عجیب و سلیم میں ہوا) جو آزاد سی غیر قوم دالے

سبحون کو دی تھیں گنوں تک مد سے زیادہ بڑا ناما پاتے تھے اور جو اس ٹھوڑے سے

جو جھکی بی جو اس مجمع نے کلیاؤں پر ڈالنا تھا مجھے بہا نہیں چاہتے تھے اور بُرا ماننے

ہے اور وفادار شیخوں کی حفاظت کرنے ہے اور کہتے ہیں کہ تم ہنوز آزاد نہیں ہوئے

ابنک ملائی کاجو اجمہارے اوپر ہے وہ ازادی صرف ہم ہی کو ملی۔ ان کو خداوند کبھی

و من بعد از آنکه در این شهر رسید و به واسطه فقر و احتیاج که در آنجا بود و نیز به واسطه آنکه در آنجا

(۲۵) بن سچ کہتا ہے کہ تمہارے لئے ضرور ہے کہ جو جو عہد تم پر ہے اور جسے چاہے تم پر

سے اس پر سے دھو کر اور ان کو کون سے ہے سے کھینچ کر اب اس کو چھپا دے۔

تم مائی پاؤ تو میری آمد کے دن جیتی رہائی تمہاری نہیں ہوگی براگر اٹھائے رہو تو
میں اگر وہ بوجہ یہی تم پر سے اتار پھینکو لگاؤ

۲۶۹ اور خلون میں مروت یہ کہتا ہے جو غالب آتا ہے اگر اس میں جو غالب آتا ہے
اور مسیکر کاموں کی حفاظت آخر تک کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب خلون
میں غلبہ سے مراد ہے آخری غلبہ یعنی زندگی کے آخر میں موت کے وقت جس کے بعد
کوئی شکست نہ ہوگی (میری کاموں کو) ۲۷۰ - آیت میں جو نے کہا اگر تو اپنے کاموں میں
توبہ نہ کرے گا اس کے برعکس بیان کرتا ہے کہ ان کاموں کو محفوظ رکھے جو میں اس دنیا میں
کرتا ہوں اور جہنم میں نے اپنے شاگردوں کو دیا ہے اسکو میں خیر قوموں پر
اختیار دوں گا (جو کلیسا یا فرسعی مسیح کے ساتھ وفادار رہتا ہے اور دیا کی تائید سے
آلودہ نہیں ہوا) اسکا آل یہ ہوگا کہ اس دنیا پر اختیار کیلئے اس دنیا پر اسکا اختیار ہے جو اس
دنک رہتا ہے اور پاک رہتا ہے نہ اسکا جو گنہگار اور نیکو لا تہوں کی طرح دنیا میں چنے ہوئے
ہیں اقرنتی ۱۲ - آیت میں رسول فرماتا ہے کہ سب پر میرا اختیار ہے لیکن جن کیسکو
اختیار میں نہیں ہوں - پولوس تو اچھے معنوں سے اسکو کہ "سب پر میرا اختیار ہے"
اپنے پر صادق لاتا ہے مگر ایسی بات کو گنہگار لوگ بڑے مطلب سے اپنے پر صادق
لانے سے اور یہ مثال دیتے تھے کہ ایک چوٹی سی جیل تھوڑی سی مٹی پھینکنے سے اُڑنا
جو جاتی ہے مگر سمندر میں کتنی ہی سیل کیوں نہ ڈالیں کبھی میلانہ ہوگا اسی طرح آدمی
پرانی سے بڑا ہوا جاتا ہے وہ بڑا نہیں جبکہ سمندر کیلئے ایک چوٹی سی جیل پر گنہگار نہیں رہتا ہے
سمندر کی مانند کبھی رائی کو بڑا نہیں جو بلتا ہم لوگ نوٹا ہوا کیلئے کام کرتے اسے غائب ہوتا ہے
نئے ناپاکی کا کام نہیں لیا اور غالب ہوا تو اس میں ان میں ہر ایک کیلئے تہہ نہ تھا سو بڑا سمندر
غالب آدمی کیلئے کا شروع سے یہ حال ہوا کہ جہاں تک وہ غلبہ نہیں ہوتا وہ سے مل رہا ہے
تک اس سے مغلوب ہوئی اور جہاں تک اس سے الگ ہوا ان تک اس پر غالب آئے

۲۷۰ مہربانی کر بلا کے عوض زور میں جہاں سے یہ اقباس کیا گیا (توڑیگا) ہے نہ
آخر میں اپنے سچو اپنیٹ کے توجہ میں چو پانی کرے گا یا ہے ان دونوں مخلوق کے

جبرانی الفاظ باہم بہت مشابہ ہیں صرف حرکات کا فرق ہے حرفوں کا کچھ فرق نہیں ہے۔ سو مشرونی کی نقل بیان ہے +

(۲۸) ۱۱مین صبح کا ستارہ دون (گ) ۱۲ باب ۱۶ - آیت خود خداوند صبح کا ستارہ کہلایا اس کا سبب یہ ہے کہ ابدی بادشاہت اس کے ساتھ ہے اور خداوند کہتا ہے کہ وہی آیت میں بتیروالون کو دون گا اور اس ستارہ کی ایک اور تفریق ہے کہ اس کے آئے ہمیشہ دون سے نوبت یہ تار و دن کا آئے نہ لا ہے +

باب سوم

خط پنجم ساردی کی کلیسیا

شعر ساردی کے مشہور ہونے کا سبب خاص یہ ہے کہ وہ لودیائی بادشاہت کا دارالسلطنت تھا اشوری اور بابلی بادشاہتوں کے آخر میں یہ سلطنت بڑی وسیع اور قوی ہو گئی تھی چنانچہ قریباً سارا ایشیا کو چک اس کے اختیار میں تھا۔ جب خورس شاہ فارس نے بابل کو لے لیا تو اس سلطنت پر بڑا ٹی کی اس ایام میں لودیائی بادشاہت کو کڑوسس کہلاتا تھا جو اپنی دولت مندی کے باعث سے ضرب لٹل ہو گیا۔ اذنون میں ایک مشہور اور نہایت عالم حکیم شتون نامی تھا اور اکثر اس کا یہ قول تھا کہ راز و نیاز دیکھو جب تک کہ کام کا انجام معلوم نہ ہو۔ تب تک اسکو خوش وقت اور قابل منہ نہ کہو ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ کڑوسس شاہ لودیائی سے ملاقات کرنے گیا بادشاہ نے اپنے محل خزانے اسکو دکھا کر اس سے پوچھا کہ تو کس کو خوشحال کہتا ہے اس نے سبھا تھا کہ

خرد بھیر ہی کو کہلایا کہ تو خوش دقت ہو مگر اس نے ایک گنہگار امتیاز کا ذکر کیا۔ بادشاہ بیت المقدس
 ہوا نقل ہے جبکہ خورس شاہ فارس نے اسکو فتح کیا اور بادشاہ کو گرفتار کر لیا تو خورس نے حکم
 دیا کہ ایک چٹا بنائی جاو اور دو کوس جیتا اسپر چلا دیا جائے جب یہ تیار ہو چکا اور دو کوس اس
 چٹا پر رکھا گیا تو اس وقت یہ سٹون اسکو یاد آیا اور اس کا نام نیکر لکھنے لگا سٹون سٹون جب
 خورس نے یہ سٹون کو مطلب دریافت کیا اس نے سارا انکار کیا کہ وہ بالاحوال کہہ سنا یا خورس اس
 کے دل کی تبدیل پر ترس کھا کر اسے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور تب سے خورس نے کر دوس
 کو برابر اپنے پاس رکھا۔ یہ ایک نہایت الحیب بات ہے جو شہر ساروس کا نام سنتے ہی
 یاد آجاتی ہے اور بہت مفید بھی ہے اور اس خطبے سے موافقت بھی رہتی ہے کہ ہر
 مین خداوند سٹون سے ہی پھر کر اپنے تئیں دنوں کے جانچنے والا اور انجام کو
 کو دیکھنے والا بیان کرتا ہے طبعیری قیصر کے وقت یہ شہر زلزلہ سے برباد ہو گیا قیصر
 نے اسکو سر نہ تعمیر کرایا گیا۔ ہون صدی مین زکوان نے اسکو بے لیا اور تیرہویں صدی مین
 تیمور لنگ نے اسکو بالکل نیست و نابود کر دیا اس کے دروازے اب ایک گارن مارت نام ہے +
 (۱) جو خدا کے سات۔ روح کو کہتا ہے) خداوند کے اس علیہ میں جو یوحنا رسول کو پہلے
 باب مین دکھایا گیا یہ صورت خداوند کے مرقوم نہیں البتہ پہلے باب کی ۴ آیت مین سات
 روح کا ذکر ہے اور ۴ باب کی ۵ آیت مین سات روح مین خدا کی کہلاتی مین اور یہ مان
 سات روح مین سچ کی کہلاتی ہیں اس سے باب اور بیٹے کی شراکت روح القدس مین معلوم
 ہوتی ہے اور یہ کہ وہ ان دونوں سے یہی جہاں است اور اس مطلب یہ ہے کہ مین اسب کچھ
 دیکھنا ہون اسب پر اختیار رکھنا ہون یہ امر ہے (نہایت سے) پہنچنے شرف نامیسی ہے اور
 سیسی نام کے ساتھ۔ زندگی مثل ہے اس واسطے یہ نام ہے کہ وہ جیتے گی یعنی الحقیقت تو مردہ
 ہے۔ یہاں مردہ کا مطلب کی طرح نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اگر بالکل ہے جس و حرکت ہو جاتا
 تو اس سے ہونا حاصل ہوتا مگر مطلب ہے کہ تو مردہ کی حالت کے نہایت نزدیک ہو چکا ہو اور
 (۲) اس مین خداوند اس کو کہتا ہے کہ "تو ان چیزوں کو مضبوط کر جو میرے ہاں اس حکم سے
 یہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ زندگی تو اس مین ضرورتی ہے کہ ہونے کا مطلب یہی قیامت کے

آخر سے بخوبی ظاہر ہے کہ میں نے تیرے کاموں کو خدا کے سامنے لکھوایا غالی یا باہر دینے
 ظاہر اتو وہ خوب اور زندہ بعد مریدت میں ہے۔ کہ ان میں میں نے مگر خدا
 سے چھٹکے اور کئے ہیں اور وہ دین سے نہ دقت نہ شک نہ ہے
 اور یہ ہے کہ میں نے اس میں نہ ہوا نہ رنگی ہوئی ہے
 میں نے یہ دیکھا ہے کہ میں نے اس میں نہ ہوا نہ رنگی ہوئی ہے
 میں نے اس میں نہ ہوا نہ رنگی ہوئی ہے۔ و بیان بیداری اور زندگی
 کا دوسرا ہی حلقہ بیان ہوا کہ بیدار ہونا نہ ہونا ہے۔

اور اگر کہ تو نے کس طرح پایا ہے (فصل ۱۰ باب ۱۰) آیت میں یہی مطلب ہے کہ ایسا تھے
 پایا دیکھا چلو اور جو کچھ پایا ہے اسکو حق ملے سے اور وہ اس شخص سے جو کہ اس میں
 کئی جن جگہ میں وہ باب ۱۰ میں وہ آیت سے۔ اس باب ۱۰ میں دل سوں
 سے اس میں دیکھا ہے اور اس میں اس سے۔ آیت میں یہی ہے اور یہ بات جو کہ
 ہے۔ لو کہ چاہیے شاعر میں کہ بار بار اس کے ذرا سے میں اس میں دو دین شامل
 ہیں تو یہ ہے کہ جو کہ چاہیے آتا ہے۔ دوم یہ کہ جو کہ نقصان کرنے کے واسطے آتا ہو جیسا
 کہ وہ میں نے دیکھا کہ دو کسر آمد کے وقت جو لوگ بیدار نہ پائے جائیں گے انکا نقصان
 ہوگا۔

۴۔ اس میں میں نے خداوند ہمید تیرا کے نطکی طرح ان کے طرف مخاطب ہونا ہے جو
 اتنا قادر ہے۔ اگرچہ یہ ہم گلیبیا تہو نہر کے گلیبیا کی نسبت زیادہ بزرگی تھی تو یہی ہیں
 دار لوگ اس میں تھے اس سے باہر نہیں غل گئے تھے۔

۵۔ جنہوں نے پوشاک سفید کی، شروع میں دستور تھا کہ اصطباغ کی وقت سفید کپڑی
 پہنتے تھے البتہ اب بھی سفید ہی کپڑے پہنتے ہیں مگر یہ کچھ مفرد دستور نہیں ہے مطلب یہ
 کہ ان میں وہ مسیح کے پس آئے اسی حال میں اب تک ہیں اور وہ میرے ساتھ چلتے
 پہن گئے، بع حدیث کے خیال سے یہ کہا گیا کہ وہ آسمان میں سکر ساتھ چلتے ہیں
 اور میرے ساتھ جیسا کہ یہاں باب ۱۰ میں آیت میں مسیح نے دعا مانگی کہ وہ میرے

یہاں خداوند اپنے تین خدا کا قدوس نہیں کہتا اس میں پڑائے جدا نہ کی اُن آیات کی طرف اشارہ ہے جہاں خدا اسرائیل کا قدوس کہلایا ہے۔ البتہ فرشتگان بھی پاک ہیں مگر خدا کے سوا اور کوئی کہی یا نہ **אֱלֹהִים יְהוָה** لانا معنی پاک نہیں کہلایا یعنی پاک تو وہ بھی کہلاتے ہیں مگر اگر بالکل کے ساتھ کہی کوئی خدا کے سوائے نہیں کہلایا اس سے صبح کی الوہیت انجیل میں الشمس ہے۔ ا یوحنا ۵ - باب ۲۰ - آیت میں صبح الحق کہلایا ہے صبح کے یہ دونوں مرقومہ بالا صفات کلیسیا کے لئے نہایت تسلی کی باعث ہیں کیونکہ کلیسیا یہودیوں سے ستائی جاتی تھی۔ اس دُکھ کی حالت میں خداوند کلیسیا کو کہتا ہے کہ تو مت ڈر کیونکہ میں وہ ہوں جو قدوس ہے اور جو حق ہے اس لئے یہ نہا پاک یہودی مجھ پر غالب نہ آسکیں گے اور جب مجھ پر غالب نہ آویں گے تو مجھ پر کیونکہ آسکیں گے (داؤد کی چابی) اسمین اشارہ ہے یسعیاہ - ۲۲ باب ۲۲ - آیت کی طرف جس میں الیاہیم کے کندھے پر داؤد کی چابی رکھنے کا وعدہ ہے اور وہاں الیاہیم سے مراد ہے مسیح ۴

داؤد کی چابی سینے داؤد کے گہر کی چابی۔ داؤد کا گہر خاندان شاہی تھا سو جس کے پاس اُسکے
گہر کی کُنچی ہے وہ اُس کی بادشاہت میں لوگوں کو داخل بھی کر سکتا ہے۔ اور روک بھی سکتا ہے
اور جب کہ سارے دود سے داؤد اور اس کے خاندان کے ساتھ کئے گئے فوج کو کسی اُن دعدون
میں شریک ہونا اور خدا کی رضا مندی چاہتا ہے کہ لوگوں کو انہیں دعدون کے ذیل سے رضا مندی پہنچا
اُسکے لئے ضرور ہے کہ داؤد کے گہر سے علاوہ رکھے۔ پس داؤد کی کُنچی کا مطلب نجات فی
جانی ہے اُسکو مسیح نے آسمان کی جانی کہا، بتی ۱-۱۹۔ ایسا رستام سرمدی لکھا ایک کتاب عقیدہ غلط ثابت ہوئی
کیونکہ مسیح نے بطرس کو آسمان کی کُنچی ایسی نہیں دی کہ اُس کے ملحقین بالکل نہیں رہی کیونکہ
سب سے پہلے کے بعد خداوند کہتا ہے کہ وہ چالی میرے پاس ہے ۔

وہ لکھلا ہوا دروازہ) اس کے دو مطلب ہیں ایک تو سابقین آیت سے علاوہ کہنا ہے اور
دوئم نوین آیت سے اتول یہ کہ میں نے تیرے لئے آسان کی پادشاہت کا دروازہ کھلایا
ہے ابنا چہ بیڑی لوگ بس کو بند نہیں کر سکتے ہیں دوئم یہ کہ میں نے تیرے بعد اور میں کے
بعد کھم کو نہ لے دوؤں کہہ لیا ہے کہ تو خدا کی پادشاہت کو ان میں سے کسی سے بھی لے

۱۲- باب ۹- آیت پہل کہتا ہے کہ میرے لئے ایک خدا بڑا کام کرنے کا خداوند کہتا ہے۔ اور مخالف بہت سے ہیں۔ (بڑے پاس تھوڑا ہی دور ہے) متی ۲۵ باب ۱۵- آیت میں جو قیصل ہے اس سے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ خداوند ہماری طاقت و نیاقت کے موافق ہمارا انصاف نہیں کریگا بلکہ اس کام کے موافق جو ہم نے اپنی خیریت کے موافق کیا تھا شیعہ میں تو اس تھوڑی طاقت والے نے کچھ کام نہیں کیا مگر اس کیسے۔ یہی تھوڑی ہی طاقت سے بہت کام کیا کہ وہ خود کہے کہ تو نے میری کلام کی حفاظت کی اور میرے نام کا نفاذ میں کیا۔ اس کیسے کہ حق میں مسیح کا وہ وعدہ پورا ہوا کہ جس کے پاس ہے اُسکو دیا جاوے گا۔

(۱۱) (دیکھیں بعضوں کو شیطان کی جاعت میں سے دیتا ہوں) یعنی میں اس میں سے بعضوں کو تجویز میں ملاؤ گا اور میرے چلیں اس کام کا کرتا ہے اور اس ارادہ کے پورا ہونے کے وقت پر گویا کہ پورا ہو کر کہتا ہے کہ میں ایسا کر دیکھا۔ اس آیت کا آخری حصہ جہاں ۵۰ باب ۴۰- آیت اور ۷۰ باب ۱۴- آیت سے ملتا ہے اور اس میں جو فرد قنی ہے یہ ظاہری ہیں بلکہ خداوند کی اطاعت اور فرمان برداری کی فرد قنی ہے۔

(۱۰) (صبر کا کلام) یعنی وہ کلام کہ جس میں میں نے صبر کرنے کی نصیحت کی خصوصاً متی ۲۴ باب ۱۳- آیت میں کہ جو آخر تک ہے انہیں اس لئے (میں ہی تجھے حفاظت سے رکھوں گا) جیسا کہ نوح نے خدا کی کلام کو مانا اور جبکہ اور لوگ ہنسنے اور ہٹھکرتے تھے اُس وقت اُسے کلام کو پہنچا۔ پھر اُسکو تو خدا نے محفوظ رکھا اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ لوقا ۲۱- باب ۳۶- آیت ہی اس کے موافق ہے اس آزمائش کی گہری سے انہیں (یعنی یا تو وہ گہری تجھ پر آویگی پر تو سلامتی سے اُس میں سے نکل آسے گا۔ اور یا اُس میں آنے نہ پاؤں گا یعنی وہ گہری تجھ پر نہیں آویگی۔ یہ گہری کون سی ہے البتہ بہت گہری تو ہیں لیکن خاص کر کے عدالت کے پیشتر ایک گہری آویگی جو سخت آزمائش کی جگہ جہاں مسیح نے متی ۲۴- باب ۲۱- آیت میں کہا کہ جو دنیا کی آزمائش سے اب تک ایسی گہری نہیں آئی وہاں بہت سی گہریوں میں سے چند گہریاں مثلاً یہ دوسم کی بربادی کی گہری اور دوسری بادشاہت کی بربادی اور گذشتہ صدی میں جو فرائض کا غلبہ ہوا۔ یہ گہری مسیح کے امتحان کو یہ گہریاں امتحان بنائیں جو جاوے گا وہ دنیا و دین کے امتحان کے گہری ہیں تاکہ اُن کی بے

ایمانی تجویزی ظاہر ہو جاوے (زمین کے رہنے والوں کے لئے) اس کتاب میں اس کا دورہ کا مطلب دنیا دار لوگوں کو سنہے۔ کیونکہ دئے صرف اس زمین پر رہتے ہیں بلکہ اُنکا دل اس زمین میں لگا ہوا ہے۔ جیسا کہ نوفا ۱۱ - باب ۲۰ - آیت میں ہے کہ وہ جال اُن پر پھیل جاوے گا جو زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ نہیں سکتا کہ اس میں سح کے ایمان دار بھی شامل ہوں +

(۱۱) جیسا کہ تیسو تیرا کیا کلیسیا کو کہا ویسوی اس کو بھی خداوند کہتا ہے (کہ وہ جو تیرے پاس ہے اُس کو پکڑے رہ) یعنی اگر تو اس کو جو میں نے تجھے دیا ہے مضبوطی سے پکڑے رہے تو میں اُس کو جو تیرا میرے ہاتھ میں ہے ضرور ہی پکڑے رہو گا (کوئی تیرا تاج نہ لے لے) اس کا یہ مطلب نہیں تیرے دشمنوں میں سے کوئی اُس کو اپنے واسطے نہ لے کیونکہ اُس کو تو کسی صورت سے ملے نہیں سکتا مگر یہ کہ مبادا کوئی تجھ سے چھین لے یعنی تجھ کو ایسا پہنسا دے کہ تو اُس سے محروم رہے +

(۱۲) یہاں میکیل کا ذکر ہے سنئے جدا سے کے اور مقامات میں یہاں میکیل کا ذکر ہے تو اس کا مطلب خدا کی کلیسیا کی جو اب موجود ہے۔ مگر یہاں اس کا مطلب اُس کلیسیا کا ہے جو آسمان پر ہوئی ہو گی ہے ۲۱ باب ۲۱ - آیت میں یہاں نے یہ وہم کا ذکر ہے وہاں میکیل کا ذکر نہیں ہے مگر تو یہی مد آیت اس آیت سے مختلف نہیں ہے کیونکہ وہاں میکیل اس لئے ذکر نہیں ہوا کہ نہ یہ وہم سرسبز خود میکیل ہے۔ اور وہی میکیل یہاں مذکور ہے۔ لیکن تو یہی لوگ اُس میکیل کے چتر کھائے پر یہاں دستوں کھاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ چتر دیوار میں سے نکال جائے مگر ستون کسی طرح نہیں نکل سکتا جب تک کہ گہر نہ ڈالیا جاوے پس کلیسیا ابد الابد رہے گی اور اُس کے ساتھ تجھے یہی لوگ بھی ابد الابد رہیں گے انہیں اب جو میکیل سے دور ہیں جاننا کہ خوف ہے وہ بہت باقی ہو گا بعضوں نے سمجھا کہ اس وعدہ کے یہاں کہتے جاتے کا خاص سبب یہ ہے کہ ملا دنیا میں پھیل بہت ہونے سے تو خداوند وعدہ کرتا ہے کہ تو ستون کے اندر ہو گا وعدہ ہو چکا ہوں گے کہ رنگا نہیں (اور اُس پستون نام لکھوں گا یعنی خدا کا نام اپنا نام اور وہی نام) یہ نام ابد الابد ہو گا اُس پر قائم دائم رہیگا اور جیسا کہ کوئی اپنی چیز پر اپنا نام کہہ داتا ہے کہ اُس کی ملکیت اُس کا ہے اور وہی یہی نام اس بات کو نشان دہی کرتا ہے کہ یہی خدا کا نام ہے جیسے چتر کھاتے ہیں

خدا نے کہا کہ میں اُن کا خدا ہوں گا اور وہی ہوتے لوگ ہو گئے اور جب خدا کے شہر کا نام اُس پر
 لکھا جاوے گا تو یہ ظاہر ہوگا کہ یہ شہر خدا کا ہے۔ اور شہر کے پتہ حقوق اپنے مالک پر ہوتے
 ہیں۔ اور وہ شہر ہوگا جو کتبانا کا نام ہے اور اب اس کے پتہ کوئی نہیں دے سکتا۔ اور یہاں تک کہ
 وہ شہر ہوگا جو کتبانا کا نام ہے اور اب اس کے پتہ کوئی نہیں دے سکتا۔ اور یہاں تک کہ
 وہ شہر ہوگا جو کتبانا کا نام ہے اور اب اس کے پتہ کوئی نہیں دے سکتا۔ اور یہاں تک کہ

یہاں تک کہ وہ شہر ہوگا جو کتبانا کا نام ہے اور اب اس کے پتہ کوئی نہیں دے سکتا۔ اور یہاں تک کہ

مکتوب ہفتم لاؤ یقیا کی کیسیا

لاؤ یقیا کا اصل نام دیوس پولی تھا جب وہ کچھ دیر ان ہو گیا تھا تب انھار کے ایک
 پادشاہ نے اُس کو بسایا اور اپنی بی بی کے نام پر اُس کا نام لاؤ یقیا رکھا۔ مسیح کے زمانہ کے
 قریب وہ بڑا وسیع اور نامور شہر تھا۔ لیکن مسیح عیسوی میں آیا۔ بڑے ہونچال سے برباد
 ہو گیا۔ وہاں کے باشندگان ایسے دو قسم تھے کہ بیز کئی سر جو دینے کے انہوں نے خود اُس
 شہر کو از سر نو تعمیر کیا۔ بعد ازاں ترکوں نے اُس کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا اب اُس شہر کی کہندہ دور
 دور تک بین اور چین ایک چوٹا سا گائون اس کے حصار نام آباد ہے۔

(۱۲) اس میں مسیح اپنے تین آئین کہا ہے اور اشاء یہ یاد۔ باب ۱۶- آیت کی طرف ہے
 جہاں ”آئین کا خدا“ آتا ہے۔ لفظ آئین کا مطلب تہاجج۔ پر اب اُس کا استعمال ہو گیا ہو سکتا
 ہے۔ یہ عیاہ میں ”آئین کا خدا“ ہے اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ آئین کے لائق
 ہے کچھ شک و شبہ کی جائز میں نہیں ہے وہ بالکل قابل یقین اور برحق ہے اور عیاہ کے
 اُسی مقام سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ وہاں آخری زمانہ کی طرف اشارہ کیا گیا جو مسیح کی پہلی آنے سے شروع
 ہوا یعنی خدا آخری زمانہ میں مسیح میں ہو کے ظاہر ہونے والا ہے۔ اور آخری زمانہ میں خدا کا
 کہندہ مسیح میں ہوگا۔ تو وہ مسیح ہی آئین کا خدا ہے کیونکہ اُس میں خدا کی سچائی ایسی ظاہر ہوئی کہ

جیسے آگے کہیں نہیں جوتی تھی۔ چنانچہ وہ خدا رسول فدا تو ہیں کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت وہی گئی، فضل اور جلال سے ہے۔ اور پہلے رسول فرماتے ہیں کہ خدا کے جتنے وعدے ہیں مسیح میں ملے گی اور وہ
 رب کے لئے ہے۔ باب ۱۰ آیت ۱ اور یہ کہ میں کا خدا ہے۔ یسوع مسیح جو اپنے اوتار کے موعود میں
 نہ ہو، خدا سے ملانے والا نہیں تھا، آئین آئین جکا نہ ہو، ہوا مسیح مسیح نہ تھا۔ اس آیت میں کہ یسوع
 مطلب اس کے بعد سے کہتا ہے۔ یعنی یہ کہ اس شخص میں خداوند ملا و لقیہا کے فرشتہ کو نسبت
 سرزیش و ملائمت کرنے کو ہے اس لئے اپنی چٹائی اور سچو گواہ ہونے پر زور دیتا ہے کیونکہ اگر وہ انکے
 فرشتہ کو پہلے یہ معلوم نہ ہوتا کہ میرا ملائمت کرنے والا ایسا ہے تو شاید اسکی ملائمت کی برداشت نہ کرتا
 گر اب چون کہ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے سب راست اور حق ہے لہذا اس کی ملائمت کو اپنی حق
 سے زیادہ نہیں سمجھتا بلکہ اسکو اپنا حق جانتا ہے کیونکہ یہ اس کی ملائمت بھی حق اور سچ ہے پھر نہ صرف
 ملائمت کی تقویت کے لئے بلکہ وعدہ کی مضبوطی کے لئے بھی جو اس خط کے آخر میں ہے مسیح اپنے
 تینوں آئین کہتا ہے۔ (خدا کی خلقت کا شروع) البتہ اگر یہی فقرہ ہوتا تو ہم یہ مطلب نکال
 سکتے کہ جو خدا نے ساری خلقت کے فترت پر کیا۔ مگر جب ہم اور سب معاصون کو جو اسی ضمن میں
 ہیں اس سے مقابلہ کرتے ہیں تو یہ مطلب ہرگز نہیں نکلتا ہے۔ اسی کتاب میں مسیح الفا کہلاتا ہے
 پس اگر وہ مخلوق ہوتا تو الفا کیونکر کہلا سکتا یونانی میں شروع کے لئے جو لفظ ہے اس کا مطلب
 اصل ہی ہے۔ چنانچہ کلی ۱۔ باب ۱۸۔ آیت ۱ میں قرینہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان اس نفا کا
 مطلب اصل ہے نہ شروع پھر تینوں کی حکمت کی کتاب میں لکھا ہو کہ بت پرستی تمام بُرائی کی اصل ہے
 اور یہ کہ وہیم کی جلی اہل میں لکھا ہے کہ شیطان موت کی اصل وعدہ گناہ کی جڑ ہے۔ ان سب
 معاصون پر یونانی میں وہی لفظ ہے جو بیان ہے اور جیسا کہ ترجمہ شروع ہوا۔ پس بیان ہی ضرور
 اس لفظ کا مطلب اصل ہے نہ شروع یعنی وہ خدا کی تمام خلقت کی اصل ہے اور اسی سے خدا نے
 ساری خلقت کو پیدا کیا۔ پس جب کہ یہ ایسا ہے تو اس میں پہول یا وہ کھلکا امکان نہیں ہو سکتا البتہ
 جب پہلے اس نے اپنے تینوں بچاؤ گواہ کیا تو یہی اس میں دھلکا امکان، تاہم جبکہ وہ ساری خلقت کا
 اصل پھر تو سارا امکان درہو گیا نہ تو وہ دکھ کہا سکتا ہے نہ دے سکتا ہے کیونکہ وہ سب کچھ جانتا
 ہے جیسا کہ ۲۴ زبور ۱۰۱ آیت میں لکھا ہے کہ یہ وہاں ہے جو ان کے دونوں کا بنانے والا ہے

درج دونوں کا بنانے والا ہے تو سارے کاموں اور ارادوں کا جاننے والا ہے اور جب وہ نیکو
اصل ہے تو لاہوریشی کی کلیسا کی بابت وہ کہہ کھا نہیں سکتا ہے +

۱۵ (۱) گرم سے مراد ہے مسیح کی محبت سے بہرہ ور اور سرد سے مراد ہے اُس سے خالی ہونا - غزل ۱۵ - آیت
الاعتراف ۴ باب ۶ - آیت میں عشق (اصل میں محبت) اُگ کھلاتی ہے - شیر گرمی کیا ہے - گرمی
بہی ظاہر ہوتی ہے اور سردی بھی معلوم پڑتی ہے - شیر گرمی وہ ہے جو معلوم نہیں ہوتی ہے -
ان حقیقتا سردی ہے پر معلوم نہیں ہوتا کہ سرد ہے یا گرم - اکثر دن نے سمجھا کہ یہ درمیانی حالت
ہے نہ سرد نہ گرم یعنی نہ مسیح کے بالکل مخالف اور نہ بالکل دوست مگر جبکہ مسیح کہتا ہے کہ کاشکے
تو گرم یا سرد ہوتا تو اگر اسکا مطلب درمیانی حالت ہو تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسیح اُس کو جو قد رے
اسکا دوست ہے کہے کہ کاشکے تو بالکل سرد یعنی میرا مخالف ہوتا - کیونکہ بالکل مخالف ہو جانا
سے درمیانی حالت تو بہتر ہے اور جو لوگ مسیح کی محبت سے خالی ہیں اور اپنی اس تہی دستی کو جانچو
ہیں اور اُس حالت سے دکھ پاتے تو میں جیسا کہ سردی سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے پس انہی حالت
بہتر ہے ان سے جو غافل ہیں اور اپنے تین جانتے نہیں کہ کیسے ہیں - چنانچہ خداوند نے بھی کہا
کہ مبارک وہ جو غریب ہیں ، حالانکہ اُن سے بہتر دے ہیں جنہوں نے حقیقی دولت پائی - ٹھیک
اسی طرح بیان بھی کہتا ہے کہ مبارک دے جو سرد ہیں یعنی جنکو اپنی سردی معلوم ہوتی ہے حالانکہ
زیادہ مبارک دے ہیں جو گرم ہیں اور سردی کے مبارک حالی آخری فقرہ سے ظاہر ہے - کہ
شیر گرم کو مسیح اپنے منہ سے نکال پھینکنے پر ہے اور اس سے نفرت رکھتا ہے +

(۱۵) میں مذکورہ شیر گرمی کی تفسیر ہے - کہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں ، بہرہ مند ہوں ،
اپنے حال کو نہیں پہچانتا ہے کہ تیرا کیسا بُرا حال ہے جو نتیجہ اپنی آلودہ دماغ سے ہم تہی ہے مسیح
۱۱ باب ۱۰ - آیت میں دولت سے مطلب ہے روحانی دولت - یہی ہی بیان روحانی
دولت کا مطلب ہے - اور اُس کا حال اُس فریسی کا ساتھ جس نے کہا کہ میں شکر کرتا ہوں کہ میں
ایسا نہیں اُنچ پر ایسوں کی بابت مسیح نے کہا (کہ دے چکے چنگے ہیں) یعنی اپنے تین
بے چارے جانتے ہیں - پھر - (جس کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں ہم بینا ہیں) -
جس کی نسبت خود مسیح نے فرمایا تو خدا ۹ باب ۴۹ - آیت میں کہ تمہارا گناہ بنا رہا ہے ایسوں کی

اصلاح کو ہرگز نہیں مانتا ہے۔ یہی حال دان کے کلیسا کا تھا۔ اس لئے مسیح پہ بات کہتا ہو کہ میں قبضوں کو پیار کرتا ہوں، انہیں کو تنبیہ کرتا ہوں اور سچے ہی تنبیہ کرنا محض بیاہنگ کے سبب ہے۔ یہ اس لئے اس کو بڑا زمانہ بلکہ پذیر کر۔ واہ! کیا ہے عجیب محتسب جو پتہ تائید غرض بیچنے میں اس کی اصلاح کو پذیر نہیں جانتے ہیں اُن سے بھی کہہ دیتا ہوں کہ اگر یہ مسیح کی طرف سے ہے تو اس کے لئے یہ عاقلانہ ہے کہ وہ محبت کے لئے اس کی ملامت نہ دے کہ اس کی ملامت ضرورت ہے کہ اس کی ملامت ہی کرے اور بے ملامت نہ دے۔ پس جب ہم اس کی ملامت کے شنوائی نہیں ہوتے تو وہ ہم کو تنبیہ کرتا ہے مگر تو اس ملامت کو اور نہ تنبیہ سے یہ خواہ مخواہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا فائدہ و فائدہ ہی ہو سو اس لئے وہ کہتا ہو کہ تو بھی اپنا کام کر اور اپنی خود مختاری کو کام میں لا۔ اسی حال میں مسیح کی ملامت اور تنبیہ مفید ہوگی نیز کہ اپنی شیرکری سے تو بہرہ کچھ کا پہلا قدم ہے کہ اپنی سردی پہچانے +

(۲۰) اس کی اصل جگہ غزل ۵ باب ۲ سے ۶۔ آیات تک ہیں خصوصاً ۲۔ آیت۔ اور جو مسیح کی آواز کے شنوائی نہیں ہوتے اُن کا حال باقی آیات میں مذکور ہے۔ اس کھٹکناٹے سے مراد وہی ملامت اور تنبیہ ہے اور مسیح کی جو محبت ۱۹ دین آیت میں دیکھ چکے وہی اس آیت میں یہی ہے کہ وہ ہمارے دل کے دروازوں پر کھڑا ہو کہ کھٹکناٹا ہے (اگر میری آواز سُنئے) اس سے مدد ہو جائے کہ مسیح نہ صرف کھٹکناٹا ہے بلکہ ساتھ ہی دلہن بھی ہے کہ میں ہوں اب دل میں۔ یاں گندتا ہے کہ جب مسیح کھڑا ہے اور اندر آنا چاہتا ہے تو کہ دن خود دروازہ نہیں کھول لیتا۔ نا کہ اندر آ جاوے مگر یہ خیال تو آدمیوں کی تہذیب و اخلاق سے پیدا ہے کہ جاننا اندر آوے (میں کھانا لکھا لنگا) ہمارے دل میں کون سی ایسی چیز ہے کہ جبکہ وہ کھانا چاہتا ہے؟ وہ ہماری محبت ہے جس کو وہ اپنی خوراک بنانا چاہتا ہے۔ اور دستور یہ ہے کہ جب کوئی کسی کے گھر جاتا ہے تو اُس کے پاس سے کھانا ہے اپنے پاس سے نہیں کھاتا، مگر جب مسیح ہمارے پاس آتا ہے تو نہ صرف ہمارا کھانا بلکہ

ہم کو اپنے باج کہلاتا ہی ہے ۔ اسودہ کرتا ہے غزل ہم باب آخری آیت اور ہ
باب ۱۔ آیت کی حرف اشارہ ہے اور غزل ہ باب ۲۔ آیت میں ہی لکھا ہے کہ دونوں
مقامین ہیں یکدوسرے کے گھر میں کھائے ذکر ہے بیت بیان اور یوحنا ۱۴ باب ۱
۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

باب چہارم

اس باب سے دو مطلب نکلے ہیں۔ اول یہ کہ یہ اُس حقیر کا جو م سے ۱۰ باب تک
ہے دیا جا رہا ہے اور دوم۔ ہم اس کو ساری کتاب کا دیباچہ کہہ سکتے ہیں اس باب کا خاص
مضمون اُس مکان اُس مکان کی آرائش کا بیان ہے۔ جس میں حاضر ہو کر یہ حنا حول
لئے یہ روزینیں رکھیں۔ کیونکہ۔ ویت کے لئے بھی خواب کی طرح مکان ضرور ہے۔

اس لئے یہاں پہلے شمس مکان کا ذکر آیا، چنانچہ، روتین دیکھو گین۔ گو اُس مکان کے اسباب اثر کا ذکر آگے چکر گیا تھا، نصف سے زیادہ بیان جان تو آ رہا تھا۔ یہی وہی مطلب تھا ہے۔ جو اس آری کنار سے لیا گیا ہے جسے ہمیں اس کی تفسیر۔ ششون کا

اگر سواں چرخہ کیا مگر یہاں ہے کہ (میر تقی میر) آپس میں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر چڑھ جائے اور زمین آجائے گا ایک ہی مطلب ہے۔ کیونکہ روح میں آجائے سے زمین شیار غایب ہو جاتی ہیں اور آسمانی چیزوں کی طرف نظر کھل جاتی ہے خرقیل باب ۱۰۳ - آیت میں لکھا ہے کہ آسمان کھل گیا اور تیسری آیت میں یہ تفسیر ہے کہ کام پہنچا جیسا کہ پہلے باب میں لکھا ہے کہ میں - روح میں آیا وہ جسے ہی بیان مرقوم ہے اس کا جب یہ ہے کہ ان دور ویتوں کی علیحدگی ظاہر ہو اور معلوم ہو جاوے کہ ان دونوں کو تینوں کے بیچ میں یوحنا اپنی اصلی حالت میں گیا تھا۔ آسمان کی جو کیفیت اس باب میں بیان ہوئی ہے یہی کیفیت ہمیشہ آسمان کی نہیں رہتی ہے۔ مگر یہ ایک معین وقت کے موقع کا بیان ہے جو گویا کچھ ہی گئی ہوئی ہے جس کا منصف خد و مذہب و بزرگ لوگ اُس کے ارد گرد و شہر میں اسی طرح اساطیل ۲۲ باب ۱۹ - آیت میں ہے کہ خداوند تخت نشین ہے اور سب بزرگ اوس کی خدمت میں اسناد دہین و انبال ۱۰ باب ۱۰ و ۱۱ میں ہی عدالت کا ذکر ہے ۹ - آیت میں قہجورے تختوں کے لگائے جانے کا ذکر ہے اور جیسا کہ و انبال میں مذکور ہے کہ تخت خدا باپ کا ہے اور ابن آدم اُس کے پاس آیا۔ اسی طرح یہاں یحییٰ بن خدا باپ کا ہے جیسا کہ ۳ باب میں اور ۵ باب میں ذکر ہے کہ ابن آدم اُس کے پاس آیا برعکس اس کے خرقیل ۱۱ باب ۲۶ - آیت میں ابن آدم ہی تخت پر بیٹھا ہے +

(۱۰) یہ تخت بشم اور یحییٰ کی مانند ہے - بشم کیلئے ہوتا ہے جیسے ۲۱ - ۱۱ میں - بشم سے مراد جلال اور یحییٰ سے جو سرج رنگ کہہ سکتا ہے مراد غضب ہے - خرقیل ۱۱ باب ۲۶ - آیت

اور باب ۱۔ آیت میں خدا کی جو صورت دکھائی دی وہ اوپر سے نورانی اور شہیے سے
 آتش کی تھی۔ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر جگہ کیساں نہ تھی۔ یہی خیال ہم بیان کر سکتے ہیں کہ اوپر
 یسٹم کی اور نیچے یسٹم کی تھی۔ اس سخت کے گرد وہنگ کی صورت تھی وہنگ خدا کے
 افضل کے گرد کا نشان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا کہ عبادت جو ہونے پر ہے اگرچہ اوپر سے نور
 نور غصہ بن گیا، اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔
 اور اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔
 عبادت کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔ اس پر ہر جگہ کے لئے نور ہے۔
 جو بہتر ہے۔ ہر صوم ہوتا ہے کہ خدا نے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کہ ایسا وقت آتا ہے کہ جس
 میں بادل دور ہوں جائیں اور خدا کے چہرہ کی روشنی جلوہ گر ہوگی خرقیل باب ۷ و
 ۸۔ آیت میں ایسا ہی بیان ہے اور یہ عباد۔ ۷ باب ۷ سے ۱۰۔ آیت تک اس مقام
 سے بہت ملتا ہے اب اس میں اول مطلب تو امیری پر تھی کہ امیری کا طوفان میں ٹھہر لایا۔
 پر اب نیچے تھمت۔ تھمت عبادت ہے کہ تھمت پر فضل کر دیا اور ہر جگہ کے چہرہ رون گا۔ یہ وہنگ
 امیر تھمت اس کا مطلب تو نہیں ہوگا بلکہ بالکل سبتر کردہ وہ وہنگ کی مانند ہوتی۔ بلکہ یہ رنگ
 اس میں نہ رہا۔ روشن تھا۔ ہر سبتر رنگ آنکھوں کے لئے فائدہ بخش ہے اور اس سے
 خدا کی برکت اور نرمی اور مہربانی ظاہر ہوتی ہے اگر ہم ہمیشہ خدا کے غضب اور جلال ہی کو
 دیکھتے تو اس کی برداشت کر سکتے ہیں اس کے ساتھ اس کی نرمی اور مہربانی ہی میں ملنے
 ملتا ہے۔

آیت ۱۱۔ یہ بڑا دل نوا ہے؟ بلا شک یہ کلیا ہے کیونکہ پورا نے عہد نامہ کی کلیا یعقوب
 نے بارہ بیٹوں کی بنیاد پر بنے ہوئے تھے اور نئے عہد نامہ کی کلیا بارہ رسولوں کی بنیاد پر
 مگر یہ اس کا مطلب ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ ان حرف ہی جو جس میں بلکہ اس کا یہ مطلب
 ہے کہ وہ ان کی بنیاد پر بنے ہوئے تھے اور نئے عہد نامہ کی کلیا کے دکان میں جگہ کلیا نے
 اپنا نامہ رکھنے سے پہلے ان کے وسیلہ سے کل کلیا میں ان حاضرین۔ اس کا مطلب یہ ہے
 کہ ان کی کلیا کی بنیاد کے لئے عہد نامہ کی بنیاد پر ہر جگہ میں نہیں بلکہ کلیا کو اپنی عہد نامہ

نہار ۱۵ اور ۱۶ میں جو گیت ہے وہ موسیٰ کا گیت کہلاتا ہے پُرانے عہد نامہ میں موسیٰ کے دو گیت ہیں ایک تیسرے حد باب ۱۷ اور ۱۸ میں گیت میں اشارہ ہے مخرج ۱۵ کی طرف وہ گیت اُس وقت گایا گیا جب خدا نے بنی اسرائیل کو بحرِ کرم کے پار اُبلاتے سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر انہوں نے یہ گیت گایا اور اُس وقت خدا کی عدالت خدا کے دربارِ ظاہر ہوئی سو اُس وقت ساری عدالتوں کے سمندر سے یار ہو کر کھڑے ہونے لگے کا جو دایا با میں مذکور ہے +

۱۷ شیشین کا اس سے مطلب ہے عدالت کا نام ہے چنانچہ ۱۵ اور ۱۶ میں یہی بے لفاظی کی کہ درستان میں نہیں (بلور کی مانند) جیسا کہ سمندر سے خدا کی عدالت بنی اسرائیل کی حمد و ثناء ثابت ہوتی ہے ویسے ہی ہمارے اُسکی خرد کا کی نکلتی ہے ترقیوں اباب ۱۲ آیت میں بلور و ہشت انگیز مذکور ہے حقوق ۳ باب ۱۲ آیت میں اُسکا تیرا کہلاتا ہے آج میں نے خدا کے لئے تیرا تو میں ڈر گیا اپنے لئے تو نہیں پر ساری دنیا کے لئے ۱۵ اباب ۳ و ۴ آیتوں میں ان تشبیہات کا مطلب صاف لکھا ہے +

یہ سمندر جو خدا کے تخت کے سامنے ہے اگرچہ دنیا کے لئے خوفناک اور ہیبت ناک ہے پر کلیسیا کی تسلی کا باعث ہے اور کلیسیا کو چاہئے کہ اپنا سارا غم اُس میں فروغ کر دے (چار جہاندار تخت کی پیچ) البتہ میں تو تخت کے نیچے مگر ایسے نیچے ہیں کہ تخت کے نیچے تک پہنچی ہوئی ہیں یعنی ایسے نہیں کہ ایک کنارہ پر ہوں بلکہ پیچ تک اس طرح وہ سراسر اُس کے نیچے ہونگے اور باہر کطرف سے ہونگے ہوئے ہونگے۔ خرقیل اباب میں بہت طویل بیان ان جہانداروں کا ہے چنانچہ ۵ آیت سے ۱۲ آیت تک چار جہانداروں کا مطلب یہ ہے کہ جیسا ۱۲ بزرگ کلیسیا کے دکلاہین ویسی ہی یہ چاروں جہاندار زمین پر کی کل اشارہ اور اقوام کے دکلاہین۔ اُنکے تخت کے نیچے ہونے سے یہ مطلب نکلا ہے کہ زمین کی ساری قوتیں خدا کے تخت کے نیچے ہیں + اور خرقیل اباب ۱۶ آیت میں ابن آدم کا تخت ان کے سر پر دکھائی دیا اور پاکیزہ ظہن جو کہ وہیم ہے اُن کے اوپر خدا کا تخت تھا۔ ابن سب کا مطلب یہ ہے کہ سب تاداروں نے اوپر خدا کا وہ ہے یہ کلیسیا کے لئے ثابت تسلی ہے + مشہور کہ جو اُس

آگ ہے وہ سب کا مالک ہے اور سب کچھ اسکے اغت ہے۔

جاندار اکی تعداد چار اٹھے ہے کر زمین کی چار سمتیں ہیں۔ مارون ستون کے دو گویا سرکل ہیں (آنکھوں سے بظاہر پوریا) آنکھ کا مطلب ہے خاک کی روشنی کی قدرت تو آنکھوں سے بہرہ ور ہونے کا مطلب ہو گا کہ خدا کی قدرت کی تاثیر تمام خلقت میں ہے خرقیل ۱۰۰ باب ۱۰۰ اور ۱۰۰ آیت میں مستحق اور اگر وہ بیکار نہ رہے۔ جبکہ مطلب بیکار اور بددعا ہے۔ اور ان دونوں کا مطلب وہی ہے جو یاد دونوں سے ہے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ہے۔

۱۰۰ آیت میں جانداروں کے تشبیہ۔ تشبیہ صرف ان کے منہ کی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہ کے سوا ہے۔ اور ان کے جسم کا تھا اس تشبیہ کے معاون چند دلائل ہیں۔ اول یہ کہ حدیث باقی تین جانداروں کی بات لکھا ہے کہ فلان کا منہ شیر کی مانند وغیرہ ویسے شیر کے جاندار کی بات نہیں لکھا ہے صرف لکھا ہے اُس کا منہ آدمی کا سا تھا۔ جس سے یہ نکتہ ہے کہ ان تینوں کے منہ حقیقتاً شیر وغیرہ کے نہ تھے صرف ان کی مانند تھے پر ہی کسی اور کے۔ اور اُس تشبیہ کا منہ چوہا کی کا منہ تباہ نہیں کہ کسی اور کا ہو کہ آدمی سے تشبیہ دیا گیا ہے۔ پھر ۱۰۰ آیت میں لکھا ہے کہ جانداروں نے سجدہ کیا تو بار بار وہ خود ایسا کرنا آدمی کے سوائے۔ اور ان کا شکل بالحوال ہے دویم یہ کہ کتاب سے بیکر مکاشفہ انسان کا بیان کہیں نہیں ہوا کہ وہ صرف جانداروں کے حامدین سے ہے بلکہ ان کا سر کر کے مذکور ہوا پس اگر ہم مذکورہ بالا تفسیر کو قائم رکھیں تو بائبل کا بیان بھی انسان کی بابت اس کو مطابق ملتا ہے جس سے انسان لی سر دایہ بھی قائم رہتی ہے۔ درہ نہیں۔ بعض مفسرین نے سمجھا کہ شیر برہتی ہے اور بیل مارگ ہے اور آدمی اتا ہے اور عقاب پوہتا ہے ان چاروں میں سے یوحنا تو اس نام کا ٹھیکہ مذہق ہے۔ یوحنا جیسا کہ عقاب آفتاب کی طرف اور ڈا ہر دیا ہی یوحنا آفتاب صداقت کی طرف بہت۔ ایک اور ڈا ہر ہے چنانچہ پرانی کیسیا میں یوحنا بھی نام تھا۔ پر باقی تینوں پر یہ نام صادق نہیں آتے ہیں +

شیر کے شاہ کی گویا۔ کرب و زندون سے عہدہ اور افضل تر ہے اور بیل کا بھی

سے عمن اور آدمی سب جائدارون سے بزرگ اور عقاب سب چمکدارون سے
تیز پرواز ہوتے ہیں۔

(۱) (ان کی چھ پر تھے) جیسے یسایہ - ۶۰۔ آیت میں مذکور ہوا - کہ صرافیم کے چہ چہ پر
تھے اور ان کا سبب بھی وہاں ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے اپنے منہ پر ادب کو سبب
ڈالنے تھے اور وہ پورے اپنے پاؤں کو بربسبب پستی اور عاجزی کے اور دوسے اوڑھتے تھے
تار خدا کے احکام بجا لایں -

اگر دیکھو اگر دائرہ اندر اس کا مطلب وہی ہے جو - آیت میں مذکور ہو چکا ہو تاکیدی کے
- مکرر الفاظ سے لگنے اس تائیدی کے - - - - کہ - - - - ت کو جو بی سجدہ کیا کہ وہ
جو خدا کی قدرتوں سے بہرہ ور ہیں وہ اس قوتِ نوبتِ بندہ خدا کی حمد و ثناء کے کام میں صرف
کرتے ہیں ۱۹ زبور اور ۲ - آیات میں بھی مطلب ہے کہ خدا کی خلقت بلا نا خدا اس کی حمد و ثناء
کے کام میں مصروف رہتی ہو یہ اس کا شغل خواہ مخواہ کی بات ہے کہ آپ سے آپ اس کو سبکی
حمد بیان ہوتی ہے -

قدوس قدوس قدوس (الح) اس کا اصل مقام بھی یسایہ - ۶۰ باب ہر لینے خلقت کے
حال ہی سے خدا کی قدوسیت نکلتی ہے - اور یہ مرجع خوان اندر و خدا اب خدا سے مخاطب
نہیں بلکہ خود ایک دوسرے سے یہ کہتے ہیں کہ قدوس وہ ہے جیسا ۹۹ زبور ۳ و
۵ و ۹ - آیتوں میں تین دفعہ قدوس آیا ہے - پس جبکہ وہ قدوس ہے اور خلقت بھی
اس کی مقرر ہے تو ضرور ہے کہ آخر کار وہ ظاہر بھی ہو اور کلیسا کو راہی دیوئے

(۱۰ و ۹) (اپنی تاجی نکوا و تار تے ہیں) اس بات کے اقرار کے لئے کہ ہماری
بادشاہت تیری بادشاہت کے سامنے بیچ ہے - جیسا مسیح مسیح لکھتا ہے کہ
جب ہیرو داؤ گھٹ قیصر کے پاس روانہ میں گیا - تو روانہ میں پہنچتے ہی اس نے اپنا
تاج اتار دیا،

(۱۱) جب جائدارون نے تعریف کا گیت گایا تو خدا سے مخاطب نہیں ہوئے مگر چہ بزرگ
بزرگ خدا سے مخاطب ہو کر یہ کہتے ہیں کہ "تو لائق ہے" لینے اس حلال ہانے کے تو

کا چہرہ لے والا ہو گا۔ کیونکہ یوحنا ہی تو ایسے روایا کلیسیا کا بڑا خطرناک حال تھا اور لوگ اس پر
 جبر کرتے تھے اور چاروں جانب سے اُس پر لڑتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ اب کلیسیا نیت چوڑی کر
 لے گی کہ خدا کا ارادہ اس سے کچھ بھی معدوم نہیں ہوتا تھا پس چندان حیرانی کا باعث نہیں کہ یوحنا بول
 اس ماجرے کو دیکھ کر رو پڑا۔ یوحنا کے ان انوفون کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو یوحنا
 کی اس سخت دشمنی سے واقف ہیں۔ اور جو کچھ کہیں کہیں ہے اور نہیں ہوتا
 وہ نہیں ہیں اور وہی شخصیت ہی ہے جس نے ایک مسیح کا سبب لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ
 کی کتاب انوفون سے لے کر آج تک کی کتابوں میں جو کو ساتھ لکھی ہیں وہ سبھی میں یہ واضح ہے کہ
 کتاب کو کہو لکہ یوحنا اور کلیسیا کے انوفون کو یوحنا ہی کام نہیں اور ہر وقت خداوند اپنے رنج کے
 وسیلے ہر ایک کلیسیا اور ہر قوم بھی کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔

(۱۰) (بزرگن میں سے ایک نے کہا امت ڈس آئج) اگرچہ مسیحی اپنی کم ایمانی کے سبب سے
 توراہ پر عموماً کلیسیا کا ایمان کہی جاتا نہیں رہتا (۱۱) شیر جو فرقہ یہود سے
 ہے) پیدائش ۵ باب۔ ۱۰ میں جب یہودہ کو شیر پر سے تشبیہ دی گئی تو کیا تب ہے کہ
 شیو کو جو اس سے نکلنے والا تھا۔ اس سے تشبیہ دی گئی (۱۲) (اڈا کی حل) اول مطلب تو یہ ہو گا
 کہ وہ داؤد سے پہلے تھا یعنی اپنی اہست کے۔ وہ سے پہرہ کہ جب داؤد کا درخت کٹ گیا تو ایسی جڑ
 سے وہ درخت پہرہ رہا ہو اسلئے وہ دو سر داؤد کہلاتا ہے یعنی داؤد کی جو بادشاہت موعودہ
 تھی سو اس سے کبھی قائم نہیں ہوتی بلکہ ایسی سے ہوتی۔ اور یسعیاہ۔ ۱۱ باب اور۔ ۱۱ آیت
 میں وہ ایسی کی اصل کہلاتا ہے (۱۳) شیر پر غالب ہوا کہ کھولے) اس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے لڑائی کرنی پڑی کیونکہ جب تک غالب نہ آیا تب تک اس کو کھول سکا
 اعدیہ نہیں کہا کہ چونکہ وہ قادر ہے اس لئے کھولے گا بلکہ کہا ہے کہ غالب آیا تو یہ غلبہ اس لڑائی
 میں ہوا جو اس کی موت کے وقت ہوئی جسکی طرف اشارہ کر کے اس نے ۳ باب میں کہا کہ میں
 غالب آیا۔ پہرہ قد اس کا مطلب نہیں ہے کہ جب تک وہ غالب نہ آیا تب تک میں فتوے کو جانتا
 نہ تھا۔ مگر یہ کہ جب تک غالب نہ آیا تب تک کلیسیا پر ظاہر نہ کر سکا۔ اور اس سے نہ سکتے
 کا باعث اس کی ناقصی نہیں۔ بلکہ ہماری کم زوری ہی۔ گویا اس لڑائی سے

”سے اگر فتوٰوں کے حکم کو اپنی کلیسیا کے لئے کیا جیسا کہ اُسکی آخری باتوں سے جو یوحنا
۱۶ باب ۱۷-۱۸-۱۹ میں مندرج ہے کہ اگر میں جاؤں تو تسلی دینے والا آؤں گا
اور زیندہ کی باتیں نکالتا دیکھا جائے گا۔ اور یہ کہ وہ جو وہیں کو آئیں
وہ میرے ساتھ ہوں۔“

ہے حد کا وقت۔ یعنی خدا اور کھانیا کے بیچ میں درمیانی جہ کے وہ دکھائی دیا۔ اور یہ بات قابل
 سوچ کے ہے کہ جب اس بزرگ نے یوحنا کو مسیح کی خبر دی تو شیر بر کھا پر جب وہ خود دکھائی دیا
 تو بڑہ کی صورت میں دکھائی دیا جس سے وہ باتوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اول جلیبی یعنی اگرچہ
 وہ شیر بر کی نند زور آ رہا ہے پر تو یہی بڑہ کی طرح حلیم ہے و دیم یہ کہ بڑہ کو دیکھتے ہی اُس
 قربانی کا خیال آتا ہے کہ جس کے سبب سے اسکو یہ غلبہ حاصل ہوا یعنی فوج ہونے سے اُسکو
 یہ غلبہ ملا۔ اور یہ دیکھنا کہ یہ مذبح برہہ استیادہ دکھائی دیا تو بھی اُسکے فوج ہونے کا کوئی نمکوی
 نشان ہنوز باقی ہے مگر معلوم نہیں کہ یہ کیسے نشان تھے شاید وہ پانچ گھاؤ جو اس دنیا میں
 مسیح نے کھائے یوحنا نے دیکھے ہوں۔ یوحنا بھی اس بات کو صرف شبہا بیان کرتا ہو گا گویا
 بیچ کیا ہوا (خدا کی سات روحیں ہیں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی روح کی
 جتنی تعداد میں اور تاثیر میں ہیں وہ سب بڑہ کے اختیار میں ہیں روحوں کا انچھون کے ہتھار
 سے بیان ہوا ہے۔ جیسے ۲ تواریخ ۱۶ باب ۹۔ آیت ۱۱ کی انجیلین دورتی پھرتی میں وغیرہ اور
 ۱۰-۱۱ باب ۱۰-۱۱ آیت ۱۰

۱۰۸) اچا سون جاندار گری (خدا کا تخت اُن جانداروں کے اوپر تو تھا پڑا چڑھ کر موقوف نہیں تھا۔ ورنہ وہ کیونکر گر سکتے؟ اس سے ایک بات نکلتی ہے کہ خدا کسی پر موقوف نہیں اگرچہ سب کا اُم ہے پس بے آگاہ ہے۔ کہاں گرے؟ تیرہ کے مرنے۔ اس سو صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہیں نے تیرہ کو خدا مانا کیونکہ چوتھے باب میں لکھا ہے کہ انہوں نے اُنکو سجدہ کیا جو تخت پر بیٹھا ہے اور وہ خدا ہے اُسی طرح اب تیرہ کے سنانے کے سن گئے ہیں کیونکہ انکو بھی خدا جانتے تھے اور اس آیت میں بر بعد اور پیاوین کو نیز گون سے متذہب کیا ہے

سجدہ مکہ نے میں دو نو شریک تھے یعنی جاندار اور بزرگ اور کتاب کا سہرا جانا تو کلیسا کی خوشحالی اور تباہی مندی کا نشان تھا یہ جاننا بھی یکہ باکی خوشی میں شریک ہوتے ہیں کیونکہ کلیسا تو موجود ہے اور جب کلیسا کی خوشحالی ہو تو جہاں تمام حالتیں کی خوشحالی ہوتی ہے اور یہ بزرگ سفارش تو نہیں کرتے ہیں جیسا بعض سنی بھائیوں نے تو حور کہ یا جو پناہ کی دعا دے گا وہ پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مقدسوں کی دعاؤں کی بانی راہیں۔ نیز کہ وہ مقدسوں کے زیادہ ہو سکے ان کو پیش کرتے ہیں اور مقدسوں کی دعاؤں کو انکر بھی اس لئے ہے کہ کلیسا کا حال بہتر ہے جسکی خاطر یہ کتاب لکھی گئی سو اسی بہت عالی کے سبب سے کلیسا دعا مانگتی ہے ۔

(۹) دعاؤں کو بخور سے تشبیہ دی گئی اسکا خاص سبب ۱۰۱ ذبورہ میں ہے جسکے ادب پاک خیر میں بیشہ بخور چھایا جاتا تھا ۔ نیز وہ نویس سنہ اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ بخور کیا ہے ۔ یعنی دعاؤں گر ان بزرگوں کے ہاتھ میں نہ صرف بخور دان ہے بلکہ برہم بھی تھی ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کلیسا کتنی ہی بہت عالی میں غرق کیوں نہ ہو وہ صرف دعا ہی نہیں مانگتے بلکہ ستائش بھی کرتی ہے چنانچہ فلسفی ہم باب ۱۰ آیت میں سول فرماتا ہے : صرف خدا کے حضور ہماری دعا ہونی چاہئے بلکہ شکر گزاری بھی ۔ اور اگر ہم بخور خدا کے سامنے نہیں جلاتے ۔ یعنی دعا میں نہیں مانگتے تو ہماری برہمیں فضول ہو گیا چنانچہ ہمیں یہ اگر ہم برابر دعا مانگتے رہتے ہیں ۔ تو گو دعا مانگنے کے وقت پر بطریقے شکر گزاری سامان کچھ نذر دے تو بھی برہم کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہئے بسا احواد رکھو ۔ جزو یہ کام میں آوے گی یعنی خدا ہماری دعاؤں کو قبول کر لیا اور ہم کو شکر گزاری کا موقع دیا ۔ پس چاہئے کہ دعا مانگتے وقت بھی شکر گزاری کے لئے مستعد رہیں ۔ اس طرح سے یہ بزرگ دعا میں تو مانگتے تھے پر شکر گزاری کے لئے بھی مست نہ تھے بلکہ ان کی برہمیں طبعاً متعین ۔ پس ان کی برہمیں کام میں آئیں کیونکہ جب ہم نے اس کتاب کو کہو لیا تو وہ آیت میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک نیا گیت گایا ۔ اور یہ گیت نیا چلے ہے کہ اب تیرے رحمت آئیں ہوئی اور از سر نو وہ خدا کی وفاداری سے آگاہ ہو کر ۹ ۔ اور ۱۰ دین آیات میں بزرگوں کا گیت ہے ۔ جس میں سے ۱ میں تو مفعول جمع مشک ہے یعنی ہم کو آج اور ۱۰ میں مفعول جمع غائب ہے انکو آج ہم دونوں انہی بزرگوں کے قول میں جو انہوں نے اپنے اپنے

ہے کہ خدا کی تعریف کریں اور اس کی تعظیم بجالاویں۔ اس مخلوقات کے گیت میں یہی بلحاظ
ان کی سمتوں کے چار مبارکبادیں مذکور ہیں +

جب یہ ستائش کی آواز دنیا کی حد تک پہنچ گئی تو اے آیت میں جاذبوں نے یقین کیا اور
بزرگوں نے سجدہ کیا اور وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ جیسے ہمیشہ رہتے ہیں +

باب ہشتم

۱۱، ہم پانچویں باب میں اس کا کچھ بیان کر آئے ہیں۔ یہاں اس باب میں مذکور ہیں اور
جنہیں یوحنا رسول نے مہرؤن کے توڑے جانے پر جمعے دیہاتوں کا مطلب تو وہ بیش
وہی ہو گا جو اس کتاب کا مطلب ہے جسکو پڑھنے لے لیا۔ لیکن یہ ذیل امر تا چاہئے کہ جو کچھ
اس کتاب میں تلمیح ہو وہ قطعاً بلفظ اس باب میں یا اس کے ابواب میں مندرج ہے اور یہ بھی نہیں
حیال کرنا چاہئے کہ مہرؤن کی تعداد کے نوشتے سے حساب سے کتاب کے حصوں کا بھی
انکشاف ہوتا گیا یعنی جب ایک مہر کھل گئی تو کتاب کا ایک ساتون حصہ کھل گیا علیٰ ہذا القیاس
کر یہ کہ جب تک کل مہرؤن توڑی نہ گئیں تب تک وہ کتاب مطلق نہیں کھلی نہ یہ کہ اس کے
باقی حصہ بند رہے بلکہ یہ کہ کل کتاب ساتون مہرؤن کے کھلنے تک بند رہی کیونکہ ایک مہرؤن کے
کھلنے سے بہت صفحہ اسرار اس کتاب کا کھل گیا اس طرح سے ساتون تک ہوا جب ساتون مہرؤن کھلی
تو بالکل اس کتاب کا مطلب ظاہر ہو گیا +

کتاب کشاف کے تفسیر کرنے میں جو اختلاف مفسرین میں واقع ہوتے ہیں اور ہوئے
ہیں سو اسی باب کے اخذ سے شرح ہوتے ہیں بیان تک تو سب متفق المراد ہیں ہیں
باب سے کتاب کے آخر تک چند اقسام کی تفسیریں لکھی گئیں۔ ان میں سے کئی ایک کا تاہوڑا
سایان بیان کیا جاتا ہے +

پہلے قسم کے دس لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ بیان کے آخر تک تواریخ کے طور پر ایک پیشگوئی ہے۔ اور یہ تواریخی حال جس سلسلہ اور ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اسی سلسلہ سے وقوع میں آنے والا تھا۔ ایسے لوگوں کی تفسیر تین قسم کی ہے اول قسم وہ ہے کہ جس کے مفہور یہ سمجھتے ہیں کہ مکہ شفعہ کے آخری دو تین یا تین کے سوائے اور کچھ ہٹاؤ کہیں کو پہلے زمانہ میں ہوئے۔ دوسری قسم کے دس ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہ بکچر ہنوز ہونے والا ہے جس میں سے کچھ بھی نکال دینا ہوا۔ سوم قسم کے دس ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہ حجاز رسول کی وقت سے قیامت تک سلسلہ دار اُن سب واقعات کا بیان ان اہد اباب میں پیشین گوئی کے طور پر ہے جو ہونے والے ہیں۔ البتہ اگر بھلی اور دوسری قسم کی تفسیر کو مانیں تو ہمارے لئے ثبوت ہی کم فائدہ اس کتاب سے ہوگا۔ مگر تیسری قسم کے برخلاف بھی چند اعتراض ہیں +

۱۔ یہ کہ اگر اس کتاب کا ایسا ہی حال ہوتا تو ہر ایک زمانہ کے مسیحیوں کو اس کتاب کے ایک چوڑے سے حصہ سے فائدہ ہو سکتا باقی کتاب اُن کے لئے حاصل ہوتی +

۲۔ یہ البتہ دانیل میں تواریخ کے طور پر پیشین گوئی ہے مگر بائبل کی اور کسی کتاب کا یہ حال نہیں ہے۔ پر دانیل میں بھی اکثر وہ میں مسموم ہے کہ بہت واقعات غیر صادق آسکتے ہیں +

۳۔ یہ کہ پیشین گوئی کی تواریخ کے طور پر بخوبی تواریخ ہی کی پیشین گوئی ہونے سے چنداں شاہدہ نہیں ہوتا ہے اور بائبل کا اصل مطلب اس طریق سے نہیں نکلتا ہے +

۴۔ یہ کہ جو لوگ اس رائے کو ماننے میں آگے چاہتے ہیں کہ جو کچھ اس میں پوسا ہو چکا ہو اسکو تواریخ کہیں سے ثابت کریں تاکہ آئندہ کے لئے ثبوت کامل پاتھ آویں البتہ وہ اعتراض کے منبع کر نیکی کوشش تو کرتے ہیں نیز تواریخی واقعات سے اسکا مقابلہ کرتے ہیں مگر اُن کی اس تحقیقات میں عین نقص پیدا ہوتے ہیں۔ اول نقص یہ ہے کہ کہیں کہیں اس رائے والوں کو اس کتاب کے بعض فعلی مسنون کو بالکل چھوڑ دینا پڑتا ہے اور صرف دعوے و محامدات کے مخالف ترجمہ کرنا پڑتا ہے اس کی ایک مثال ۱ باب ۸۔ آیت میں ہے ولین نصیبا نفعی ترجمہ کرنا (زمین کی چوتھالی پر) مگر جب اس بات کو ثابت نہیں کر سکتے ہیں کہ کب

میں نے گزشتہ ہی واقعہ پر توجہ دی کہ میں نے (زمین کے چار حصوں پر) زمین کو چار حصوں پر چٹاؤں میں لے کے مشہور مفسر کہتے ہیں کہ اب ہم اس کتاب کو باب ۱۱ باب ۱۲ میں اپنے اس نکتہ کے واقعات ہم پر گزر رہے ہیں +

۱۰) ہیں اگر یہ راستے درست ہے تو یہ ضرور ہے کہ تواریخ کے اہم واقعات ضرور اس کتاب میں مندرج ہوں مگر اس راستے والے اس مشکل کو حل کرنے کی خاطر کسی اور شہور اور نامی واقعات سے تو دور گزر کر تین تین اور کچھ نئے عوض بکلی نئے، اور نامی کو پیش کرتے ہیں +

۱۱) اگرچہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ سلسلہ دار اس کی تفسیر کریں مگر تو بھی اپنے اس مقصد کو نہیں چھوڑنا چاہتا ہے۔ اور سلسلہ کے انتظام میں نہایت غلط طالع ہوا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اس کا ۱۱-۱۲ باب سے پہلے پورا ہو چکا اور ۱۳ اور ۱۴-۱۵ باب کے ساتھ ہی ملنا چاہئے تو تین کا سلسلہ شکیاکہ پنجاب اب بہان تک پہنچے اول قسم کی راؤن کا بیان کیا اب ہم دوسری قسم کی راؤن کا بیان کرتے ہیں اس قسم کی تفسیر کے ماننے والے دے لوگ ہیں جو اسے ہیں کہ ۱۶ باب کے آخر تک کتاب کے جتنے جتنے ہیں یہ مختلف نہیں ہیں بلکہ ہر ایک میں اور کم و بیش اس کتاب کے ہر ایک حصہ میں لکھا گیا ہے کہ اس کی پیشین گوئی ہیں اور ہر ایک حصہ انہو کے قبل کے حصہ کی نسبت دیا و مفصل اس حال کو بیان کرتا ہے۔ یہ بھی خیال نہیں کیا جاتا ہے کہ ہر ایک حصہ میں لکھا گیا ہے آئندہ احوال سلسلہ دار لکھے ہوئے ہیں البتہ کچھ تو سلسلہ دار میں پر اکثر عام طور پر ہیں۔ کہ بار بار پورے ہونے والے تھے۔ اور اس میں سے بہت چھوٹے اور اکثر توجہ نہیں اور ہونے والے بھی ہیں۔ جیسا کہ زبور اور انبیاء کی کتابوں میں اکثر باتیں عام طور پر لکھی ہوئی ہیں ایسے ہی اس کتاب میں بھی ہیں +

۱۲) (چنانچہ ایک کو لکھتے ہوئے ملاحظہ) یہ مشکوک کسی طرف مخاطب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ غزیرہ کی طرف مخاطب ہے کہ کتاب ہے آ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اصل زبان میں لفظ آ۔ اور وہاں تا میں نے کی طرف مخاطب ہو کر متعلق ہوا ہے ۲۲ باب ۱۵ اور ۱۶-۱۷ میں اس کی کتاب میں غزیرہ کے ساتھ ہیں غزیرہ متعلق کتاب ہے کہ میں آتا ہوں غزیرہ لفظ خداوند کے ہے متعلق ہے۔

اس کا مطلب یہی ہوگا جو پول رسول کا خوار و میون کو نہ باب ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ تا چھٹی آیت
 ہے مخصوص۔ آیت میں پہلی خلقت خداوند کی انتظار میں چھین مارتی ہے کیونکہ اس کو اسکی
 بھی خلصی ہوگی اور یوحنا رسول پر بھی اس روایا میں یہ بات ظاہر کی گئی کہ چار دن جاندار دن
 یعنی (دکلاہ صر نہ مین) میں سے ہر ایک پر کو چار تا ہے کہ آ۔ اور ہم کو بطالت کے تحت
 سے چھڑا اور خلصی دے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہیں کہ آدھون کے گناہوں کے سبب زمین کی
 صورت کپڑے کے ہر ایک اوتار کے ظاہر ہونے کے پہلے پکارتی ہے اور چھین مارتی ہے
 ہندوؤں کا یہ خیال بائبل کے اصل خیال سے ملتا ہے کہ خلقت مسیح کو پکارتی ہے کہ آ اور ہم کو
 چھڑا۔ ساتوں مہرون میں سے پہلی چار مہرون کا کھل جانا جواب ہے اس مانکا جو پہلی آیت
 میں خلقت نے مانگی اور درخواست کی کہ آوے اور جواب اس طرح کا ہے کہ چاروں مہرون کے
 کھل جانے سے جو جوجا جڑے قمع میں آئے انہوں نے سندھیدون کو بتلادیا کہ اس طرح مسیح آتا
 ہے اور یہ اس کی کامل اور آخری آمد کی طیارہ ہے۔ مگر ان مہرون میں سے پہلی مہر کا بیان
 باقی تینوں مہروں کی سیاق و سباق سے متفق ہو چکا پہلی میں مسیح بعینہ اپنی صورت میں دکھائی دیا مگر باقی تینوں میں
 صورت بدھ نظر آیا +

(۱) اس میں ایک سوشال منافع کرتا ہوا اور غیر دہندگی کی امید کے ساتھ نکلتا چلا آتا ہے اس کا
 مطلب یہ ہے کہ جو جو سو ہو کلیسا پر کچھ ہی کیون نہ گذرے اور دیا کیسی ہی غالب کیون
 ہوتی جائے۔ پر یہ بات یقینی ہے کہ جب تک مسیح نہ آوے تب تک اسکی بادشاہت بلا مزاحمت
 باوجود ان سب حادثات کے برابر برہمنی چلی جاوے گی اور مسیح فتح کر لیا ہوا بڑھتا جاگا
 کہی پیچھے رہے گا اور شاہا جیگا چنانچہ اس میں ۴۴ زبور ۴۴ و ۴۵ کی طرف صاف صاف
 اشارہ ہے اور جنوق ۴ باب ۹ سے ۱۰ تک خدا کو یا مگر کہتے ہیں کہ ان لئے جو کہنے کا کلیسا کو
 رہائی دیوے باقی تین مہرون کے کھلنے پر جو کچھ وقوع میں آیا وہ بادی انتظار میں ترقی کی
 سدا رہا اور عزام معلوم ہوتا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح تو اپنی بادشاہت کی ترقی
 کرنے میں غیر دہندہ ہوا ایسے وسیعوں سے بھی جو ہر دست ملاح معلوم ہو سکتے ہیں اپنا
 کام لیتا ہے اور ان کے ذریعہ اپنی بادشاہت کو پھیلاتا ہے۔

نگلی اور کمال کی صحبت یکے کی قربت ہو کر جانتے ہیں کہ کون کون سا شہر ہے اور کیا
کہ وہ بادشاہ کے چہ پہ پہلے جانتے ہیں اور ظاہر ہے اس کی بیرونی کرتے ہیں *

(۴) مسیح اپنی بادشاہت کا کوڑائی کے وسیلے سے بھی قائم کرتا ہے۔ مٹاؤ وہ وسیلہ ہے کہ جس سے
مسیح اس دنیا کے زور کو توڑ ڈالتا ہے اور اپنی بیکسیا کے لئے راہی اور آرام کی صحبت نکالتا
ہے۔ تو ایچ میں اس امر کی کسی مثالیں ہیں جیسا کہ جب جرمنی میں بر وینسٹ لوگ جو ہنر
لگے تو دان کا شاہ زمانہ بہت تصدیق دینا شروع کیا۔ مگر چونکہ اکثر لوگ اس پر حلا اور ہنر
تھے۔ اس لئے اس کو ان کی فکر کرنی پڑی اور کیسیا کی طرف غفلت ہنا پڑا جس سے اس کو آرام
اور ترقی کی صورت نکلتی آئی اور پھر اسی زمانہ میں شکی کہ وہ درگاہ سے اس کے اہل کیسیاؤں کو
آرام کا دم ملا دیا۔ اور مٹی ۱۰ باب ۳۲ و ۳۵ و ۳۶۔ یقیناً کابیان بھی کچھ اس پر ملاحظہ ہو

(۵) مسیح کی بادشاہت کے تمام کام ایک وسیلہ نگلی ہے۔ اور سیاہ رنگ گھوڑوں کا مطلب ہے
ماتم اور ہم کیونکہ نگلی کے حال میں سب کے گہروں میں ماتم اور غم ہوتا ہے اور ترازو کا مطلب
ہے کہ غم کے وقت لوگ تول تول کے کھاتے ہیں کھانا کھلی طور سے نہیں کھا سکتے جیسا کہ
اجار ۲۶ باب ۲۶۔ آیت اور خرقل ۲ باب ۱۰ و ۱۱۔ ایک کو دیکھو مگر اس بنی میں بالکل ٹھانڈا ہو گا

یہ لوگ ہر کے نہ رہ گئے کیونکہ ایک اور آسانی (یہ آواز چاروں دن بجاند اور دن کی
تھی) کہ گھوڑوں ایک دنیا رکھتے ہیں (یہ بھر کے لئے جو اصل نفع دہانی میں
اگر کسی ایک پانہ کریں جیسے کہ کم دن ہر کھانا ایک آدمی کچھ لیتا۔ ہر دوت متوخ اپنی
کتاب میں فارسیوں کی چڑائی کا جو انہوں نے یونان پر کی ذکر کر کے یون حساب
کرتا ہے کہ بادشاہ کو اپنے لشکر کو کتنا رسد و زمرہ دینا پڑا تو تخمیناً اسی پانہ سے جواب
فی قادی صاحب کتاب ہے۔ کیونکہ کتاب ہے کہ اتنا تو ضروری آدمی ملے ہو گا، مسیح کی تیشل ہو
سجود ہوتا ہے کہ دینار فی یوم کی ہر دوری ایک مردور کی تھی۔ اور چونکہ خیال دار کو
دیکھنا ہی ہر ایک کے تین سیروں تاکہ وہ ہی ہو کہے زمین
کے لئے اور کئی مانت ہے استثناء ۴ باب ۴۰ و ۴۱ میں اور یہ کتاب ۴ باب ۵ آیت
میں ہے کہ جو اس کے بنا مشہور ہیں کہ بننے اس کا ہونا حضرت عیسیٰ مسیح

کے متعلق ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ اور خار سے لے بہت خطرہ ہے کہ ایسی انتقام کی خواہش ہمارے
 دل میں پیدا ہو جائے۔ یہ ہے ایسے انتقام کے متعلق خطرہ کہ جس سے خدا کا جلال اور بزرگوں
 اور بزرگوں اور ائمہ کی دھم کو شرم و کم و بیش اس دنیا میں ہی ہو سکتی ہے نہ اس کے بعد
 میں خدا پر ہوا ہے اور وہ نہ ہے۔

۱۔ دوم یہ خواہش کہ وقت ہو سکتی ہے۔ یہ مورد ہے جو ہے۔
 ۲۔ دال در صواب و سبک کہ دنیا کے آخر تک یہ مخالف ہو سکتی ہے اور ان کی حالت
 بتا دے کہ خواہش ہو سکتی ہے۔ یہ بے افرار کا بالتحقیق دکر ہوتا ہے نوادہ کی بہت خواہش
 نا جائز ہے کہ اگر کسی نسبت تو یہ خیال مناسب اور ضروری ہے اس بڑی جماعت کو نفع کو
 جیسا کہ خود خداوند نے خواہش کی اس سوال پر کا جواب ۱۴ باب ۲۔ آیت ۱۱ ہے (یعنی یہ
 دھینے دار سے) یہ خواہش ہر کے کہنے پر ہی آفت کا اگر نہیں ہوا۔ مگر معلوم ہوتا
 کہ یہ خواہش ایسی ہو تو آفت کے آنے کی علامت ہے جو اوں بتوں سے ٹکرا کر یہ کہہ سکتا ہو
 چار تین مرتبہ یہ خواہش ہو تو ایسی بڑی آفت ہو کہ سارے دین کو برباد کر دے
 ۳۔ دال در صواب و سبک کہ دنیا کے آخر تک یہ مخالف ہو سکتی ہے اور ان کی حالت
 بتا دے کہ خواہش ہو سکتی ہے۔ یہ بے افرار کا بالتحقیق دکر ہوتا ہے نوادہ کی بہت خواہش
 نا جائز ہے کہ اگر کسی نسبت تو یہ خیال مناسب اور ضروری ہے اس بڑی جماعت کو نفع کو
 جیسا کہ خود خداوند نے خواہش کی اس سوال پر کا جواب ۱۴ باب ۲۔ آیت ۱۱ ہے (یعنی یہ
 دھینے دار سے) یہ خواہش ہر کے کہنے پر ہی آفت کا اگر نہیں ہوا۔ مگر معلوم ہوتا
 کہ یہ خواہش ایسی ہو تو آفت کے آنے کی علامت ہے جو اوں بتوں سے ٹکرا کر یہ کہہ سکتا ہو
 چار تین مرتبہ یہ خواہش ہو تو ایسی بڑی آفت ہو کہ سارے دین کو برباد کر دے

۱۴۔ سفید خانہ دیا گیا۔ سفید خانہ کا مطلب یہ کہ جلال اور خوشی جس میں مقدس لوگ
 آسمان پر رہتے ہیں۔ وہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ انہوں نے فرما دی تب ہی دیا گیا بیشتر تھا
 مگر یہ کہ بدیا جانا نہ ہو خدا کی نظر میں ہوا نہ تھا تو بیشتر سے یعنی یہ خانے پہلے ہی فرما دی
 ہو دیکھا جاسکے نہیں۔ یہ کہ اور اس وقت ایسی حرکت جس سے معلوم ہو کہ ان کو دیا گیا اس کی گئی
 یہ دنیا جان لے کے اگر وہ مقدس لوگ فرما کر کسی حالت میں ہیں تو یہی ہے الحال بھی وہ جلال
 اور خوشی کا ہے۔

لیکن آیا پر اب دہی بڑھ شیر بر کھیں نظر دیکھا +

(۱۶) (اُسکے غضب کا بڑا دن آیا۔ ہے) جو بل ۲ باب ۱۱۔ آیت ملکی ۳ باب ۲۔ آیت
(کو کھڑا اور مہلیکا) صبا کسج نے تو ۱۱۔ ۲ باب ۶۔ آیت من کہا۔ کر اگر نہ کوہ شہر تو
بہرے وہ سوسے۔

ایضام

بہ باجلیک بڑا غول جلا مقرر نہ ۱۱ جہنم اور ساتاں بوس۔۔۔ سے سب بچت
نگاہ۔۔۔ اس کے خاص ہے کہ کب یا تو تلی ہو یوں کہ یہ ہو۔۔۔ زبان اور عین میں کسا
کی راہی کے لئے بھی گئیں نہیں حکم طور چیتوں میں ٹھہر گئے۔ یہ خبر نہ نف ہو اور پوند
نہیا میری نہ صاحب بنوا ہے نہ وہا ہی بن تہی سے اسکا بھی کہہ نہ کہ نعمان سا وہا ہو کا
جسکی تلی کہ۔۔۔ یہ بہ۔۔۔ لکھا کہ +

اس اب کے دھن میں اہل۔۔۔ بن۔۔۔ تہ۔۔۔ کہ و۔۔۔ آیت سے اس کے خیر تک ان
مہترن میں کہ۔۔۔ کہ دیا دلہی نہ پیلے۔ وہا سے دیر سے ملی ہے۔ اگر نہ کلیا کے لوگ دنیا
بن رہتے ہیں اور۔۔۔ ذکر وہ والا سارے مصاف۔۔۔ بہ نہ ملا ہیں بر وہ بھی انکو سعی طر نہ پوچھا
کیونکہ خدا کی مہر اس پر کی کسی سے۔۔۔ وہا سے اس سے ہی بھل تلی ملی
ہے لینے یہ نہ صرف انکو اس دیا ہی میں حقیقی مہر نہ من ہو چکا اور۔۔۔ نیوے دنیا
میں بھی اس ضرر سے جہٹ جاوینگے جو انکے اس دنیا میں ہو چکا ہو بلکہ وہاں پر خوشی اور
جلال کے حالت میں رہینگے +

مہرون کی۔۔۔ دتین تہی ۲۴ باب سے بہت ملی ہیں اور اس باب کی جم جو انہیں ایک خاص
ملاقہ کرتا ہے نہ پوچھا ہے بہت شامت یا نہی جاتی ہے مثلاً ۱۱۔ ۲۰۰۶۰۰۰۔۔۔ خصوصاً

نفس پر مکانشہ

[illegible]

آیت میں کل زلزالگان نظر آتے ہیں کیونکہ آدمی کی نجات پر زلزلگان بُل لگا کر ہر
 چیز پر جانچ وچ کے کام کے شروع ہیں۔ زلزلگان بڑی خوشی سے کاتے ہوئے نظر آتے تو تعجب کیا
 ہے۔ اور یہ کہ کام کے باطن و بے ریشی کہتے ہیں اور جب کہ ایک کھنگار کے تائب ہونے پر
 زلزلہ آتا ہے تو خوش ہوتے ہیں کہ باج کل نجات یافتہ گان کلمہ ہو چکے ہیں۔ ہر شے کی نجات
 کے لئے یہ کلمہ ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب) اور یہ کلمہ ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب)
 کئے دراصل یہ کہ سنا ہے کہ اللہ عزوجل نے ہر شے کو
 سے اور یہ کہ کلمہ ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب)
 (اللہ اعلم بالصواب) اور یہ کہ کلمہ ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب)
 سے کو کلمہ اور کلمہ ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب)
 کی حد ہے۔ اور ہر گناہ اس کتاب کے آخر میں۔ رسول نے اس کتاب بھی لکھ کر کیا ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب)
 کیونکہ یہ جان کا سہ ہے۔ اور یہ کہ کلمہ ہے۔ (اللہ اعلم بالصواب)
 حبیب میں سے ہے۔ اس لفظ مصیبت میں وہ کل مصائب شعل میں چرمیوں کو
 پہنچے ہوتے ہیں۔ مگر خاص ہو۔ اسکا مطلب اس مصیبت ہی جو دنیا کے آخر میں ہونے والی ہے
 اور جو سستی ۴ باب ۱۰ آیت میں مرقوم ہے جبکہ اول مطلب تو یہ و شلیم بن ربادی ہے۔
 دوم وہ مصیبت جو مسیح کی ہر ایک آمد کے پیشتر ہوتی ہے۔ خاصاً وہ جو آخری آمد کے پیشتر ہوگی
 (انہوں نے اپنے حاتمے دھوئے لکھ سکند بھی کئے) یہاں سفید کرنے کا مطلب ہونے
 سے بڑھ کر ہے۔ ترجیح پہلے اپنے لوگوں کے گناہ دھوتا ہے اور بعد ازاں سفید کرتا ہے۔
 جیسا کہ دربارہ ۲ باب ۲ آیت میں مذکور ہے کہ ہر وسیع سردار کا ہر بہت سیلے کپڑے پہنے
 ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ یامین میلے کپڑے اتارے اور سفید پہنائے گئے۔ یعنی مسیح کے خون
 کے سبب ہم مستباز نہیں رہتے ہیں اور مستباز نہیں رہنے کے جو خون ہم زیادہ ترجیح کے خون ہیں
 عمل پاتے اور مسیح میں شریک ہوتے جاتے ہیں۔ تو ان میں ہم مستباز بھی ہوتے جاتے ہیں۔ پس
 مستباز نہ رہنا اور مستباز ہونا حفظ مسیح کے ہر ہی کے سبب سے ہے +
 (۱۵) (ایسٹ) یعنی اسی لئے کہ وہ کے خون ہی کے گناہ معاف ہوئے اور دوسرے

ڈرم پر مٹاؤشی سہ سہا وہ پر نرم اور نسلیں بے حرکت ہو جانے والی ہے۔
 شروع ہو کر صبا۔ دسٹون کی ایسی ہلاک ہوئی کہ بالکل ناموشی ہو گئی اور نڈاؤ نڈاؤ اور
 سہی سیبا۔ فضا کچھ بھی بڑے سے سے حب و عن در اسکا سکر بھسہ قلعہ میں
 وہ سنے تو انکا لکڑا۔ رہنمی اسٹیس یہ نگر ماہینہ کے لئے ہو گیا ایسا صفر کے تین تھاموں
 میں رکھا وہ ایا جانا ہے۔ جتنوق باب ۲۰۔ آیت اور صفیاء۔ باب ۷۔ آیت اور ذکر یاہ۔
 باب ۷۔ آیت یہ ہمارے تیسرے مطلب کے برخلاف ہے کہ کو کہہ سکوت تو آسمان پر ہوئی اور
 زمین پر۔ چنانچہ یہ ہے اگر یہ یہ واقعات جنکو یوحنا نے سنایا دیکھا یہ سب
 زمین پر کے واقعات ہیں مگر ان سب ہی کو یوحنا نے آسمان پر دیکھا ویسے ہی اس زمین کے
 اجرام۔ س نے آسمان پر جوتے دیکھے کہ دشمن غامض ہو گئے (آدھی کھڑی ٹانگ)
 مذکورہ بالا نمبر ۷۔ ان کے ساتھ اس آدھی گھڑی کا ایک ہی مطلب ہو۔ یہ نہیں سمجھا
 جاتے یہ تینوں واقعات آدھی گھڑی تک ہے۔ البتہ یوحنا نے ویسا ہی دیکھا مگر فی الحقیقت

تعمد نفعا لہذا یخونونی یا یبالی ہوتا ہے ۔

۸۱۔ اچھا طریقہ کا مطلب جو بری بادشاہت اور رشتہ کا مطلب عوام الناس کی حالت چنانچہ
 ۸۲۔ یہاں سے لے کر اسی سہارا کا مطلب آشورہ بابل وغیرہ کا رونا کو شکر کر کے نکال دیا ہے
 ۸۳۔ تو بیش اس کا بے پروا کرتا ہوں۔ اوتھے سے کچھ نہیں منہ برتو اس سے ملتا ہے۔ اور ۸۴
 ۸۵۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ "منا وکریح شیطانی" یا "نہایتیں سمندر میں عوام الناس میں منتشر
 ۸۶۔ کہا دین رزق دیا۔ مہربان۔ امت میں مرفوع ہے کہ اس کے ساتھ ہی باہر شہادت نوز و بابل
 ۸۷۔ سامنے مبداء ہو۔ اوسے گویا ہمارے روبرو اس کے سامنے لون۔ اچھا؟ یہ نہ ہی بادشاہت
 ۸۸۔ اور جب یہ پاپاٹیش بری بادشاہت برے سمندر میں عوام ان میں بھڑائی مالتی ہے
 ۸۹۔ لیکن اس کا بادشاہ پھر عوام میں مایا جاتا ہے۔ یہاں کہ یہاں۔ ۹۰۔ باب ۱۰۰۔ ۹۱۔ دن میں
 ۹۲۔ قوم ہے کہ بابل جن پانچوں سے نکلا انہیں مین پر مارا جاؤ۔ یعنی عوام الناس میں حرج
 ۹۳۔ وہ پہلے نکلا تھا۔ نو اس ساری منزل کا یہ نتیجہ ہو کہ عوام میں لہو بھی ہوگا مینے جب بادشاہ
 ۹۴۔ نہ تو باہمی کشت و خون ہو ہی سکا جیسا کہ دوسری بادشاہت جب پست کی گئی تو برسوں تک سب کچھ
 ۹۵۔ ہر ماں کا الغرض یہ وہ وقت ہے جو بادشاہوں کے تفرق و تہلکے میں پڑتی ہے اور زمین کو لہو و آتش

افـیـومـکـاشـفـه

[illegible]

۱۳۔ (حضاب) اسکا ذکر برائے محمد مبین بخت ہے چنانچہ اسٹا ۲۸ باب
۲۹۔ نیت اور جوج ۹ باب ۱۱ البت اور حقوق ۱۱ باب ۱۱ نیت اور یہ میا ۹ باب
۳۰۔ البت خرقہ بل ۱۱ باب ۳۰ نیت اور نیت محمد مبین متی ۲۸ باب ۳۰ اسکا ذکر ہے
اور ان ۱۱ باب ۳۰ اسکا مطلب ہے کوئی بڑا بر دست بادشاہ یا بادشاہت
اور یہ ۱۱ باب ۳۰ اسکا مطلب ہے کہ حد آجی ٹرے بادشاہ کو اپنے دشمن کی سزا کے لئے ہے
اور یہ ۱۱ باب ۳۰ اسکا مطلب ہے کہ حد آجی ٹرے بادشاہ کو اپنے دشمن کی سزا کے لئے ہے
وہ میں لگے ہوئے ہیں یہ دینا وار

باب نہم

لڑائی کی آفت ہے +

(۱) اس آیت میں اشارہ کا یوں کیا ہوا کہ وہ (اگر اھواھی) بہانہ کر لے گا وہ مطلب نہیں جو باب آیت میں ہے اور اسکا صرف یہ مطلب ہے کہ بتا دی کہ وہ کہاں سے آیا۔ یعنی اسلحہ سے آیا اور نہ باب آیت میں ہے کہ وہ ہلاک ہو اگر اس میں ہے کہ وہ اسلحہ سے آتا ہے (اقتداء کیا یا لڑتے) اسکا مطلب ہے جہم۔ لوقا۔ باب ۱۱۔ آیت ۱۰ وہ دیوؤں کا مسکن معوم ہوتا ہے اور جو شفعہ ۲۰۔ باب ۳۔ آیت (ایسی کچھ اور سکود ی گئی) میں اسکو یہ اختیار بخشا گیا کہ وہ جہم کے سے خیالات اور افعال اور دستورات کو اس میں پیدا دے اور یہ اشارہ جسکو یہ اقتدار بخش گیا نہایت زبردست اور جاریہ و ثناء کی مثال جو کہ بھی اس دنیا میں ظاہر ہوئے اور چکے سب سے۔ خدا نے لوگوں کو سزا دی مثلاً تیمور لنگ اور چنگیز خان اور چولیس بیٹے انہوں نے ایسی خونریزی جو بھی کی اور کرائی کہ گویا شیطان اس دنیا میں ظاہر ہوا اور شرارت کا دروازہ زمین پر کھل گیا +

(۲) یہ دعوانہ جو اُس دوزخ سے نکلا یہ اُس دعویٰ کا بالکل تضاد ہے جو مقدسوں کی دعاؤں سے نکلا اور اگرچہ ضد ہے مگر تو بھی انہیں کی دعاؤں کا جواب ہے یہی اُس دعویٰ کے نکلنے ہی سے جب وہ نکلے گا تب ہر +

آیت

(۳۲) میں لکھا ہے کہ تہیان اُس حلقہ میں جبکہ بایں ان آیات میں بہت طویل ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک خوریز بادشاہ کی فوج میں جو دوسری زمین کو دیران اور رُسانا کرتی جاتی ہیں۔ یہی داستانیں پُرانے عہد نامہ میں بہت ہیں تاضی ۶ باب ۱۰۔ آیت خامس ۶ باب ۱۰۔ آیت سے تک مگر خصوصاً یونان میں ڈیون کے چڑھنے کا ایسا باتشیرج بیان ہوا ہے کہ وہ نہیں سکنا آسکا مطلب ڈیون سے جو کوئی بعضوں نے یہ سمجھا ہے یونان ۶ باب ۱۰ سے ۱۱۔ آیت تک اور خرمیل ۶ باب ۱۰۔ آیت میں بھی دوسری ڈیون کہلائے۔ یعنی شریو و ایڈرسان آدمی۔ (ان کی صورت نیکو متحون کی ہے پراونکا اختیاب بیہوش کا سا)۔ اس لئے لکھا گیا کہ کچھ تو صرف زمین کی روئیدگی کو دیران کرتی ہیں۔ آدم را کو کچھ ضرورتیں پہنچاتی ہیں۔ جبار جو متحون سے مشابہ ہوا۔ آدم را کو بھی دیکھا اسلئے آیات کے ظاہر کرنے کے لئے اسکو بچھون کا اعتبار دیا گیا اسلئے اسکا جھلک ہونا عیان ہے +

آیت

(۳۳) اس آیت میں ایک شکل بات ہے کہ اس سے پیشتر ہم نے کہا۔ یہ خیر کا مطلب سمجھا کر یہی کی تشبیہ ہے مگر بیان گہاس لفظی طور سے سمجھا پڑتا ہے کیونکہ آدمی کا ذکر ہو چکا اور البتہ بعضوں نے تو یہ تفسیر کی کہ جیسی چوٹے اور بڑے آدمی کا نقصان پہنچا دیں بلکہ انہیں کو جو چیز غریبہ مگر میں وہی شک ہے جو پہلے بیان کی کہ ایک ہی آیت میں آدمی گہاس بھی اور انسان بھی کہلا دیں۔ یہ ذرہ شکل معلوم ہوتا ہے۔ خیر بیان گہاس کو ہم لفظی طور سے سمجھ سکتے ہیں۔ تو بھی ایک بات تو اس سے صاف بخائی کہ حقیقی نقصان اور ضرر انہیں کو پہنچے گا جن پر غم نہیں بیٹھے جو خدا کے ہمین بہت۔ انہیں ب میں ذکر ہوا ہے۔

(۳۴) کہ وہ انہیں پہنچے گا۔ کہ وہ دیں۔ اسکا مطلب یہی ہے جو تہائی کا مطلب ہے۔

(۳۵) کہ وہ انہیں پہنچے گا۔ کہ وہ دیں۔ اسکا مطلب یہی ہے جو تہائی کا مطلب ہے۔

(۳۶) کہ وہ انہیں پہنچے گا۔ کہ وہ دیں۔ اسکا مطلب یہی ہے جو تہائی کا مطلب ہے۔

آیت

(۳۷) آیت سے مخون کا بیان شروع ہوتا ہے اور ان کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخون ہیں کیونکہ (انکی صورت جنگی گھوڑوں کی تھی) اور گھوڑے اکیلے جنگ میں نہیں جاتے تو اسلئے

تفسیر مکاشفہ

اس سوال کا جواب سادہ و سہل ہے۔ وہ بالکل جو علمت و درایت بھی اسی بات پر
ایسا کرتی ہے کہ دنیا پر آفتیں آتی ہیں تو اس میں ہی حوالہ دیتا ہے۔ یہاں صاحب نے جواب
اس سوال کو اس جملہ سے منسوب کیا ہے۔ وہ پہلے جواب سے متفرق ہے۔ جو یہ ہے رخا بہی
کھلیے کا تو بڑا نقصان ہو گا۔ اس لئے کہ دنیا کی تشریف غصیب انگیز ہے اس میں ہی ہے برکت و پختہ
کھلیے کا بڑا دھواؤں سے توجہ کی باطنی کینیا سلامت۔ یعنی سو فرقی یہ جو اگر پہلے جواب میں ظاہری
اور باطنی کھلیے کا کچھ فرق نہیں کیا کہ عموماً کھلیے کا ذکر ہوا کرتا ہے۔ دونوں درمیان فرق کیا گیا۔
۱۔ باطنی کھلیے کی حفاظت اور ظاہری کی بربادی اس دیت میں تو صرف جملہ متذکر کے طور پر بیان
ہوئے مگر اس کے بعد کی، دیت کا خصوصاً یہی مطلب ہے کہ باطنی کھلیے اور سے اس اور چین میں جو
اور ظاہری بالکل برباد ہو جاسیے۔ اس سبب سے اسی جملہ متذکر میں بعض باتیں ایسی مذکور ہیں کہ اگر وہ اکیلے
ہو تین تو ان کا کچھ ہی مطلب سمجھا جاتا اگر ان کا مفصل مطلب بعد کی رویت میں بیان ہوا۔

(۱) وہ سراندر اور فرشتہ کون ہے؟ بعضوں نے سمجھا کہ ضرور میم ہو اور کوئی جو نہیں سکتا ہے
کیونکہ جو کچھ اس کا بیان کیا گیا وہ کسی مخلوق پر کبھی واقف نہیں سکتا ہے کہ بعضوں کی یہ رائے بھی ہے
کہ یہ مخلوق فرشتہ ہی کیونکہ باب ۲-۱ آیت میں ایک اور ذور اور فرشتہ کا ذکر ہے اور وہ تو مسیح
نہیں ہو سکتا ہے۔

اور جب ایک ذور اور فرشتہ مسیح نہیں ہے تو مسیح کا کوئی خاص الٰہی تو ضرور ہے تاکہ وہ مسیح کے نام پر

تفسیر و تفسیر

[illegible]

۱۱) اوسکا جہ و سوا جہ کی مخالفتی باب ۱۶ - آیت میں یہی بیان ہے کہ جو کچھ وہ کمالیہ کا مطلب
 رکھتا ہے وہی یہاں بھی ہے جس طرح کہ الہی جلال - خواہ ہم یہاں مسیح سمجھیں - خواہ مسیح کا الہی تصور
 کریں دونوں ہی صورتوں میں اس سے اسکر و ستون کے - نہ تو تسلی ہے مگر شمنوں کرتے
 محض خرافہ ۱۱۔ وہ ہشت کا باعث ہے +

(ادسکے پاؤں آگ کرستونوں کی مانند) یعنی سکوایوں تنی تہو جکا ملھ بنن تر جوبا۔
 ۵ ایت میں بیان ہو، یعنی شمنہ نور و ندے او پائیاں کرینو لہو پہر نہ ف اتنی میں بگا اتنی ستونوں کی مانند
 یہ بات دویمائیت سے علقہ رکھتی ہے کہ کتا سنوں کے پاس چلنے والے اس کام کی سواری اور بھی ہو جو کتابت کے لئے
 (د) (اوسکے ساتھ ہیں ایات بقول کتاب کچھ ہوی قلم معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا علاقہ جس کتاب سے سرور
 پانچویں باب میں مذکور ہوی جسمی یہ مراد ہے کہ کتاب میں خدا کو مکمل ارادہ اور قصد منہرج میں جو کلام کیا گیا
 پوری جو موالا زین اور جو دنیا کو حق میں ہی پوری ہو موالا زین بیان ہے یا کلیسا سے نقلی کہتی ہے گامز۔

تین اسلئے ضرور فناک اور میت ناک ہیں۔ دوم یہ کہ چونکہ اس قسم کے جملہ معترضہ بین ہوئیں جو خصوصاً کلیڈیا سے علاوہ کرتا ہے اسلئے ضرور کلیڈیا سے علاوہ کہتے ہیں۔ سیوم یہ کہ انہوں نے کہا ان قدر کو چتر سے زبنا خدا کے رحم میں داخل ہے۔ چہاں کہ ہمارے لئے نہایت خوف اور ہراس کی بات ہے کہ پیش گفتا فات کے سوا اور آفات ہی ہیں جو ضرور شکاری حسین لیکن اور تیر زکمان۔ تشریف سوا اور تیر جی خدا کی ترکش میں ہنوز بختہ ہیں۔

دوم وہ آیات کا مضمون داخل آیت۔ آیت سے ظاہر ہے۔ ویک تیر میں بہت اندازہ ہے۔ اسلئے اس پر آیت سے ملنے پڑے ہیں۔

اُس نے اپنا حال آسمان کی طرح اٹھایا، یعنی قسم کے لئے۔ پیدائش ۱۲ باب ۶۷۔ آیت ۱۱ اس زبان میں ہے میں نے اپنا تیر انکی حرف آٹھا یا جنکا مطلب بارود میں ہے قسم کھائی۔ ایک ایک گونا ستر تھا اس فرشتہ کی بابت دونوں راہوں کے مفسرین کا کچھ نہ کچھ قول ہے جو میرے جتنی دیکھتے ہیں کہ کلمہ کے سوائے اور کسی کی تفسیر کلیڈیا کو زیادہ تر تسلی بخش سکتی ہو، جو ہر قسم میں بہت ہوشیار ہے کہ تیر کی ایسا کہ میرے نے کیا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی قسم کھا کے، اس قسم کا مقصد وہی ہے جو تیر نے ۱۳ باب ۱۰۰۔ آیات ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲ میں فرمائی کہ اُس نے اسلئے کھائی کہ وہ کلیڈیا کے دشمنوں کا غالب ہو، جنہیں دیکھا، اس قسم میں صرف خدا کا نام ہی نہیں بلکہ کلیڈیا ہے جو ابد الابد تک نہ ہو اور چونکہ وہ ابد الابد تک زندہ ہے اسلئے وہ جنہیں سکھانے پر تیر نے کہہ دیا کہ وہ دشمنوں کو غالب رہیں، اللہ عرض کرتا ہے کہ وہ تیر کے ہاں۔ آیت ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴

۱۔ کہے پوچھنے، آخرت ہوگی (چونکہ پوچھنے) میں جب وہ پوچھ گچھ ہو اور پوچھ گچھ کے تب ہی خدا کا
 جیسے اظہار ہو گا دیکھا اور خدا کا جیسے پورا ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بالکل ظاہر ہو جائیگا جس بار ۱۶ باب

انہوں نے جب بھی عین اسکو اچھٹے خبری دی اور خبری و الت کی ہے پڑا۔ نے عامہ
 میں تو یہ دو دن ہی بیٹھے جلے اور ہوتے چلے گئے۔ تھے انہی دن تیرہ خیر اور تبصر
 ایک ایک کاجات کا وقت تو ابھی ہے بلکہ رضا مندی اور غیوت کا زمانہ کہا ہے اور وقت انہی
 بن نہ اعدت ایک اور اپنے عہد میں بھی خصوصاً مذہب میں جن خصوصاً اسات کی
 پیش خبری و بجاتی ہے کہ خدا و الت کر نیو آتا ہے یعنی ۱۹۹۹ء ۲۰۰۰ء ۲۰۰۱ء ۲۰۰۲ء

۱۰۰۰۔ ان میں رسولؐ فرستے گئے۔ یہ کہتی ہوئی کتاب کے لئے بیٹھے اور کہتے تھے:

(۱۰) اس کتاب کے پالینے سے دو تیز تھلین لینے پٹ کی کڑا، اہٹ اور منٹھ کی مٹھاس
پٹ کی کڑا ہٹ کا، طلب یہ رہے کہ کتاب میں عطا ہری کلیسا کی نہایت شدید سسٹرا کی
پٹین کوئی منسوج حق اور پیشین گوئی غیر خوان کلیسا اور غیر تمدن جلال انہی کے لئے مختار
کڑا ہٹ اور منٹھ کا باعث تھی اور ہے منہ کی مٹھاس کا یہ مطلب ہے کہ جب خدا کا بندہ اپنے خود
سے کچھ پاتا ہے پیشتر اس سے کہ اس کے مفید پر خدایا غور کرے وہ صرف کلام کو پاتا ہے

ہی سے نہایت خوش اور محفوظ ہو رہا ہے۔ یعنی جو کچھ خدا سے ملتا ہے اس کی خوشی کا باعث بننا
 ہے پس سول کو جب وہ کتاب ملی تو خیر اس سے کراٹے اُپر ہو کر اور سوچا اس کے لئے مٹھاس یعنی
 خوشی کا باعث میرے سینے و داسی سے خوش ہوا خدا سے اس کا کبریا۔ لیکن جب اس کو سوچا تو
 وہی کتاب تاثیروں کے سب سے سخت تر کا جب ہوئی۔ نوین اُبت میں وہ فرشتے ان وقت
 کا ذکر کرتے ہیں کہ اس کا ذکر کیا کہ خاص بات تو یہی تھی۔ اس کتاب کا مطلب
 نہایت عجیب کمالات اور ایسی ہے پت کی کڑواہٹ ہو کر اُبت میں۔ یہی اُبت میں
 رسول نے سب کا ذکر کیا تو ۔۔۔ کہا میں نے اس کا کبریا اور کبریا کے لئے یہ اُبت
 میں آیا چاہیہ ہوا ۔۔۔ اُبت میں ہی ہے ہی نہ حال یہاں بیان کیا کہ ان کے وقت
 آدھی بابتیں بہت بدھنی (پہریت کی آدھن) خرقہ بنی صاف صاف تو اس بات کا ذکر نہیں
 کرتا کہ پت میں کیڑی لکین مگر باب ۴۔ اُبت میں اپنی ویر کی توجہ کا ذکر کرتا ہے جس کا
 مطلب یہی ہے +

(۱) (پختہ کو چھرا ہن کوئی ہوگی) (یعنی اُبت میں ہی روئیں ختم ہوں باقی نہ رہے) +
 اس کتاب کی باقی گیارہ بابوں میں ہیں +

(۲) (موتوں قیامت) (ذوالقون اور بہت بڑی بادشاہان کے موت میں) (ان ناموں میں
 کلمیا کا نام نہیں ہے) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

باب یازدہم

دسویں باب سے اس کتاب کا مضمون معلوم ہو گیا اور اس کا کرم اور تلخ ہونے کا سبب

تفسیر مکاشفہ

اور وہ اس فرق کا رب یہ جو کاکلیسیا نہ درلوٹے اسکے لئے وہ فی عیسوی
 نہ کر گیا تو بھیجی ہے اسکے گراموں کے سجدہ شدہ ہندو ان پر ملایا اور
 بیت و ریگواہ زنبوں کے درخت سے اسے ہن کر جو ان طاق ... میں ہو یہ ...
 تہہ ہاتے رہے ہن وردہ انکو اپنی کھدیا کر خط تو ہے ہر اہل بائبل سے اور جو روح قدس نے
 انکو روح قدس سے بہرہ ناستہ تاکہ اسے ہن نہیں سیکر شمعداں میں رکھا یا تو وہ فرستادہ کی
 دیکر ہن لینے روح قدس اپنا کام ان کو ایور کے وسیع سے کھدیا میں کرتا ہے اچھے
 کھدیا کھدے دنیا میں نیچے جانے میں راہ کو بھی منہ کرین پس ان کو دو کام ٹھہر
 کھدیا میں قوت بہرہ اور دنیا کو روشن کرنا یہ دو باتیں کب ان پر مصافق اس کے ہن سوقت جبکہ
 آخری فقرہ ہی ان پر مصافق آئے کہ وہ ری زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہن میں اگر
 سچی کھدیا بت تہوڑی رہی اور اسکو روا دشمنوں سے گہرا گیا تو ہی اسکا خداوند زمین کا
 خداوند کہلاتا ہے اور فی الحقیقت زمین کا خداوند ہے جیسا کہ یسوع کی کتاب میں عہد کا
 صندوق ساری زمین کے خداوند کا صندوق کہلاتا ہے

تیری ہو گئی +

دھماکے خفا، اوند اور اوس کے مسیح (یحسا اور ۲ زبور ۲ - آیت
 نے لیا صوبے - اور اعمال ۴ باب ۲۶ - آیت ۲۷ - آیت میں بھی ہے اب اس
 بادشاہت کو اس کے قبضہ اور اقتدار سے کھینچیں نہ نہایت سکتا ہے پورا
 عہد میں اس کے جیت ذکر ہے کہ وہ شاہی بادشاہت کی ہے ۲ زبور ۲۸ - آیت
 عبدیامین آیت - نوکریا ۴ - باب ۹ - آیت دھماکے خفا اور کی اور جب ہمارے
 خداوند کی ہے تو ہماری بھی ہے +

۱۶ - ۴ - باب - ۱۰ - آیت اور - ۵ - باب - ۸ - آیت میں بزرگوں نے
 خدا کے سامنے سجدہ کیا تھا اور - ۱۰ - آیت میں اس وقت ایسا کرنے
 کا بھی سبب بتا کہ کلیسیا کی صراط پر آت ہوئے یہ اب اسرائیل کرتے ہیں
 کہ اس کی عدالت جو ٹیکل ہے اور صرف یہ بیان کیا ہے کہ مومن کے بل
 اگرے اس کا سبب یہ ہو گا کہ خداوند کا جمال آگے کی نسبت زیادہ
 متغافل سے ظاہر ہوا +

۱۷ - ۱ - آیت (وہ آیت میں ہم تیرا شک کو نے حین وغیرہ) یہ شکر گزاری ان عاؤن
 کے جواب اور اجابت کی ہے جو انھوں نے ۴ - باب ۲ - آیت میں مانگی تھی اور
 اس آیت میں ایک سہ ہے (آئے والے) یہ افسوس نگوں میں ہے اور اس کا مضمون
 یہ ہے کہ یہ لوگ نہ فی الحقیقت وہ اب آج کے در عشر اور بلکہ ان کی نسبت ہم کہ
 ہم یہ جہاز کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں وہ ان تو یہ ذرہ مشکل معلوم ہے مگر بیان سے اسکا
 مطلب تھا کہ ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو اپنے جلال سے مدد ہو اور اسکا سبب یہ ہے
 کہ ہم بھی اس جلال میں شامل ہیں اگر ہم اس میں شامل نہ ہوتے تو تعریف تو کر سکتے پر شکر کر سکتے
 کر سکتے شکر گزاری کا سبب تو یہی ہے کہ ہم بھی اس میں شامل ہیں +

دو نے اپنی بڑی قدرت کو لے لیا گویا چند روز تک تو اپنی قدرت کو کام میں نہیں لایا تھا
 مگر اس وقت کہا جاوے گا کہ اب تو نے اسکو لے لیا ہے البتہ اب تو ہم کہتے ہیں کہ قدرت

تیری ہی ہے۔ یعنی حق تیرا ہے پر اس دن کہا جاوے گا کہ اب بالکل تیری ہو گئی جیسے ۳ و ۹ زبور
میں ہے۔ یہودیوں بادشاہت کرنے لگا ہے کہ باہتر نہیں تھا پر اب ہوا اور چونکہ اس کا حق ان سے
تھا اس لئے اب یہودیوں کا یہ بادشاہ ہوا (معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک محاورہ تھا جیسو۔ سوکھ باب
۱۰۔ آیت ۱۱ میں اس حدیث باب ۱۰۔ آیت ۲۰ میں ہے کہ یہ ایک محاورہ تھا جیسو۔ سوکھ باب
۱۰۔ آیت ۱۱ میں اس حدیث باب ۱۰۔ آیت ۲۰ میں ہے کہ یہ ایک محاورہ تھا جیسو۔ سوکھ باب

۱۰۔ آیت ۱۱ میں اس حدیث باب ۱۰۔ آیت ۲۰ میں ہے کہ یہ ایک محاورہ تھا جیسو۔ سوکھ باب
۱۰۔ آیت ۱۱ میں اس حدیث باب ۱۰۔ آیت ۲۰ میں ہے کہ یہ ایک محاورہ تھا جیسو۔ سوکھ باب
۱۰۔ آیت ۱۱ میں اس حدیث باب ۱۰۔ آیت ۲۰ میں ہے کہ یہ ایک محاورہ تھا جیسو۔ سوکھ باب

راویوں کا وقت آیا تاکہ انکی عدالت ہو اس سے صاف عیاں ہو کہ ہمارے
ادبیت کے شروع کا ذکر ہے۔ یہودیوں میں سے دیکھا کہ اس کے شروع کا بہت ہی حق
بیان ہوا اور دوسرے میں زیادہ۔ آخری روایت میں اس سے بھی بہت زیادہ مفصل
بیان ہوا (انکی عدالت ہو) خدا التین مخالفوں کو مرنے اور زندوں کو اجڑنا سے پہنچانے کو نوکا
ڈکر ہے مخالفوں کی سزا کا ذکر ہے اور بندوں کی وجہ پانچا ذکر ہے اس لئے یہ لفظ عدالت تو دونوں کو
تعلق رکھتا ہے۔ اگر انکو جو خدا کے بند ہیں یعنی۔ جی۔ اوساد۔ پتھر وغیرہ اور قدسوں کو اور ان
سب کو جو اس کے نام سے ڈرتے ہیں یہاں بھی اور قدس الگ الگ مذکور ہوئے اس سے عیاں ہو جاتا
ہے کہ یہی قدسوں کو الگ ہیں بلکہ یہ کہ نبی اور اقامتی مقدسین ایسی ہیں جیسو مذکور ہوئے اور
یہوداہ یعنی یہودسم کے سوا باقی سب یہودی۔ جیسو جی۔ باب ۱۰۔ آیت ۱۱ میں اور یہودوں کا ذکر
بیان ہو چکا کہ کوئی اپنے تین اجڑے محروم نہ سمجھو جان اشارہ۔ ازبور ۱۳۲۔ آیت ۱۱ کا ترجمہ
زبور کے مطابق وہاں کا اسرائیل بیان کے مقدسین اور نبیوں کا گھر ہے۔

(زمین کی برباد کرنے والوں کو برباد گوین) پیدائش باب ۱۰۔ آیت ۱۱ میں آیت ۱۱
جو لفظ میں انکے یہی معنی ہیں کہ جسطرح آدمیوں نے اپنی بدیوں سے زمین کو خراب کیا۔ یہود
خدا آدمیوں کو طوفان سے خراب کر گیا۔

(۱۹) (خدا کی ہیکل آسمان پر کھل گئی) اسی باب کے شروع بیان ہوا کہ خدا کی ہیکل

اسی قال ہے کہ کلیسا، سدا اپنے یاؤن کے تلے رکھے اور چونکہ سورج کا نور بھی درجعت صلی
ہے جسے کہو کہ مصنوعی ہے اس لئے اور آیات میں اسکی روشنی بھی کلیسا کے ناقابل بیان
ہوئی دیکھا ۲۰۰ باب ۲۳- آیت اور ۲۰۰ باب ۹- آیت میں ۲۰۰ باب جو سورج کا نور ہے کلیسا کے
ذوق بن جو کیونکہ کلیسا کا جلال خدا کا جلال ہے یعنی وہ جلال جو خدا سے ملتا ہے کہتا اور
ان آیات میں کلیسا کے اس جلال کا ذکر ہے جو بنو یوذا سے جو چونکہ وہ جلالی حال اب
تھی اس کا حق ہے اس سے اس آیت کا جلالی حال کو اس دنیا کے سب سے ۲۰۰ جلالی میں
سے تشریح کر بیان کیا کہ وہ سورج سے ملتا ہے یعنی ہر سورج جلالی ہے +

بیکہ ہم یوں : خداوند کا ذاب (یا با) متا جو اسرائیلی بارہ فریقے یا ایک ناول نو
یہاں اس کلیسا کا ذکر ہے جو مسیح کے پیروں کی اور یہ مسیح کے بعد کی و قبل کی طریقہ ایک
بھی کلیسا ہے اور ان میں کچھ بغایت نہیں ہے یہاں تک کہ ۲۰۰ باب ۱۰- آیت میں جہاں
اسی کلیسا کے جلالی حال کا ذکر ہے، وہاں بھی اسرائیل سے بارہ فریقے ذکر ہوئے اور ملا
ازیکہ یوسف نے اپنی خواب میں یعقوب کے بیٹوں کو بتا دیا کی صورت میں کہا +

(۱۰) (بھ عودت حاصل بھی اور جہنمی کے درد سے چلائی تھی) پڑا لے سہنا سرت
مست نما، ۲۰۰ سے یہ ملکہ مونا ہے کہ کلیسا کا حال نما - دیکھا ۲۰۰ باب ۱۰- آیات وہاں
قرینت عرافہ نکلتا ہے کہ درود سے چھوڑائی جاوے گی یہ میاں - ۲۰۰ باب ۱۰- آیت اور
یسایہ - ۲۰۰ باب ۱۰- آیت ہو شمع ۲۰۰ باب ۱۰- آیت کلیسا کی درود کا حال ذکر کیا کے گیسٹ
موجود ہو، ہے سب یوں کے دن قریب آئے تو کلیسا نے کیسی خوشی ظہر کی غالب
وہ ان سے ان جہاں اسی حالوں کی اور اب بات آئی اور یہ بارگاہ خدایہ مسیح کی
پہلی ۲۰۰ - ہر فریقہ کا درود لے لیا جیسا کہ ۲۰۰ باب ۱۰- آیت میں مذکور ہے
کلیسا کو درود ۲۰۰ - ۲۰۰ باب ۱۰- آیت میں مذکور ہے

۲۰۰ باب ایک دوسرے نشان دیکھا جاتا ہے جو کلیسا اور مسیح کے مخالف کی علامت
ہے (ازدھا) حمد ہمیت میں خصوصاً بادشاہت مصر سے پر مغرب کیا گیا اور ایک جگہ نو کہ
نہر بھی اس نام سے کہلایا اور یہاں اس کا مطلب ہے دنیا کی بادشاہت - اس لفظ کو کو اولیم

۹۔ تائیت میں یکے ہونے پر یہی شیطان وغیرہ مگر اب یہ سوال لازم آتا ہے کہ کیوں شیطان
سہمورت میں دکھائی دیا۔ جواب شیطان بہت قسم کی تاثیروں سے اپنا کام کرتا ہے اور
یہاں شیطان کی اس تاثیر کا ذکر ہے کہ جس سو وہ دنیا کے اختیار اور حکومت کے ساتھ کام کرتا ہے
اور وہ تاثیر دنیا کے اختیار اور بادشاہت کی نگر یا دنیا ہے اور اسی تاثیر کو کام میں لا کر وہ دنیا کے
بادشاہوں کو کھینچا لی تمنا ملت کرنے لگے۔ وسیلہ بنا ہے اور مخالفت کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں
کہ آیا اسکا تجربہ زور درست ہے یا نہیں جبکہ کہ محمد حقیق میں جو اسکویونیائی لوگ سندھ ۱۲ جانور
خیال کرتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸ میں بڑے بڑے اثر وہیں ہوئے ہیں اور شاید اگلے
نوں میں رہت ملتا تھا +

(۱) اردو حال لڑائی کا تھا۔ مال کا مطلب لہو بہان جیسا کہ پہلے سے یوحنا باب ۷۷-۷۸ آیت میں شیطان کے حق میں کہا کہ وہ شرع سے قاتل تھا اور یوحنا باب ۱۷-۱۸ آیت میں قاتلین کی پتہ لکھا ہے کہ ان کے کام نرے تھے یعنی خون والے وغیرہ ان کے حالات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سروں سے مراد پست سات دنیاوی بادشاہتیں جنہوں نے باری باری یکایک یوگستایا مسکا ذکر ۱۳ باب ۱-۲ آیت میں جی ہے اس لئے وہیں ان کی تفسیر کرنا بہتر ہوگا۔ وہاں زندہ کا ذریعہ جی جی صورت ہے اسکا سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت زندہ کا خیال ہر کرنے والا اور جانے والا وہی ہے جسکو یہاں اڑو کہانویا یہ سبب ہے اس وقت کا اس واسطے اڑو، اور زندہ کی ایک ہی ہوتا بیان ہوئی۔ (سروں پر احاطہ پگڑیاں) یہ ایک اور علامت ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سر بادشاہتیں ہیں۔

۴۰

دہی را مکی دھم نے آسمان کے سناروں سے ایک تہائی کو کھینچ لیا اور زمین پر پھینک دی۔
 راسیل باب ۱۱-۱۲: "ایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مطالب ہے کہ شہت سے عیسیٰ کی مخالفت
 کی کچھ نیک عیسیٰ ہی صرف مقدس کہہ سکتی ہے لیکن اس سے پہلے یہاں ہے کہ آسمان کو سناروں
 کو گردایا یعنی پتھر اس سے کہ اس نے عیسیٰ کی مخالفت کی کیسے قدر دنیا پر ہی غالب آیا اور اس
 ہادشاہت کو اپنے پاؤں کے تلے روندنا اس طرح بیان بھی اسکا جہان ہے کہ عیسیٰ کی مخالفت
 کے پتھر اٹھنے دنیا کو بھی بہت نقصان پہنچایا۔ جیسا کہ جقوق یعنی جیکہ بائبل کی اس مخالفت کا

کے زہ سے ظاہر ہوتا ہے اور جیسا اتر دیا۔ کئے نام سے اسکا حاص زورہ یہاں سناپ کے نام سے ملتی ہے۔ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسا ۲ قرنیوں ۱۱ باب ۲- آیت میں ہے اور پڑانا ایسی زہ و ابتدائی پیدائش سے ایک سناپ کے کام کرتا چلا آیا ہے جیسا کہ لوحا باب ۴- آیت میں ہے کہ وہ سرخ سے قاتل ہے ایو حنا ۲ باب ۱- آیت کو بھی دیکھو اور اہلس اس لئے وہ تخت لگاتا ہے اور سلطان اسلئے کہ وہ مخالفت کرتا ہے اہلس کا نام سلطان سناپ سے سبب سے لگتا ہے اور شعبان کا اثر دہ سے اور اہلس کا نام شیطان کے لئے۔ ایسے مذکور ہو کہ اس کے کام کا ذکر قسمینہ میں ہونے والی ہے اور شیطان نہ ان کی حالت اسلئے کہ اسے کہو کہ نور خلا ہے جیسا ۲۰ باب ۲ و ۱۰- آیت میں ۱۰ دین آیت سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اسکا قوموں کو بخلا نا اس لئے ہے کہ خدا کی مخالفت کے لئے اور نکو جمع کرے +

۱۰- آیت

(۱) میں ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ اب ہمارے خدا کی بادشاہت اور قدرت وغیرہ بدین اگر بہ ہنوز کلیسیا کی پوری بخت ہیں ہوئی تو بھی چونکہ اس کی عمارت اس بنیاد پر ہے جو قائم اور دائم ہے یعنی مسیح کی موت اور قیامت پر۔ اسلئے کلیسیا ابہ الفین کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اب ۱۰ دہوین و سیاہی ایو حنا ۲ باب ۱۳ و ۱۴- آیت میں اور ہم باب ۴- آیت میں ہے کہ جن لوگوں نے مسیح کے غدار کو ایمان سے کٹ لیا گو کہ ہنوز بہت عت نڈایان در پیش ہیں تو بھی ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ غالب ہو کر۔

(۲) ہمارے کھیتوں کا تخت لگنا یوں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت آسمان پر ہے جو امتحان اور لڑائیوں سے گزر کر سلامتی سے اپنی منزل مقصود کو پہنچ گئی مگر اس جماعت میں پتے مسیح بھی گئے کہ ہنوز اس بنیاد میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی تو آسمان پر رہتے ہیں کہ جیسا وہ ملکہ اپنے ایمان سے دہی میں تخت لگانے والا جنگ کفارہ نہیں ہوا اتنا تب تک تو یہ تخت خفی اور رہتی کے ساتھ لگائی جاتی تھی مگر وہ بوجہ تب وہ تخت کھنٹت ہی ہے +

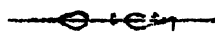
(۱۱) میں مذکور ہے کہ ان کے خلب اور فروز مندی کا کیا سبب تھا یہاں جو ہا کیا

۱۱- آیت

(دوا) کہ کاہ مطلب سے کہ جب ہو زبان نہ دیکھا کہ کلیسا غیر قوموں میں بہت
پہلے ہی ہے غصہ ہو کر اور بھی یاد وہ کلیسا کو تے لگے +

(۱۶) (زبان سے نہ آئو عذر کی مدد کی) زمین کا ملکیت وہ بادشاہت جو
بالکل بہت ہے چہ پھر ایک بادشاہت - انہی عزیز زبانی اور دنیا ہی ہے کیلہ ماکہ مد
کہا بہ دین کے غضب علیہ خیر کو گویا انانہ سپار کے بھلا اور بادشاہت
رہی بادشاہت ہے - جہیز - (زبان سے) کہ کر کے کلیسا کی مدد کی +

(۱۷) اس پر نہ را - (زبان سے) کہ کر کے کلیسا کی مدد کی +
پر نہ را - (زبان سے) کہ کر کے کلیسا کی مدد کی +
انہی کہ فرزند زبانی کے سوانہ نامہ اس عورت کی اولاد - یہ زبانی کہہ سکے یہ
باقی ماز اولاد سچی لوگ ہیں جہیز نہ را کہ عسکون کو پالنے ہیں اور سچ کی گواہی کو غصہ ہو
سے کرے - رہتے ہیں - (زبان سے) کہ کر کے کلیسا کی مدد کی +
ادبنا ماکہ ہے +



باب سیزدہم

(۱) اس باب میں وہ پہلی تدبیر ہے جو اس اژدہ نے اس عورت کے برخلاف نکالی
 لیجئے یہ کہ ایک دندہ کو برپا کیا جس کا مطلب ہے دنیاوی بادشاہیوں کا زور۔ اور سمندر
 جس سے وہ نکلا مطلب ہے مختلف اقوام کا جوش و خروش جس میں سے یہ دنیاوی
 بادشاہتیں نکلتی ہیں اور جس کی کثرت بت کہے کہ درون کی مانند ہے اسی طرح دینا لے
 ، باب ۲۰۔ آیت ۱۰۔ من سمند میں سے چار بڑے درندوں کو نکلے دیکھا جیسا بوجھانے
 کہ فرق صرف یہ ہے کہ داخل اس سمندر سے الگ الگ صورتوں کے چار درندہ نکلے
 دیکھا ہے لیکن یوحنا نے صرف ایک کو نکلے دیکھا۔ مگر اس ایک ہی میں چاروں کے
 صفات اور نقش دیکھے اور دنیاوی دوران دونوں مقاصد میں درندہ کی صورت میں
 اسلئے دیکھا گیا کہ یہ زور خانہ دنیاوی ہی ہو گیا ہے اور یہاں تک انسان کے درجے گذر
 گیا کہ حیوان بن گیا کیونکہ انسان اگر اپنے خصوصیات اور فرق کو جو وہ درندہ یا حیوان بن کر
 کر رہا ہے کہ وہ لوہے تو حیوان ہے۔ چنانچہ شانہ و باطن نے جب ارمان سے
 اس کو ترسایا ہے تو اس نے اس کو ترسایا ہے۔ چنانچہ وہ حیوان بن گیا اور جب اس کو ترسایا گیا تو اس نے اس کو ترسایا
 آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا ئیں اور خدا کی ستائش کی پس اس سے معلوم ہوتا ہو
 کہ یہی انسانیت کا خاصہ ہے اگر نہ بنیں تو حیوان ہے اور جہان تک اس سے خالی ہوتا ہے
 وہ ان تک وہ حیوانیت سے ہڑا جاتا ہے حتیٰ کہ حیوان سمجھا جاتا ہے۔

(ص ۱۰۰) (۱۰ باب ۹۔ آیت ۱۰ میں لکھا ہے کہ یہ پہلا درندہ ہے اور پہلا درندہ ہے)

ایک طرح سے توروسی بادشاہی سے بالکل الگ ہیں کردوسری طرح سے سلطنت سے نخلی تہیں ۔

(سینگون پرکیزیان) اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سینگ، بادشاہتیں ہیں -
(ان کے سرورن پرکھنکے نام) ، باب ۳ - آیت میں یوں لکھنے سے، درندہ کو کفر
نے ناموں سے پرہیز کیا اور کفر کے نام کا مطلب یہ ہے کہ اپنے تئیں خدا کے
برابر ٹھہرا، اور الوہیت کو اپنے پر مغرب کرنا یہ کیفیت کم و بیش سب بادشاہتوں
کی عمومی جہتوں نے یکساں کر دیا۔ ہزار اور ہزار اور بل لکھ اور یہ تابعین سکندر
نے کفر کے نام اپنے پر مغرب کئے اور کفر و کیشن ہی بادشاہتوں کا ہی یہ نام ہے۔
مگر خصوصاً وی بادشاہی میں دو متین قیصریت لیکر بعد کے سب فیہرر نے
یہ کفر کے نام اپنے اور پر مغرب کئے ہیں کہ اپنے تئیں دیوتا کہتے تھے اور حکم
لوگوں سے پہلے دیتے تھے مگر کم و بیش ہا نو بن بادشاہی پر بھی یہ صادق آتا ہے کہ
پاپا لوگوں نے ایسے نام اپنے پر مغرب کئے جو کفر کے ہیں -

ایک درندہ کی صورت بن تبں جانور دن کی صورتیں تہیں یہ وہی
جانور ہیں جو آئیل کی رویت ہیں، جسے تین جانور تھے، امین سپل سینگ و دیگر
سور کا بھیہا گریہ بیان نہیں ہوا کہ آئیل میں جو چوٹا جانور ہے اسکی صورت بنا
تھی اور کیا وہ تھا۔ خدا سید اوتھا۔ لکھے ہیں اسلئے یہاں بھی اسکا نام رکھا
نہیں۔ اس سے کہ ان خداؤں کے یہاں بیان کرنے کا قصہ وہی ہے

جو یہ آیت میں ہے صرف ذی انا ہے کہ بریا و میں ہیں یہ سب
اور یہاں بھیہ سکران سب کی صفات نوہاڑا نام ہے کہ یہ سب یہاں سے آئے۔
درندہ میں اور چونکہ آئیل اور یوٹنا کا سلسلہ ٹوٹ گیا کہ آئیل نے ان جانوروں
کے ناموں کو جس سلسلہ سے دیکھا یوحنا نے ایسا نہیں دیکھا بلکہ گڑبڑ کیا
تو اس سے ہم یہ خیمہ نکالتے ہیں کہ ان سے مراد کوئی خاص بادشاہتیں نہیں ہیں
مگر یہ کہ ان تینوں کی صفات ان سب بادشاہتوں میں پائے جاوین گی مگر تو بھی

ناب اسکا مطلب ہوگا سو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مریض ہوا باب سوم آیت
بین کہا ہے کہ چنیا یا گلہ گہا کے داغوں کا مطلب ہے وہ داغ جو گناہ سے
نکلتے ہیں یا وہ کبھی اترتے نہیں اور یہ بچت صرف اپنے پاؤں سے ہلاک کرتا ہے
اور سنگھڑنے سے اترتا ہے

اثر و نئے اس درندہ کو قدرت اور اختیار دیکر اپنا نائب ہونا باجس قدرت اور اختیار
کو لینے کا وعدہ شیطان نے مسیح سے کیا وہ اب درندہ کو دیتا ہے +

آیت

(۳) ان مردوں میں سے ایک کو ایسا دیکھا کہ گویا اسے موت کا گہا دکھایا
اسکو ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اس نے اسکی گردن کو گہا دکھانے ہوئے دیکھا
سو مطلب یہ ہوگا کہ مسیح کی موت اور جی اٹھنے سے کل دنیا وی بادشاہی گویا ماری
گئی جہاں ۱۶ ویں باب میں مذکور ہے کہ مسیح کی موت اور جی اٹھنے کا نتیجہ ہو کہ شیطان کا گناہ
گیا شیطان کو سب دنیا کا اختیار ہو پس جب شیطان ہی اگر ایسا تو مرد دنیا کو بھی اختیار مار گیا +

اسکے مردوں میں سے ایک کو (یہ ایک سر بلا شک و شبہ روسی بادشاہی
ہے کہ وہ سو فہمی سلطنت تھی جب یہ رویت دیکھی گئی اور یہ ایک مثال ہے
اکمل کی +

(اسکی موت کی ضرب چٹکی ہو گئی) یہاں ضمیر اس اصل زبان میں ٹھٹ یا مذکر
ہے اور سر اصل میں مونث ہے اسلئے یہ سر نہیں بلکہ درندہ ہے یعنی درندہ
کی موت کی ضرب الخ۔ اور اگر ہم سمجھیں کہ اس سے مراد ہے سر لینے کسی ایک
شاہی کی ہلاکت۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک بادشاہی کی ہلاکت سے ساری
دنیا کا زور مارا جاوے یہ بات بھی اگر ہم زبان و نہ ہمچین تو مطلب بہت
شک ہوگا کہ مسیح کی موت اور جی اٹھنے سے شیطان کا زور مارا گیا اسلئے ماری
بادشاہیوں کا زور بھی مار گیا +

(ہا چٹکی ہو گئی) یہ اس طرح ہوا کہ جب اسوقت کے مقدسوں نے دیکھا
اس پر بہت بہن دنیا وی، شاہی، بہاد ہوئی اور اسکا زور جاتا رہا اور یہ بھی کہ مسیح نے

(۹) جیسا کہ باب ۷، آیت میں لکھا ہے اور اسکی اصل جگہ وائیل، باب ۱۱، آیت ۱۰۰ ہے ہر ایک فرقہ اور امت اور زبان اور قوم پر وغیرہ مطلب ہے کہ جن پر وہ ماؤنٹین اختیار رکھتی تھیں اور کلیسا بھی ان میں شامل ہے اور اس اختیار کا نتیجہ ۸ وین آیت میں لکھا ہے +

(۱۰) کہ جن کے نام دفتر حیات میں نہیں ہیں وہ ضرور اسکو پوچھیں گے اور یہ دفتر بڑا کاہلانا ہے جس سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ زندگی صرف اسی کی نگارہ پر موقوف ہے پس جسکا نام وہ اپنے دفتر میں نہ لکھے اسکے لئے زندگی ہی نہیں اور جیسا کہ باب ۱۲، آیت میں لکھا ہے کہ انھوں نے بڑے خون سے اثر ہے کو جیت لیا ویسا ہی صرف وہی اس کی پرورش سے مازا سکتا اور رک سکتا ہے حاکم بڑے خون جن سے آدمی ہو۔

۱۲- آیت میں لکھا ہے کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدہ کو بھی ہر جانتے بیان کر دے گا یہ مطلب ہے کہ جسکی پیشانی خدا نے اس سے کی اور ازل سے اسے ہمہ بین سکھوین لیا اور اس برگزیدگی اور بڑے کے دفتر میں، لکھے جانے کا ایک ہی مطلب ہے برگزیدگی کی سبب ہی ہوتی جبکہ نام بڑے کے دفتر میں لکھا گیا ہے اس سے اس مسیحی کے لئے کمال تسلی ہے جو سمجھتا ہے کہ میں مسیح کا چاہنے والا ہوں پر مجبور ہوں۔ پس تسلی اسکے لئے ہے۔

اگر میں مجبور ہوں تو میں میرا نام اس دفتر میں درج ہے اور اس بات کا شاہد وہی گواہی ہے جو اس کے ولین ہے جس سے وہ جاننا ہے کہ میں مسیح کا سچا بندہ ہوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ (بقیہ کی پیدا نش سے ذبح ہوا ہے) غلط ہے اور یہی درست ہے کہ (جتنے ناہار دنیا کی پیدا نش سے اس بڑے کے جو ذبح ہوا ہے زندگی والی کتاب میں لکھے ہوئی ہیں) کو ایک نیاں پہلے ترجمہ کا مطلب بہت صاف نہیں ہے اور دوسرے ۱۰ وین باب ۸ وین آیت میں بیان اسی طرح کی عبارت ہے لفظ فیچ ہوا نہیں ہے اور ترجمہ وہی ہو سکتا ہے جو ہے اور دوسرا لکھا +

(۱۱) اب آیت کے صحیح الفاظ مشتبہ ہیں اور اس سبب سے اس آیت کی

دو تفسیرین بھی ہو سکتی ہیں اول تغیر کا خلاصہ یہ ہے کہ بچے یسحون کے لئے ضرورتاً
کا وقت ہے تو کہ اب ان کے دشمن جو چاہتے ہیں کہ بچے یسحون کے لئے ضرورتاً
انتقام لیا جاوے گا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسرے کو اسیر کرتا ہے تو وہ خود اسیر ہو کے جائیگا
اور اگر تلوار سے قتل کرتا ہے تو تلوار سے قتل کیا جائیگا۔ بات تین رومی بادشاہ کو
حق میں پوری ہوئی کہ انہوں نے تو یسحون کو اسیر کیا اور قتل کیا یہ وہ خود بھی مارے گئے
اور اسیر ہوئے چنانچہ وہ متین سلوہ میں اپنے نوکروں سے مارا گیا اور دلیرانہ شہداء
میں شاملان فارسی سے قید کیا گیا اور بڑا دکھ اسیری میں اٹھایا اور جو لیان مرتد سے قتل
ہوا اس سے قتل کیا گیا۔

اگر ہم آیت کا مطلب یہ سمجھیں تو دونوں دن، دن کے بیان کے باہم اس
آیت کے آجاریہ کا مطلب یہ ہوگا کہ مبادا کہ کیا ان دونوں بیاخون کے بیچ میں غش کیا
باہ سے لیے اسے تنگ کرے اور دونوں کا حال تنگ ہو۔ آیت بیچ میں ہے کہ نہ تو
(میان مقدموں کا ہوا بیان ہے)۔ یعنی جب رفتہ رفتہ لوگ جانتے ہیں کہ
اس طرح انتقام لیا جائے گا تو انکو چاہئے کہ اس خبر سے قتلی ہانے ایسا صبر و ایمان
قائم رکھیں۔

یہ تفسیر پہلی آیت میں کہیا کے لئے ایک غلط سمیت کی جبروی
کئی جو کہے۔ یعنی یہ ہے کہ اگر کوئی بھی اسیری میں جاتا ہے تو خیر جاوے
اور اگر کوئی قتل ہوتا ہے تو وہ کسی طرح بیچ نہیں سدا کیونکہ اُس کے لئے مقرر ہوا
ہے اس مضمون کی درستگی یہ ہے۔ ۱۰ باب ۱۲ - آیت ۲۲ باب ۱۱ - آیت ۱۰
قریہ ۱۰ - ۱۱ باب ۱۰ - آیت سے معلوم ہوتی ہے اور اگر ہم یہ مطلب سمجھیں تو آخری
فصل کا مطلب یہ ہوگا کہ چونکہ یہ مقرر ہوئے ہے کہ ایسا ہوگا اس میں دیکھا جاوے گا کہ کون سچا
حساب اور ایمان دار ہے۔

نہایت اس دوسرے درجہ کے بارے میں یہ نظر ہے کہ جو کہہ کرتا ہے پہلے
درجہ کی بات بلکہ کرتا ہے گویا اس کا خادم ہو کر اس کی خدمت بجا لاتا ہے اب یہ سوال

آتا ہے کہ کون ہے پہلے زندہ کی بابت پتہ دیکھا کہ وہ دنیا کا زور ہے جو کھسکا
 کی مخالفت کرتا ہے یہ دوسرا زندہ روحانی زور ہے جیسا کہ پھلا جسمانی زور تھا
 تو یہ روحانی زور خواہ مذہبی ہو خواہ فلسفہ کا ہو وہ زور جسم سے نہیں پیدا ہوتا
 بلکہ روح سے پیدا ہوتا ہے اور جسم کی زور کی مدد کرتا ہے اور جیسا کہ پہلے دیکھا کہ
 مطلب ہے کل یا دوسرا زور۔ مگر خصوصاً روحی یا دوسرا ہی کا زور دیکھا ہے دوسرے
 زندہ کا مطلب ہو گا کل روحانی زور مگر خصوصاً وہ روحانی زور جو روحی یا دوسرا ہی کی
 مدد کرنا چاہے دوسرا زندہ زمین سے نکلتا تھا اس سے دلچسپی دو خیال پیدا
 ہوتے ہیں۔ اول یہ لفظ زمین جواب ہے سوال سدا اور جس کے ذیل باب ہزہم
 میں لکھا ہے کہ بانو زمین سے نکلے در زمین کے ایک جگہ میں مندر بھی سوال سے
 برخلاف ثمر ۱۰۰ ذیل کے اُس مقام اور اس باب کی پہلی آیت میں آگے چلے
 اور سندہ ورن تو ہے لیکن لکھی وہ دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی آسمان کی برخلاف
 یہ بادشاہتیں براہو میں اور جو نکلی روحانی روحانی دوسرا زندہ آسمانی بادشاہی
 کے برخلاف اوصاف۔ پہلے دونوں سے ظاہر ہو رہا ہے جیسا کہ مضمون کے تحت
 میں آسمانی حکمت اور زمینی حکمت کا فرق معلوم ہوا۔ دوسرا خیالی یا کہ پہلی آیت میں
 لکھا ہے کہ لیلیٰ اور سندہ سے نکلا اور دوسرا زندہ زمین سے نکلی ہے جو مندر
 کی خدمت سے تو مطلب ہو گا کہ زمین یا شامیتیں تو آدمیوں کے جوش و خروش
 سے پیدا ہوتی ہیں اور آدمیوں کی بد حالی و ذلت سے نکلتی ہیں مگر روحانی قوت
 ایسے جوش و خروش کی قوت پیدا نہیں ہوتی بلکہ جب آدمیوں کا حال خستہ کا حال
 ہو جاتا ہے تب یہ مذہبی یا فلسفہ کا زور پیدا ہوتا ہے اور یہ خستہ کی
 حال کیا ہے ۹ وہ حال ہے کہ جس میں ملک کے انتظام نے بخوبی قرار
 پکڑا ہو +

اُس زندہ کی صورت نوبتہ کی ہے پھر آواز اذکار کی ہے یعنی دیکھنے
 میں تو نہایت حلیم معلوم ہوتا ہے اور اس سے کچھ نقصان کی امید نہیں ہوتی

مگر جب اپنا کام کرنے لگا ہے تو ایسے زور اور سختی سے کام کرتا ہے جیسا کہ ازدا۔
لیکن کیا سبب ہے کہ طبعی کے لئے برہ اور سختی کے لئے ازدا بیان مذکور ہوا۔
اسکا بھی سبب ہو گا کہ برہ میسج کا نشان ہے اور ازدا شیطان کا۔ پس اسکی صورت
توسیع کی سی حلیم ہے یہ کام شیطان کے سے مہلک ٹکرائے سوا اور دو جواب ہیں
کہ کب طبع یہ میسج کی مانند سے اول یہ کہ اس روحانی قوت کا زور اندرونی ہے اور جیسا کہ
اور سکا نتیجہ بڑا ہے ویسا اسکا نتیجہ بھی بہت بڑا ہے دویم یہ کہ آگے ہم دیکھیں گے
کہ اس دوسرے درندہ کا دوسرا نام بھی ہے یعنی جو ٹھکانے اس میں اشارہ اس
روحانی قوت کی طرف جو طالعہ یا یمن یا شکر کے حقیقی تعبیر کی مخالفت کر کے اس میں
جیکہ اسکا ایسا بیان ہونے والا ہے۔ تو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ بیان اسکو برہ سے
تشبیہ دی گئی کیونکہ آگے وہ میسج کا پس اس کے ظاہر و باطن الیہ اسکی صورت تو ایسی
ہی ہے کہ جب کوئی بولتا ہے تب ہی اس کے سر پر فقر و عداوت ہوتے ہیں دوسرے ہی جواب یہ
ہو ا تو معلوم ہوئے اس کی ذات تو ازدا کی ہے۔

۱۲۔ آیت

(۱۲) اس آیت سے وہ بات نکلتی ہے جسکا مینے اس بیان کے شروع میں
ذکر کیا کہ یہ درندہ جو کچھ کرتا ہے پہلے درندہ کا خادم ہو کے اُس کے لئے کرتا ہے۔
(زمین اور اسکے باشندگان وغیرہ) ان دونوں کا مطلب تو ایک ہے کہ
یہ درندہ خود بھی زمینی ہے و جس سے وہ کام رکھتا وہ بھی زمینی ہیں جسکا جواب یہ آیت
میں مذکور ہوا ایسے جو آسمان پر رہتے ہیں +

(چھکاد رندا جسکی مار چنگی ہوئی) اس فقرہ کے بیان لانے کا
سبب یہ ہے کہ یہ درندہ ایسا زور آور ہوا کہ میسج کے حوالے بھی مغلوب ہوا بلکہ زیادہ
زور پکڑا اسلئے یہ دوسرا درندہ اسکی تعریف و عزت کرتا ہے +

۱۲۔ آیت

(۱۳) (بڑی معجزی دکھا دی گا) جیسا کہ متی ۲۴ باب ۲۴۔ آیت میں لکھا ہے
اور جب وہی بادشاہی میں غیر مذہب زیادہ زور پکڑنے لگا تو اسوقت سے معجزے
اور کراستیں دکھائی گئیں البتہ اس شیطانی زور کے ساتھ قریب بھی ظاہر تھا اور علم تھا

نے سکندریہ لے پھو دیوں کو پکڑ کر جبراً اپنی فوج میں بھرنی کیا اور انکے بدن پر آگ سے جو داغ لگایا وہ ایک یوتا کا نشان تھا جس کا لقب ہاتھو تھا اور فیتون نے بعض بت پرستوں کا ذکر کیا۔ بت کو وہ اپنے بدنوں پر چلتے ہوئے لوہے سے داغ لگاتے ہیں تاکہ انکی برستاری کا باری نشان ہو (خواہ اس کے دھننے ہا تھا خواہ پستیانی ہو) ہاتھ اسلئے وہ کام کا عضو ہے سو اس سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ وہ کریں سو اس درندہ کی قدرت کے لئے کریں اور پستیانی پر اسلئے کہ یہ عضو سب عضوں سے زیادہ نگارہتا ہے اور جب اس پر نشان ہوگا خواہ اسکے اقرار سے کچھ نرم نہ ہوگی علامت سب کے ماسخہ قرار کریں گے۔ اس میں اشارہ ہے ہستیانی باب ۱۰ سے۔ آیت تک کہ تو ان بانوں کو غسل میں لا اور بے مشہم انکا اقرار کریں۔

۱۰۱ (جو کوئی ہمیشہ شکایت خرید و فروخت نہ کرنے پاوے)۔ اسکی بابت جن باتوں نے نوزاد ہے کہ سمجھوں کہ خرید و فروخت کرنے کا کچھ اخصاں وہ تو خود مانی بھی کوؤں سے ہا۔ یہ بتے ہیں اور یہ اسلئے ہے کہ وہ بتوں کو تو مانی نہیں چڑھتے۔ تہمین "تہرے"۔ در پاپا کی وقت تہرے ملاحظہ ان کے رجوع میں یزبان جاری ہوا کہ کوئی اتنی جرات سے کہہ سکیوں کہ اسے تھرمز! بنی زمین پر۔ یکے یائیں کمی مدد کرنے یا انکے مانے جو پارک سے

۱۰۲ (یہاں درندہ کے نام کا وہ دیکھا گیا اور کہا جاتا ہے کہ جو کوئی عقل رکھتا ہے اسکو سچہ بیوے)۔ ابتدا یہ مشکل تو ہے مگر بعضوں کا حوکلان کہ یہ نام بوجنا کو بھی معلوم نہ تھا معقولان نہیں ہے کیونکہ اگر اسکا جاننا ممکن ہوتا تو ایسا لکھا ہوتا۔ نیوں جاتا کہ جو عقل رکھتا ہے وغیرہ

(وہ آدمی کا شمار) اسکا مطلب یہ ہے کہ شہار کے آدمی کے قاعدہ حساب کے موافق ہے۔ اسکے باہر نہیں ہے جیسا کہ باب ۱۰ - آیت میں فرشتہ کا اٹھ حساب پیش کے قاعدہ کے موافق تھا مگر اسکا مطلب یہی ہے کہ عقل بے ماسا

ہے۔ یہاں کا بھی سمجھا سواں حرفوں کے عدد ۶۶۶ ہیں ورنہ میں نہیں دیکھتا
 اس سے بعد چونا ہے کہ یہ ۶ عدد کی بڑھائی ہوئی قوت ہے اس ہم سوچیں کہ کس
 بات کا نشان ہے تو وہ طے ہے۔ تاہم کائنات سے ازل کے زمانے میں ہونا
 سارے لئے دو حصہ ہیں۔ ۱۰۱۰۰ سے نوکھ کھم اور ۶ کا نصف ہے پس
 دو عدد ہے۔ اکمل اور ناماء۔ یہ اور بہرک دنیا کے حیا کا نشان ہے کہ وہ
 نام ہے۔ اب تک کسی معلوم ہونا کے کہ اس کا کل ہوتا ہے۔ یہ حیا جب ہم
 توہین سے کہہ۔ ان کے مدین ہیں ختم ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے یہ چھ مانتا
 جو ہے۔ باب ۱۰ آیت ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶

تغیر اور کاشتہ

بیان ہوئی میرا +

سیرگرات پہلا اسے تک رسالت میں ۔ بن باب کی انکے پھندے آجین
 بڑے۔ سے سیر و نہایت دکھ اور تکلف میں تھے اور اس سے رہی نہایت مشکل میں
 گھراس۔ رویت میں یہ کہہا گیا کہ جب بلند فراس سے جھٹلے اور پر نہیں۔ سے جلا اس اور
 غشی میں رہینگے اور یہ بھی دیکھا گیا کہ اس سے کہ سرور کو چاہئے کہ ان نہایت جاننا کہ

میں دعا اور رحمن سب کو بلا کر کے کرائس مگر کچھ بکھڑا اور بڑے والا ہے یہ رویت
 باب کے ساتھ ہے۔ آذہ کی رو سے بہت ملتی ہے لیکن انہیں اتنا فرق
 ہے کہ ان کے اس میں ایک اور مطلب ہے کہ باکوئی دہی گئی جو اسکو دنیا کے
 ساتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ ان کی تو وہ بھی دنیا میں ہے اسلئے اس کو
 بھی غور و خواہ وہ بہت دیر کا زمانہ ہے تو اس سے تسلی دہی گئی جو اسکو دنیا کے ساتھ سے
 اوتھانا چاہی۔

میں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو دنیا سے غافل ہیں وہ بھی باب کی رویت
 سے جوتہ ہیں۔ دنیا کے ساتھ ہے۔ لیکن ان کی کچھ امید رہی مگر
 انھیں ان کے اس میں ایک اور مطلب ہے کہ باکوئی دہی گئی جو اسکو دنیا کے
 ساتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ ان کی تو وہ بھی دنیا میں ہے اسلئے اس کو
 بھی غور و خواہ وہ بہت دیر کا زمانہ ہے تو اس سے تسلی دہی گئی جو اسکو دنیا کے ساتھ سے
 اوتھانا چاہی۔

جیسا کہ اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو دنیا سے غافل ہیں وہ بھی باب کی رویت
 سے جوتہ ہیں۔ دنیا کے ساتھ ہے۔ لیکن ان کی کچھ امید رہی مگر
 انھیں ان کے اس میں ایک اور مطلب ہے کہ باکوئی دہی گئی جو اسکو دنیا کے
 ساتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ ان کی تو وہ بھی دنیا میں ہے اسلئے اس کو
 بھی غور و خواہ وہ بہت دیر کا زمانہ ہے تو اس سے تسلی دہی گئی جو اسکو دنیا کے ساتھ سے
 اوتھانا چاہی۔

جیسا کہ اب میں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو دنیا سے غافل ہیں وہ بھی باب کی رویت
 سے جوتہ ہیں۔ دنیا کے ساتھ ہے۔ لیکن ان کی کچھ امید رہی مگر
 انھیں ان کے اس میں ایک اور مطلب ہے کہ باکوئی دہی گئی جو اسکو دنیا کے
 ساتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ ان کی تو وہ بھی دنیا میں ہے اسلئے اس کو
 بھی غور و خواہ وہ بہت دیر کا زمانہ ہے تو اس سے تسلی دہی گئی جو اسکو دنیا کے ساتھ سے
 اوتھانا چاہی۔

اُنکے ماعتون پر لگایا گیا تھا۔ اگرچہ درندہ نے تو نہایت کوشش کی کہ اُس نام کو مٹا دے۔ اُسکے عوض اپنا نام بچے مگر انہوں نے کمال محنت اور مشقت سے اُسکو محفوظ رکھا۔ پس اُنکی مشقتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی نام جسکو انہوں نے پسند کے ساتھ محفوظ رکھا اب جلال کے ساتھ اُنکے اتہون پر چلنا ہے۔

(۱) اگرچہ کہا تو نہیں مگر معلوم ہوا ہے کہ یہ آواز محمد کلیہ کی ہے اور خلیل (۱۱) آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف خدا ہی کی آواز بڑے پانیوں سے مشابہ نہیں ہوتی بلکہ مخلوق کی آواز کو بھی اس سے تشبیہ دی گئی۔ اور آواز کے زور اور بڑائی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت بہت تیری تھی۔ اور جب اتنی بڑی جماعت درندہ پر غالب آئے تو اب ایمان اور اس ہو سکتا ہے اور خیال کر سکتا ہے کہ شاید میں غالب نہیں ہوں گا۔ (۱۲) آیت ۱۳ سے بہت قلعی ہے کیونکہ اس میں بھی اس بیان دینا کے بعد اُسکے لوگ کھاترو میں کہ تو اپنا نور ہیچ اندہ باری رہ رہی کر دو، جب میں کوہ مقدس پر پہنچوں گا تو تیری تلاش کروں گا اور یہ بعد جہان کے تیری منہج سری کر دوں گا اور اس جلالی امید کا بیان کر کے کہتے ہیں کہ اے میری جان جبکہ اسی امید سے سامنے دھری ہے تو تو کیوں گھبراتی اور بے آرام ہوتی ہے۔

(۱۳) (نیا داراگ) نیا بہت کرنا ہے۔ اُنکے واسطے لگایا گیا جس کا پیشتر ذکر کیا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ باب ۱۱ آیت ۱۱ کہا ہے کہ غالب کو سچ لایا۔ بہرہ دیکھا جس پر بنا نام ہو گا اور اس نام کو اُسکے پائے دے دے۔ اُسے سوا اُسے کوئی نہیں جانتا ہے اور جان سکتا ہے ویسے ہی بیان کیا ہے کہ اُس نیت کو اُن کے سوائے کوئی سید نہیں سکتا ہے۔ اور اس دنیا میں بھی جب سچ سچی لوگ گئے۔ کاتے ہیں تو اور لوگ۔ اُسکو سمجھ بھی نہیں سکتے ہیں تو کتنا زیادہ دوان یہ حال ہو گا۔

زمین سے خریدی گئے) اُسکے دو مطلب ہیں اول یہ کہ وہ سچ کے خون سے اُس زمین کی حالت سے خبر دے۔ چھوڑا اُسے گئے جیسے چاند اور لوگ درندہ کی بات کو ماننے میں اور اُسکی فزان برداری کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اب اُنکی خون کے سبب سے

وہ زمین پر بہتہ تھے پر اب اُس پر سے بھی اٹھائے گئے۔ ان دونوں مطلبوں کے لئے یہ دلیل ہے کہ اصل میں سے کے لئے جو لفظ ہے اُن میں مطلب ہوتا ہے (دور کر کے) اور خیر نے کے واسطے جو اصل لفظ ہے اس میں اتار دیا ہے اُس میں ایک طرف جو ان کا اس دنیا میں ہو چکا۔ اس کا مفصل بیان ۴- آیت میں ہے۔

۴- آیت

(۴) پہلے فقرہ کی بابت بہت راہیں ہیں مگر یہ تو بخوبی ظاہر ہے کہ اس کے لفظی معنی نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ اگر ہم لفظی سمجھیں تو یہ مطلب ضرور ہو گا کہ شادی والے کہیں نجات میں شامل ہو سکتے ہیں اور بالفرض اگر ہم اس کتاب کو صرف آدمی کی تفسیر سمجھیں تو بھی یہ خیال کرنا ناممکن ہے کہ یہ خدایطرح کو اس سے خارج سمجھتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمی کلیسا کے مفسرین نے ہی سکون لفظی نہیں سمجھا لیکن اگر کہیں چوتھا تو خود ہیچتر پس ایسا کہ وہی مطلب ہے جو قرنتی ۱۱ باب ۲- آیت کا ہے ایک پُرانے لغات کے مصنف بنام سواکس نے دلیل کے تحت لے لیے رکھا کہ یہ شروع سے کنواری اور استبار رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چادریہ روحانی طور پر استعمال میں آتا تھا دو سرلیان ان لوگوں کا یہ ہوا کہ وہ بڑھئی بیرونی کرتے تھے اور جہاں کہیں وہ جاتے ان کے پیچھے جاتے تھے اس میں اتار دیا ہے لونا ۹ باب ۱، حدیث وغیرہ کی طرف اور خصوصاً اتفاقاً باب ۲۴ آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صلیب مسیح کی بیرونی کرنی یہ ہے کہ سب مکہ میں اُسکی بیرونی کرنی اور کسی دیکھ سے آٹا نہ کرنا جیسا عجمانی ۱۳ باب ۱۲ و ۱۴- آیتوں میں ہے کہ اگر ہم اُس کو وہیوں کو جانا چاہتے ہیں ان وہاں سے تو اس سے پہلے ضرور ہے کہ اس پہاڑ پر اُسکی بیرونی کرنی جیسے ٹکڑے کے ٹکڑے پر جہاں اُسکی صلیب ہے اور ہم چادریہ لے کر دینا کے باہر نکل جہاں اس آیت میں تین بار یہ وہی جن آتے ہیں جس سے نہایت بڑی تائید سہ کجانی ہے کہ صرف ایسے ہی لوگ اُن اکیسویں ہزار میں شامل ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یہ لوگ انہیں میں کر گیا پہلا ہیل ہو کے خریدے گئے اور چھوٹا پہلا ہیل خدا کے لئے مخصوص تھا اور پاک اسی طرح سب آدمی عام ہیل کے موافق ہیں اور جو مسیح کے پیرو ہیں وہ پہلے

بازم فرزندانی ہا۔ ابدی انجیل کی پیشگوئی بیان سے نہ۔ تہ تہیہ کہ یہ انجیل جو اب
ہمارے دغون میں موجود ہے اس ابدی انجیل کے سبب عہد متیق کی طرح نفع پہنچائیگی
رسانیل سے بہتر ایک انجیل نکلے گی جس کا نام ابدی انجیل اور وہ لوگ لفظ ابدی پر زیادہ
دور دینے سے انکا معلوم ہو جائیگا۔ لیکن اگر ہم، وہین آیت کو دیکھیں تو ہم ان دونوں باتوں
سے خلاص ہو گئے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتہ کا کام تھا کہ کہنے کے (اُسکی
عدالت کی گھڑی، بھومی، ٹولہ، ڈور اور سے) پر تو بھی یہ خوشخبری پہنچاتی ہے۔ جو دو طرح کی
لوگوں کے لئے دو متفرق چیزیں۔ خوشخبری ہے۔ کلیسا کے لوگوں کے لئے تو اس طرح
کہ اب نئے دھکٹوں کے تیار ہونے کی نعت پھر نیا ہے اور دنیا داروں کے لئے خوشخبری
اسی طرح کہ اب باز فرزندانی نعت ہو جاوے گی۔ اور اسی طرح سے وہ منادی بھی
کہ (تو بد آواز آئے)۔ ان کی باد شہ اھی نزدیک آئی) خوشخبری
آتی ہے۔

(زمین پر رہنے والے)۔ اسکا مطلب ہو دنیا دار یعنی زمینی آدمی اور مقوم
غیر کا بھی مطلب ہے۔ بیان ۱۲ باب ۷۔ آیت میں ہو چکا کہ وہ لوگ درندہ ٹکے
اختیار میں ہیں اور اب ان کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ اگر وہ توبہ کریں تو اسکے
بیسے سے زیادہ سکتے ہیں اور یہ خوشخبری اسی ہے چنانچہ مسیح نے بھی اپنی قوموں
کے نسبت جو عدالت سے تعلق رکھتے ہیں یوں کہا کہ آسمان اور زمین ٹل جاوین
میرا کلام ہرگز نہ ٹلے گا پس اپنی درپشت۔ عدالت کی خبر قائم رہتی ہے۔

آیت

(۷) خوشخبری یہ ہے کہ خدا سے ڈر و اور درندہ سے مت ڈر و بلکہ خدا کا
ڈر و درندہ کے ڈر کو تمہارے رلون سے نکال دیوے اور اُس کے نام کو بھال دو ۱۶ اور
۷۔ آیت ان دونوں مقاموں میں یہ بات سب امتوں اور سب گہراؤں سے کہی جاتی ہے
(اُسکی عدالت کی گھڑی آج پہنچی) یعنی چونکہ وہ بہت نزدیک ہے اسلئے تم ہوشیار
ہو اور درندہ سے مت ڈر و اب تو کہا جاتا ہے کہ وہ نزدیک ہے لیکن ایک وقت آتا
ہے جب یہ کہا جاوے گا کہ آج پھر جیسے ۱۱ باب ۱۸۔ آیت میں مردوں کی عدالت کا وقت مذکور

ہو (اُسکو سجدہ کر دو) جسے آسمان زمین وغیرہ کو بنایا اُسکو کیون سجدہ کرتے ہو جسے
 کچھ نہیں بنایا اور نہ بنا سکتا ہے جیسا دیکھا۔ ۹- باب ۱۱- آیت ۱۱- اور یہ آیت قسیمی میں جو سب
 لکھی گئی تاکہ باہلی بھی کچھ اُسکو سمجھ سکیں۔ اور ۱۲- باب ۱۲- آیت ۱۲- اور یہ خیال اسی میں
 ہے کہ جسے اُنکو بنایا وہ اُنکو نیت بھی کر سکتا ہے جسے سجدہ اور چشموں کو بنایا وہ اُنکو
 بنگا بھی سکتا ہے اب بیان پہلے نرشد کی تھا ختم ہوئی جسے مردہ انسانہی کہا کہ عدالت کی
 گہری پہونچی +

۸- اب دوسرے نرشد نے اور ایک ثابت کہیں جو اس سے بہت زیادہ ہے کہ
 خدا کا خاص مخالف شجر گربڑ اسکا مطلب نہیں ہے اگر چاہے مگر یہ گربڑ گرنے کے بعد
 نزدیک ہے۔ اور یہ اسکا لہا گیا کہ اس سے تسلی اور عبرت دونوں نکلیں۔ باب ۱۱- آیت ۱۱-
 بالخصوص تو ہم بھی اسکا بیان کرینگے۔ بیان صرف اتنا کہنا کافی ہوگا۔ عبادت میں
 یہ وہ شجر ہے جو سب سے زیادہ ہمیشہ خدا اور اُسکی کلمہ کا فی افہ را یہ عبارت پر مبنی ہے
 لی گئی ہے جیسا۔ ۱۰- باب ۱۰- آیت ۱۰- وغیرہ اور یہ دیکھا۔ ۱۱- باب ۱۱- آیت ۱۱-
 ۸- آیت ۸- ان مقاموں میں بابل کی ہلاکت کی پیشین گوئی تھی اور پیشین گوئیں یہ تھیں
 ماضی میں۔ اور ہوا کہ ان پیشین گوئیوں کی صداقت کے متیقن و ظاہر کرے۔ ۱۰-
 انہیں تو بابل کا لفظی مطلب ہو مگر بیان لفظی نہیں ہو سکتا۔

(اُسے قوموں کو اپنے حرام کاری کے عاصف کی مشے پلائی) شراب عصب کا
 نشیبی نام ہے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے عقدت قوموں کو ایسا اپنا اور بہت کر اچھ
 کر گیا وہ بالکل متوالے ہیں جیسا جفوق ۱۲- باب ۱۲- آیت ۱۲- میں بابل سے مخالف ہو کر
 کہتا ہے کہ اُسے اپنے پڑوسیوں کو اپنے عقدت کرے، چار کیا دیکھو۔ اور یہ دیکھا۔
 ۱۲- باب ۱۲- آیت ۱۲- میں شراب کا مطلب ہے عقدت۔ اور ۱۳- باب ۱۳- آیت ۱۳- میں بابل کو مارا
 تشبیہ دی گئی جو اور قوموں کو پلا تا ہے۔ اور جب وہ آخ ہو گا تو خود بھی پئے گا اور ہلاک
 ہو گا جیسے عبادہ۔ ۱۶- آیت ۱۶- میں ہے۔ حرام کاری کیا ہے؟ اسکا مطلب یہ ہو گا کہ جسے
 یہ عقدت صرف زبردستی نہیں دیا ہوا۔ قوموں کا نقصان صرف ہرگز نہیں بلکہ ہرگز نہیں

ہے کجب خوشی سے شراب پیتے ہیں تو زیادہ لذت کی خاطر اس میں خوشبو وغیرہ ملا دیتے ہیں تو مطلب یہ ہو کہ وہ پیالہ پر نشہ ہے کہ جس سے کچھ ہوس باقی نہ رہیگی۔ ان ملا۔ اگرچہ ملا ہوا شراب تو بہت پر ایک طرح سے اُن ملا ہے یعنی اُن ملا تو اس طرح ہے کہ ذرہ بھی پانی اس میں ملا ہو انہیں کجس سے اس کی تیزی کچھ خف ہو جاوے جو نایون میں دستور تھا کہ شیر و انگور میں اکثر پانی ملا کے پیتے تھے۔ اور یہاں اس غضب کے پرالہ میں پانی کا مطلب ہے خدا کا رحم۔ سو وہ اُممیں ہرگز نہیں ہوگا۔ الغرض وہ چیریں اس میں کثرت سے لمبن کی کہ جس سے نقصان نہ ہو۔ ۱۰۔ اس کا سبب ۸۔ اب ۶۔ آیت میں ہے کہ اُس نے اپنے خدائے کہا جیسا اُس نے کیا دیا تم بھی اسی سے کرو وغیرہ جب کہ لفظ ۲ باب ۳ آیت میں ہے۔ آگ اور کندھک میں انا۔ ہے صدر۔ م اور عورہ کی طرف۔ دیکھو ۱۱۔

۷۔ آیت اور شیوہ ۴ باب ۱۰۹۔ آیات ۱۰۔

(یا کفرشتگان اور برہ کے سامنے) مطلب ہے کہ یہی ان کے منزکے دیگر واسے ہو گئے برہ تو نہ کا حکم دیکھا اور فرشتگان اس حکم کی تعمیل کر نیلے جیسا کہ نبوتی باب ۸۰ و ۹۰ آیتوں میں لکھا ہے کہ خداوند یسوع فرشتوں کے ساتھ آسمان پر تے ظاہر ہوگا۔ اور ۶ باب ۶۔ آیت میں مسیح برہ اہلایا۔ اور بیان اُس کے غضب اور عدالت کا ذکر ہے تو بھی برہ کہتا ہے جسکی وہ جبرم صورت زیادہ تر اُنکے دکھ کا باعث ہوئی ان آیات کا مطلب وہی ہے جو مسیح کے اس قول کا مطلب ہے کہ جو جسم کو مار سکتے ہیں اُن سے مت ڈرو مگر اُس سے ڈرو جو جسم اور روح دونوں کو دکھ کر سکتا ہے۔

(۱۱) (اُنکے قصدیوں کا دھواں اٹھا ہے) یہی صدمہ کے حق میں لکھا

ہے کہ اُس زمین کا دیوان بھٹی کے دیوان کی طرح اٹھتا تھا اسی طرح ایسا ۴ باب ۱۰۹ آیات میں اگر اور کسی آیت میں ابدی عذاب کی بات شک ہو سکتا تو وہ اس آیت سے بالکل رفع ہو جاتا ہے کہوں کہ بیان کیا ہے کہ (زمانہ نیکے زمانوں تک) اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ ابدیت کا بیان نہیں ہو سکتا۔

(ان سادی زمانوں میں دن رات اُن کو آرام نہ ملے گا) یعنی

جیسا کہ وہ عذاب ابدی ہے و سزا کا بار بھی ہے اسیٰ کچھ بھی آرام نہیں ہے ہی محاورہ
 باب ۸ - آیت میں ہم جانداروں کے حق میں لکھا ہے کہ اوگورات و دن آرام نہیں ملتا
 ہے گو کہ یہ کلام سے ؟ خدا کی تدابیر اور معروانی سے وہی صرف انکے دل کے رعب
 شے ہے ۔ پس جو دل کے مرغوب شے ہے اسیٰ آرام ملتا ہے اُسکے عمل سے فاعلت
 بانا نہایت ہی دکھ کا باعث ہے یہ دو قسم کی ہے آرمیان ہمارے سامنے دہری
 میں ضرور بہت کن و فون میں سے ایک نہ ایک کو جن لیون کیونکہ درمیانی حالت
 کوئی ہے نہیں صرف ہی دو حالتیں موجود ہیں ہر فرد بشر کے لئے +

آیت ۱۲

(۱۲) (یہاں مقدسون کا صبر ہے) ۔ بحسب معلوم ہوا کہ انکار کرنا یون
 اور مارنے والوں کو کیسی سزا ملنے والی ہے اور بہ سزا اُنکی بے صبری کے سبب
 سے ہے اسلئے مقدسون کو صبر کرنا نہایت ضرور ہے اور من مقدسون کا بیان یون
 ہوا کہ جو درندہ سے احد م کی تو نہیں صرف خدا کے احکام کی حفاظت کرتے ہیں اور خدا کا
 ختم یہ ہے کہ یسوع پر نہ صرف ایمان لادین ملکہ کہیں ایوختا ۳ باب ۱۲ - آیت میں ہے
 (حفاظت سے نہ کہتے ہیں) اسکا مطلب ہے چونکہ داری کرتے ہوئے اور اُن کا
 مال کیا ہے ؟ خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان اور چور کوں ہے ؟ درندہ جو ہر وقت
 اسی مال کے چہین لینے کا بڑا شائق ہے +

۳ - آیت

(۱۳) اس آیت کا مطلب جیسا کہ مذکور ہوا وہی مطلب ہے جو پہلی مانج آیات کا
 ہے یعنی امید سے کلیسا کو ڈراؤس بندانا ۔ اس کتاب میں ۱۲ دھریوختا رسول کو
 حکم ملا کہ کچھ ۔ اس حکم کا ضرور سبب یہی ہے کہ پہلی ولے اسپر خدا سے سوچیں اور دل
 لگاویں اور انکو اپنے دلون پر لکھ رکھیں +

(جو خداوند اپنے یسوع میں ہو کے مرتے ہیں) اترتی ۱۱ باب
 ۸ - آیت اور ۱۱ تہذیبی ۱۱ باب ۱۱ - آیت میں بسا ہی لکھا ہے اسے مراد صرف شہیدین
 بتان کی طرف اشارہ ہے اور یہ حکم بیان ہوا کہ خدا و مدین مرتے ہیں وہی ہیں جو
 پہلی آیت میں ایکسو چوالیس ہزار کہلائی اس فقرہ میں تاکید ہو لفظ اب سے پر لینے

جب سے وہ مرتے ہیں تب ہی سے مبارک ہیں: کہ جب بنیاد و سلم باطل ہیں جاوے گا تب مبارک ہونگے بلکہ اب ہی سے مبارک ہیں اور یہ مسیح کے اس قول سے ملتا ہے جو مسیح نے اپنی چلیب پر جو رکھ دیا کہ آج میں سے جب تو مرنے سے پہلے ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ ۱۹ باب ۱۱ آیت ۱۱ میں بھی یوحنا کو حکم ملا کہ ان دونوں آیات کا باہمی بہت علاقہ ہے کہ ذکر یہ جو اس آیت میں مذکور ہے وہ اس کی مبارک حالی ہے۔ جس کوئی مر گیا۔ ۱۹ باب ۱۱ آیت میں آخری مبارک حالی مذکور ہے کیونکہ یہ کی تادی تو آخر ہی کو۔ دگر +

(روح کھتی ہے) یہ فقرہ اس بات کی تفسیر دلاتے ہے کہ ۱۰ آیت لکھا گیا کہ روح کی بات ہے انسان کی نہیں +

(نکاحی محنتوں سے آرام پاؤں) اب انکے محنت کرنے کا وقت گزر گیا اور آرام کا وقت پہنچا ہے اور اس میں روح کا بہرہ طلب بھی ہے کہ دیکھو یہ اب بھی آرام و خوشی ہے اور اس کے مقابلہ ایک بری بے آرامی ہے جو گذشتہ آیات میں مذکور ہے اب دونوں میں ہر ایک کو پہنچا کر کہ اب انکے آرام پا۔ جس کا سبب ملتا ہے +

(کیونکہ ان کے کام ان کے ساتھ ہو لیے ہیں) میں ان کے کام کو گزر گئے مگر ان کا نتیجہ اور خوشی نہیں گزری ہے بلکہ ساتھ ساتھ بولی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ چھوڑ دیتی ہے جس کا کہ اردو ترجمہ میں ہے نہیں تو ضرور اس سے کھلا کا اجماع قیامت میں ملے گا "ہے مگر لفظی ترجمہ ہے ساتھ ہو لیے ہیں۔ یعنی موت کے وقت سے اُن کو نیکو کام و بیش ملتا ہے -

۱۳ سے ۲۰ آیات تک عدالت کا بیان ہے اس بیان کے دو حصے ہیں اور یہ فصل اناج اور فصل انگور کی مثال سے بیان کئے گئے کہ شکر یہ ہے کہ آیا دونوں مٹھوں میں شریروں کی عدالت کا بیان ہے یا کہ پہلی میں رہتے بار دن اور دویم میں شریروں کی عدالت کا بیان ہے البتہ دوسری رائے والے اس مقام سے اپنی رائے کو مدد دے سکتے ہیں کہ ۱۹ باب ۳۸ آیت اور یوحنا ۴ باب ۲۴ آیت میں رہنما دونوں کے جمع ہونے کو اناج کے فصل سے تشبیہ دی گئی اور کڑوی دانہ کی تشبیہ میں دونوں قسم کے

لوگوں کی عدالت بیان ہو چکی مگر اور مقام میں جنہیں صرف شہرِ بدین کی عدالت کو فصلِ اناج سے تشبیہ کی گئی خصوصاً یوں کہ باب ۱۲ و ۱۳ آیات اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی مقام کی طرف یہاں مکاشفہ میں اشارہ کیا گیا کہ دونوں تثنیوں سے ایک بات یعنی شہرِ بدین کی عدالت ظاہر کی گئی چنانچہ آیات میں ہے اپنا ہنسو اٹکا۔ یہ لفظی ترجمہ یوں کہ باب ۱۲ آیات کا ہے اور بھی مطلب یہ ہے کہ باب ۱۱ آیات اور یہ مینا۔ باب ۱۰ آیات میں جو کہ فصلِ اناج سے شہرِ بدین کی عدالت متاثر ہوئی ہے۔

آیت ۲

(۱۲) (بآدل) یہ اس بات کا نشان ہے کہ عدالت دوتے والی ہے اور اس کل زیرِ نگاہ کا بھی مطلب ہے کہ مسیحوں کو ڈاکٹرس بنا دو جو کہ اس دنیا کی تکالیف اور مصائب میں بدل نہ ہوں بلکہ صبر سے انکو سہید کیے نہ کہ آخر کار عدالت ضرور ہوگی ان بابوں سے ۳۷ وان زبور بہت متاثر ہے جیسے شہرِ بدین کی کامیابی اور غیر زندقہ کا مفصل بیان ہوا اور یہ بھی کہ انکی کامیابی سے مقدسوں کے لئے سخت امتحان ہوتا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ہماری دینداران کا کچھ فائدہ نہیں ہے تو اسی زبور کی ۷۷ آیات میں اُس زبور مصنف صاف کہتا ہے کہ جب میں مقدس کے ان کی تہذیب شہرِ بدین کی افون کو سوچا اور انکی عاقبت کو جان لیا اور مقدس ہستیوں اس طرح اپنے ظالموں کی بدست کر کے انکو ابنِ آدم کو تخت پر بیٹھ کر دیکھتا ہے تب ہی ظلم اور ستم کی بدست کر سکتا ہے۔ وہ بادل سفید تھا۔ اُسکی سفید تر اُسکے جلال کے سبب سے تھی جو اس پر بیٹھا تھا اور چونکہ اناج سے ظاہر ہے کہ وہ بادشاہ تھا بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ اور اپنے لئے تھین ہنسوا ہی لئے جوئے ہے کیونکہ وہ اس فصل کا بھی لاک ہے۔

آیت

(۱۵) میں ایک فرشتہ نظر آتا ہے جو اُس تخت نشین کو پکارتا ہے۔ بعض شراک کہ تو ہمیں کہہ دو کہ جو کتنا ہے کہ کوئی فرشتہ ہے کہ حکم دیوے۔ مگر شک کوئی نہ کی کوئی جان نہیں۔ تو دیت ہے اور رویت میں یوحنا کو سب کچھ فرشتوں کے ذریعہ سے دکھایا گیا اور ہم اس سے یہ سچو حال سکتے ہیں کہ وہ آواز بڑا ایک فرشتہ کے باپ کی طرف سے ہوئی اور پٹا باپ کا حکم مانتا ہے بلکہ اس عدالت کے کام میں بھی جو اُسکو بکل سوچنے لگی۔ اس

فرشتہ کی بیگلی سے ٹھٹھکے کا یہ طب ہے کہ ظاہر کرے کہ اب ان کا حق کی نرا ملنے والی ہے جو خدا کی کلیسا کے برخلاف کئے گئے تھے اس آیت کے آخر میں اصل زبان میں ایک لفظ ہے جسکا فعلی ترجمہ سوکھ گیا اور دو میں اسکا ترجمہ یک چکا ہوا۔ اور اگر ہم اس حصہ میں بھی بیرون کی عدالت کا بیان سمجھیں تو یہ غلطی نہایت درستی سے صادق آتا ہے کیونکہ انسانیت میں نیکی کی تری ہے اور شرارت اس تری کو سوکھائی ہے اور شرارت میں سے جب کل تری بخل چکی تو محض خشکی ان میں رہی اسلئے وہ سوکھ گئے اور شجہاء ۱۶ باب ۱۵ آیت میں شرارت کی انتہا اسی محاورہ سے بیان کی گئی ہے فصل سوکھ گئی اور پیدائش ۱۵ باب ۱۶ آیت میں بھی انکا حال یوں بیان ہوا کہ انکا پیاد بھ گیا ہے

(۱۷) اس میں فصل کاٹنے والا ایک فرشتہ ہے پہلی رائے والے کچھ اس سے مراد دیکھتے ہیں کہ پہلی فصل کاٹنے والا مسیح ہے اور دوسری فصل کاٹنے والا یہاں فرشتہ ہے مگر دلیل اس رائے کے استحکام کے لئے کافی نہیں ہے۔ کیونکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ فرشتہ بھی خود مسیح ہی ہوگا اور دوسرا کہلایا گیا ہے سبب ہوگا کہ دوسری طرح کا کام ہے اور اس رائے کی طرف یہ بات بھی ہے کہ اس کے ہاتھ میں بھی تیز ہتھوڑا ہے اور انگوٹھا کھڑا کا ہتھوڑا نہیں ہوتا بلکہ ادایک قسم کا اوزار مگر اس فصل کے کاٹنے والے کے ہاتھ میں بھی وہی ہتھوڑا ہے اور وہی ہتھوڑا فصل انگوڑے کا کام بھی آیا۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ فرشتہ موسیٰ در سر نہیں بلکہ وہی ہے جو پہلی فصل کاٹنے والا تھا اور یسعیاہ ۳۰ باب ۳ سے آیات میں انگوڑوں کا روندنے والا مسیح ہے اور اس دیت میں اس کی طرف خاص اشارہ ہے اور ۱۹ باب ۱۵ آیت کے آخر میں بھی روندنے والا مسیح ہے +

(۱۸) میں ایک فرشتہ کا ذکر ہے جو آگ پر اختیار رکھتا ہے تو یہ آگ کیا ہے؟ وہی آگ ہے جسکا ذکر ۸ باب ۳۴ و ۵۰ آیتوں میں گزرا ہے یعنی وہی آگ ہے جو مقدس کی دعاؤں کی شدت انگیز تاثیر سے شعلزدن ہو کے آفتین بن بن کے شریوں کے سپر پر پڑی اور یہاں ایک قربان گاہ کا ذکر ہے جس میں سے وہ فرشتہ نکلا۔ وہی ہے جس پر

بعد انکی ہلاکت کا بیان ہو گا تو ان دونوں سیالوں کے بیچ میں یہ دو باب آگئے ہیں ۔
 عوامانِ آدن کا ذکر ہے جو کلیسا کے مومن پر اسنے لایا ہے نہ بہت سی فقرہ ہے
 ذکر ہوا اگر ان ابواب میں ایسی آفت کا ذکر ہے کہ یہاں ختم ہو کر نہ ہو ۔

(۱۲)۔ ایمین یوحنا رسول نے کہا کہ : اثنان سہیل برودکیا .. بسان بھن منے ۱۱ اینہ

ایک بڑا عجیب نشان دیکھا جس سے ظاہر ہے کہ ان دونوں سے جیچ میں کچھ علاقتہ ہے اور وہ علاقہ سنہ ۱۸۰۶ء بڑا فغانستان اس بات کی علامت تھا کہ یہاں سنانی خان ہے اور نہ کہ معلوم ہے اور زمانہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں کے رشتہ دار یہاں کے زمانہ کے نشانہ نام لیا جاتا ہے اس نشان کی وجہ سے یہاں کے رشتہ دار یہاں کی رہا ہے۔

[illegible]

لائے فاضلہ ارشد شاہین نے یہ آئینہ آئینہ ہر روز ۳۰ منٹ کے لیے استعمال کیا کرتی تھیں۔

آخر کو دیکھ کر قریب سے یہ جھپٹے لائے کہ یہ کیسی اچھی آفر ہے۔ سب نے جی میں کہا کہ
اور اگر ہر ایک کو ملے گا تو اس کے جیسا اللہ تعالیٰ ارادہ کرے۔

۱۔ کاغذ بنیں یہ ہنوت و لون کے چند نرنگ ہونی چاہئے۔

ان سے براہو اقومس سے بھی پہلے انے قلم بن رہے تھیں و نظریہ سے

(۲) پرستند وہی ہے ع : باب میں یوحنا سبیل سے دیکھ کر یہ حند رخا کے

معدون کا مجموعہ ہے جو امان کی نگہبازوں کو ان کے باطن سے باطنی طور سے
 سیرت بھی نظر آتا ہے اور شیشہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ غلو سے باز نہ ہوگا اور درست

من این من پھر بھی کہورت نہیں سے اور اس سے الکی عصبہ اندر اور کہہ پتا
مراد ہے +

جنگ خدا کی کلیات یہی ہیں ہے اسکی حد بہن ظہور باہر ہوگی اور راستہ ہی -
عجیب تر سے کہ چوٹ "مخلوہ" کو حق جنتا نہاں ہے عجیب ہے اور راستہ اسنے کہ
حقیقت اسکا حق تھا +

(اسے قوموں کی بادشاہی) یہ مدارہ بریاء - باب ۱۰ - آیت سے لیا گیا
بھی خدا نوسون کا بادشاہ کہہ دیا تھا لہذا بن بران عدالتوں اور فتوؤں سے اپنی اس حکومت کو
ظاہر کرتا ہے کہ وہ کل قوموں پر بادشاہ ہے +

(۲) (کوئی نہ درست) یہی ہے جبکہ ایسا خدا ہے تو کن اس پر نہ درستی بریاء - آیت ۲۰
۱۰ باب ۱۰ - آیت سے لیا گیا +

(تو کیا لا مقدس ہے) اصل میں مقدس کے لئے جو لفظ ہے وہ عربی زبان
۱۰ باب ۱۰ - آیت میں ملتا ہے + فارسی زبان کو کتابوں میں وہ شخص جو بدعتی
حق اور کرتا ہے اس لفظ سے کہہ دیا ہے اور جو کو یوں کا حق اور کرتا ہے اس کے دئے
ایک دوسرا لفظ ہے اور یہاں وہی آیا جو "بوتائون" کے حق اور کرنے کے دئے آتا ہے
اس کو معلوم ہوتا ہے کہ مدالکی صفت اسلئے بیان لکھی گئی کہ ۱۰۰ اینا حق اور کرتا ہے
رسم قوم میں آ رہی گئی (جیسا کہ ۱۰۰ زبور ۱۰۰ - آیتوں میں آیا ہے اس میں
اور باتیں شامل ہیں - یعنی وہ قومیں جو اب توبہ لے رہی ہیں خوشی کے ساتھ آدنیگی اور خوشی کی
میں اور ملو خاہنخواہ "انہ" مکر یا پڑ گیا +

(۲) سپاہ سے فخر کی پہلی شہادت کے خیمہ کا ذکر پر اسے عبدالمعین بہت ہی
اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں شریعت کے دونوں نئے جن سے خدا کی گواہی آتی ہے جو ستر ہوتی
ہے - لے چوئے نے خیمہ کا لفظ یہاں صرف اسلئے لکھا گیا تاکہ اس محاورہ کی سہولت
پورے طور سے پڑانے عبدالمعین کے محاورہ سے پائی جاوے - نہ کہ خبر میں ہے صرف
میکل ہے وہی اب شہادت کے خیمہ کا کام دیتی ہے جیسا اس شہادت کے خیمہ کی شہادت
دیجاتی ہے وہی اب اس شہادت کی پہلی کی خبر دیتی ہے تاکہ اس شہادت کو ستر نہ
ایمان لادیں اور جو ایمان نہیں لائے وہیں اسوقت ادنیگی ستر کے لئے وہی شہادت کی پہلی

سے بڑھکتا ہے مگر بیان وہ قہر بڑگ اوتھا ہے ایک مقدس کا قول ہے کہ عجیب خدا آفتین
 پہنچتا ہے تو یہ اچھا ہے کہ اس کے ایمان دار لوگ بھی تھوڑی مدت کو واسطے نہایت ادب کے
 ساتھ پہنچیں جنگ کرو، طوفان گوزنہ جائے خبیث، یسعیہ ۲۶۰ باب ۲۰۔ آیت میں ہر بھی
 اس بات کا مطلب ہے کہ کوئی اس کے اندر نہ جاسکا۔

باب شانزدہم

(۱) اس میں ایک آواز سنائی دیتی ہے وہ یقیناً خدا کی آواز ہے کیونکہ یہ یوں کہ آواز آیت
 کا حکم دیتی دیتا ہے جس نے، اور آیت میں کہا کہ ہو چکا، اور آواز دینے کا مطلب
 خلیل ۱ باب ۱۰۰۔ آیات سے نکلتا ہے،

سات آفتین دو طرح پر تقسیم ہو سکتی ہیں اول یہ کہ تین آفتوں کا ایک حصہ اور
 ۴۔ آفتوں کا دوسرا حصہ ہے دوم یہ کہ ۴۔ آفتوں کا ایک حصہ ۱۰۔ تین آفتوں کا دوسرا
 حصہ پہلی تقسیم کی دلیل یہ ہے کہ تیسری آفت کے بعد ۱۰ ۱۰ ۱۰ دین آیت میں ایک آواز
 سنائی دیتی ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ یوں کہ بیان کرے اور ساتویں آیت کا
 مطلب ۱۰ ساتوں آفتوں پر بخوبی صادق آتا ہے ۱۰ دوسری تقسیم کی دلیل یہ ہے کہ پہلے چار
 پیالے کسی کسی مری اور ظاہری چیز پر آواز دینے گئے چنانچہ زمین پر اور سوچ پر وغیرہ
 اور باقی تین پیالے غیر مری چیزوں پر آواز دینے گئے یہ پہلی آفتیں ۱۰ آفتوں سے شبہ
 ہیں جو پہلے چار نرسنگوں کے پیونکے پر ظہور میں آئیں البتہ تہتمافرق تو ہے کہ یہاں ہر
 سوچ کا ذکر ہے مگر وہاں سوچ چاند اور ستارہ و کائنات کا ذکر ہے اور عموماً سب آفتوں میں

۱۰۔ کلیسیا کے دشمنوں کے لئے تیار ہوتی ہے لیکن چونکہ یہاں فرات کا سونگنا ایک پیالہ کے سبب سے ہوا اور سارے پیالے کلیسیا کے فائدہ کے لئے اوندھیلے جاتے ہیں پیالہ ہی کسی نہ کسی طرح سے خرد و کلیسیا کے فائدہ کے لئے اوندھیلے جاوے گا جیسا کہ ۱۲ باب ۱۰۱۶۔ آیات ۱۰۱۶ اور ۱۰۱۷ میں مذکور ہے۔
خدا نے اپنی کلیسیا کے واسطے کھولی بلکہ مصلوٹوں کے واسطے جی کہ ان کو دینے کے بعد ان سے لے آیا اور ان کو دیر میں چلایا بھی برکسو واسطے واسطے رجب۔ ۷۔ مندر کے تین پونچھین تو نیست و نابود ہو جاویں۔ خدا اس طرح بار بار ایک بعد ایک کلیسیا کے دشمنوں کو کامیاب ہونے دیتا ہے +

(۱۲) کلیسیا کے تینوں دشمنوں کے منہ سے تین روچین نکلتی دیکھیں پھلی
اسی جگہ دوسرا درندہ جو پھر بنی کے نام سے مذکور ہوا اور اس درندہ کے نام کی تبدیل کا سبب یہ ہے کہ یہ درندہ وہ زور ہے جو عقل اور علم اور رجب مذہبوں سے نکلتا ہے مگر کاشفہ ۱۳ باب میں خاص اشارہ ہے اس زور کی طرف جو غیر مذہب والے رومی بادشاہی میں تھا۔ مگر یہاں صرف اس کی طرف جو ظاہری کلیسیا میں شامل ہے۔ پراس سے اسی قسم کا زور نکلتا ہے۔ اور جو ٹھٹھے بنی کا نام ظاہری کلیسیا کے ایسے زور پر بڑا کر کے جو کلیسیا کے باہر سے زیادہ تر صادق آتا ہے کیونکہ جو جو ٹھٹھا بنی ہے وہ سچے دین کا دعویٰ کرتا ہے ۱۳ دین باب میں تین دشمنوں کا ذکر یوں ہوا کہ زور کے موضوع پر وہ دکھائی دیا اور اس درندہ کا نام دوسرا درندہ ہے جو یہاں جو ٹھٹھے بنی کے نام سے نامزد ہوا۔ مگر یہاں یہ تینوں دشمن ایک دھڑ دکھائی دیتے ہیں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگرچہ ان کے پاس پناہ تحت اور اختیار درندہ کو دیا ہے تو بھی بالکل اسکو نہیں دیا ہے خواہ یہی حیا رکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ شیطان و دیبلوں سے تو کام کرتا ہے مگر خود اسکا پیاسا ہوا ہے غالب ہو کر جو حیا نے ان تینوں دشمنوں کو اس کی شکل میں ان کے منہ سے نکلتے دیکھا۔ لیکن آدمی کی تاثیر اس کے سانس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ کتبہ ۱۰ ص ۱۰۰ میں ہے +

(میں ذات کی مانند) اسلئے کہ میں نہ کہ پاک سمجھا جاتا ہے اور خواہ خواہ اس سے

حضرت آقا جیسے راہ میں اشارہ ہو گا مہر ہی ایک آفت کی طرف اور جہاں کہ گرج
نوا کھونڈ کی صورت میں دکھائی دی ویسے ہی یہ ناپاک روحین میٹھ کون کی صورت
میں نظر آئیں۔

۱۴۱ آیت

(۱۴۱) (مچھڑی دیکھنا نے عین) جی بات ۱۳ دین باب میں جو شے بنی کر حق
میں بیٹھے دوسرے درجے پر ہیں ہی گئی۔ ناپاک روحین کا یہ بیان اس واسطے کیا گیا کہ
کلیسا میں اور متد ہونے کے اسنی مخالف تاثریں خیالی نہیں فی الحقیقت وہ روحانی تاثیریں
ہیں۔ ایسے اسکو سوہ ہوشیاء پر مچھڑے جیسا کہ پول رسول نے افسی ۶ میں اعلان کر
دیا۔ روحین اور سب کچھ کہہ کر اس کے دنیا کے بادشاہ ہون کو تو ایک دیو پر کہ وہ کھیا
اور اسے خدا کے برعکس۔ نہیں اور کھیا کو ست و نابود کر ڈالیں لیکن رسول کہتا ہے
کہ اللہ انکار ارادہ نہیں ہے یہ خدا کا ارادہ بالکل اور ہے یعنی وہ تو اپنی جہ میں اپنے ہی
بیرون سے واسطے جمع ہوتے ہیں لکھیا کو نابود کر کے اپنا نام بڑھا دین لیکن فی الحقیقت
وہ ان کا بد دن سے کوئی وجہ وہ غافل کر دینے فریست و نابود ہو جاویں گے اور کلیسا کی
جی جی کوئی ایسا بار بار اس کے واقف کہیں کسی واقعہ ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ
یہ اس خاص اشارہ کے وقت کی طرف ہے کہ جب دنیا کی تمام بادشاہتیں برہمن کھیا کو
میں نہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے کھیلے کا بھی جی توجہ ہے اور یہ واقعہ باستان
نزدیک و دور ہیں اور کچھ۔

۱۴۲ آیت

(۱۴۲) یہ آیت ایک جگہ متضد ہے جس میں مسیح اپنی کلیسا کی تسلی کے لئے بولتا ہے اور
اس آیت میں مسیح کا تذکرہ ہوتا ہے خود بخود ظاہر ہے اس آیت میں نصیحت یہ ہے کہ چونکہ کلیسا کے
ان میں ان کا قابو پا دینے کے لئے سے وہ کھولے جاویں گے اور ان سے بچنے کے لئے جا دینے
کے لئے کرنا ضرور ہے کہ کلیسا کے لوگ جاگتے رہیں مبادا کہ ان سے بھلائے اور بچائے جاویں
اور اس میں حفاظت کرنے کی بات بیان ہوا۔

اچھا جانتا ہے اور اپنے کپڑے اوقات کے نہیں سوتا (۱۴۲) باب ۱۴ آیت میں
بھی مسیح کے حور کی طرح آئینا دکھانے کے وہ ان بھی کپڑوں کا ذکر ہے ان دونوں مقاموں میں

تشیب میں تو الگ الگ کہ مطلب قریباً برابر ہیں جان کا مطلب ہے خبر داری اور دکان کا مطلب
یا کیرگی اور دکان دونوں کا اہم ملتا ہے ۔

رمباہ آگہ و اننگا پھر ہے اور لوگ اُسکی شرم کو دیکھیں (اس کا مطلب یہ
ہے کہ رмбаہ اگر اس کا حال ہو کہ ایمان اور ساری روحانی صفاتوں سے اس کا دل بالکل خالی
ہو جائے اور علاوہ ان چیزوں سے اب بالکل خالی ہو جائے کہ وہ ان صفاتوں سے بالکل خالی
ہے جیسا کہ مرنے والے کو جو زمین کہتے ہیں اُس سے وہ بھی جودہ رکھنا ہے گیا جاوے گا اور
حب یہ بات فاش ہو جائے گی تو انکو بہت شرم آئے گی ۔ اسی طرح کی تشبیہ جنت میں بھی
پائی جاتی ہے جہاں چاندی جہاں ۱۳ باب ۲ آیت اور ۴ باب ۳ آیت اور ہوشیغ ۲ باب
۱۰ اور غم ۲ باب ۱۰ میں ہے ۔

(۱۰) اس میں لڑائی کی جگہ پر کھٹے کرنا کا فاعل خدا ہے ۔ اور خدا نے راہ و نیزہ چڑھ
انکو چڑھ کر کیا البتہ جمع کرنا کا کام تو زمین پاک روحان کا ہے مگر خدا اُن کے کام کو اپنے کام میں
گناتے ہوئے خود ہی انکو اکٹھا کرتا ہے ۔ جیسا کہ فی ۳ باب ۲ میں ہے ۔

(ہارمکرتن) یہ دو جہانی نظروں سے مرکب ہے آری یعنی پیارا اور کدو نہ مقام
کا نام ہے ۔ تعاریف اسرائیل کی روحی میں ہے اور اس کے پاس پہلی بڑی لڑائی میسر اور باوق کے
درمیان ہوئی ۔ قاضی ۱۲ باب ۱۰ اس کا نام دہرہ کے گیت قاضی ۵ باب ۱۰ آیت میں بھی ملتا
ہے اور چونکہ اس مقام میں کلیہ ایکے بڑے بڑے دشمنوں نے شکست کھائی اس لئے آخری
لڑائی کی تشبیہ اس سے بہت مناسب اور عمدہ معلوم ہوتی ہے علاوہ ازیں اسی مقام پر
ایک اور مشہور ماجرا واقع ہوا جو اسطین ۳۳ باب ۲۹ و ۳۰ آیتوں میں مذکور ہے اور
تواریخ کی کتاب کے جس مقام میں اس ماجرے کا بیان ہے وہ ان لکھا ہے کہ یونس بادشاہ
اس کا گیا اور یونس نے اُس پر ڈاکم کیا اس کی طرف ذکر ۱۲ باب ۱۱ و ۱۲ میں اشارہ ہے
اور وہ اتمہ پہلے و انجات کے متضاد ہے وہاں تو یونس کا مقام کہ اس سے تشبیہ
دی گئی اور یہاں شکست کا ذکر ہے پہلے اشارہ کا مطلب یہ ہے کہ کلیہ نے یونس
پاچی پر دوسرے اشارہ سے یہ نکلنے سے کہ کلیہ مغلوب اور دشمن غالب ہوئے ۔ تو

بیان بہ در نون اسارات اس طرح مل سکتے ہیں کہ جیسا فرعون نے دیکھتے ہی پہنچ کر گوار
 ڈا اسی طرح کہلایا، دوسرے بھی ایسے ہی جوش سے جڑا آئے ہیں کہ ہم لوگ اسکو دیکھتے
 رہے، اور اولین نے پرنی انجام باکل اُسکے برعکس ہو کر جیسا نبات کا خون یہاں پیا
 اسی اسکا انتقام بھی اسی مقام پر کیا۔ یہی اسکا انتقام بھی یعنی کھدایا کا انتقام بھی اسی جگہ
 پر کیا۔ دیکھا اب حوالہ ہے کہ کیوں مقدمہ چلا کر کہا (انہی دن کی کتاب میں تو گدہ و گدائی
 اور گدائی میں گدائی کی وہی نہ تھی) اسکا اول جواب یہ ہے کہ گدہ و گدائی پہاڑی ملک میں تو بچا
 تھا کہ گھل کے سمند کی نہ بن جان لو حمار بتا نہا اور بچا تھا پہر پہر کہ جیسا کہ وہی شکست سے
 مناسب رہتا ہے۔ بہرہ کہ شکست میں پتی ہوتی ہے اور وہی پست ہے ویسے ہی پہاڑ
 فتح سے مناسب رہتا ہے کیونکہ فتح میں بلند سی حاصل ہوتی ہے پہر پہر کہ بھونچا جا رہے
 یہاں اس مقام کے نام کی طرف اشارہ ہے بلکہ عبرانی زبان میں جو کچھ اگس نام کے
 معنی میں آتا وہی اشارہ ہو گا تو گدہ و ایک عبرانی مصدر سے مل سکتا ہے جسکے معنی
 میں کا گدہ جڑنے سے کرنا +

اس گدہ و گدہ طلب شکست بخوبی ہو سکتا ہے اور ذکر یہ کہ گدہ و گدہ بالانتقام
 کا توجہ بہ سبب نے یوں کیا کہ شکست یافتگان کی وہی میں اس لڑائی کا انجام اور نتیجہ
 اسکا بیان کے آخر میں ذکر ہوا اگر اس آیت میں کچھ بھی نہیں لکھا اسکا سبب یہ ہے کہ
 اسکا پورا انتقام بہرہ بہرہ کے اوڑھیلے جانے پر ہو جیو الا تھا +

(۱۴) ساتوین پیار کے اوڑھیلے جانے سے یکسیا کے دشمن یکبارگی فنا
 ہو جائے گی کیونکہ یہ پیار ہوا پر اثر ہو گیا اور ہمارے زمین کی کل چید وں کو پیسے اور
 گھیرے لئے رہتی ہے تو جب ہوا میں پیار اور اثر ہو گیا تو دنیا پرہیز کوئی چید وں باقی
 نہیں رہ سکتی ہے اور خدا کی آواز اس کے تخت پر سے سنائی دیتی ہے
 کہ ہو چکا +

(۱۵) اسیں وہی واقعات ذکر ہوئے جنکا ذکر باب ۱۱-آیت میں بھی ہے
 صرف اضافی ہے کہ وہی زلزلہ عموماً اور بلاؤں کے سلسلہ میں ذکر ہوا اگر یہاں اسکو

۱۴-آیت

۱۵-آیت

اگک شمار کیا اور اسپر تکید کی گئی یہ اسلئے ہوا کہ ۲۰۱۹- آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ سے دنیا کی بادشاہی بالکل نیست ہو گئی (جب سے آدمی ہوئے الخ) اسین خروج باب ۱۸ آیت کی طرف اشارہ ہے جین آدیون کا ایسا ذکر ہے (۲۰۱۹) کو ایک آیت سمجھنا چاہیے (بڑا شہر تین حصوں میں ہو گیا) یہ بڑا شہر بابل ہے جسکو خدا نے اپنے غضب کا پیالہ پلایا (سب قوموں کے شعور کپڑے) اس کی تفسیر ۲۰ دین آیت میں ہے تین حصہ ہونیکہ طلب ہی ہوگا جو ۱۴ باب ۱۸ آیت میں ہے کہ گریٹ ۱- (بابل کی یا خدا کی سلاخنے ہوئی) جیسا کہ بنی اسرائیل کی بابت کہا ہے کہ جب وہ ملک مصر میں قید تھے تو خدا نے اونکو یاد کیا تا کہ اونکو رافائی دیوے اور یہاں بابل کو خدا نے اسلئے یاد کیا کہ اُس سے انتقام لیوے پس معلوم ہوا کہ دونوں طرح سے گویا خدا بھول گیا یعنی ریوی وینو اور انتقام لینے کو بھی اسطرح کی یاد کا ذکر ۱۲ میں ہر جہاں وہ نون طرح کی بھول اور یاد مذکور ہوئیں (اُسکے غضب کا غصہ) اصل میں غصہ کے لئے ہے نفا ہے وہ ایک طرح کا جوش ہے پس مطلب ہوگا اُس کے غضب کا جوش ٹاپو اور پراڈو دونوں سے مراد ہے بادشاہتیں۔ ٹاپو اس لحاظ سے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہتے ہیں اور پھر اس لحاظ سے کہ وہ اپنی سلسلہ بندی کے سبب سے ایک دوسرے سے علاقہ رکھتے ہیں +

(۲۱) بیان اولے کا جو وزن لکھا گیا وہ ۲۵ یا ۳۰ سیر کا ہوتا ہے تو اتنے بڑے اولے سے کوئی بیج نہیں سکتا ہے اور قیمتی شہریوں کی ہے یہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ لکھا تو ہے کہ انہوں نے مرتے وقت کفر کیا مگر بیان جیسا کہ ۹ دین آیت میں نہیں لکھا ہے کہ "توبہ نہیں دی" بیان اُن کی توبہ کرنے یا نہ کرنے کا کچھ ذکر نہیں کیونکہ اب توبہ کا وقت ہو چکا تھا اب تو بالکل نیت اور طاقت ہے اگر مکاشفہ کی کتاب یہاں ختم ہو جاتی تو معلوم ہوتا کہ یہ کفر جو انہوں نے مرنیکے وقت تک اسکی کچھ بھی سزا نہیں ہوگی لیکن آئینہ رویت سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی اور شک بالکل رفع ہو جاتا ہے۔



ہجرت ہو گئے دوسری بات یہ کہ دوسری آیت میں صرف یہ نہیں لکھا ہے کہ زمین کے باشندگان اس کی حرام کاری کی تھے سے متوالے ہو۔ یہ جس سے جو یہ نتیجہ نکال سکتے تھے کہ اُسے پھل کے اپنی تالیع کر لیا اگر بھی ہوتا تو یہ نام غیر مذہب والے رومان پر بخوبی صادق آتا مگر اس کے متوالے یہ بھی لکھا ہے کہ بادشاہوں نے اُس کے ساتھ حرام کاری کی اب اگر ہم کہیں کہ یہ کسی غیر مذہب والی رومان ہے تو کن بادشاہوں نے اُس کے ساتھ حرام کاری کی۔ ان دونوں تو صرف فارسیوں کی بادشاہی تھی جو ہمیشہ رومن سے لڑتی رہی اور انہوں نے کبھی کسی کے ساتھ عہد نہیں باندھا۔ پس یہ محال معلوم ہوتا ہے کہ ہر اس کسی کو غیر مذہب والی رومان تصور کریں۔ بنام پاپا والی رومان پر بخوبی صاف آتا ہے جس کا مطلب یہ ہو گا کہ پاپا دن نے تو یہ چاہا ہے کہ بادشاہوں کو اپنی تالیع کر لیا کہ بادشاہوں نے بھی اپنی دنیاوی فائدہ کے لحاظ سے پاپا دن سے ایسے عہد بند ہے کہ جس سے ملیا کا نقصان ہوا اسی سے اسی بددعا اور ایک دلیل ہے جو اباب ۲- آیت سے نکلتی ہے۔ یعنی یہ کہ اگر ہم فرض کریں کہ بابل اور کسی سے مراد ہے غیر مذہب والی۔ ان تو ہم کو ضرور سمجھنا پڑے گا کہ جس پرندے اور دیو پاپا اور دیگر ماحول اختیار لوگ اب تک اس لیل کا کوئی جواب دہی کیلیا سے نہیں دیا کیا ہے۔

۱۸۵۱۶ و ۱۹ و ۲۰ - ابواب ایک ہی حصہ میں شامل ہیں جس کا مطلب ہے کیلیا کے ان دشمنوں کی ہلاکت جن کا بیان ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ - ابواب میں ہوا چنانچہ صرف اشارتاً ان کی ہلاکت ذکر ہوئی ہے۔

(۱) اس باب کے پہلے لفظوں سے کہ ان ساتوں میں سے ایک فرشتہ آیا معلوم ہوتا ہے کہ اس حصہ کا پانچویں حصہ کے ساتھ جو ۱۵ و ۱۶ - ابواب میں بڑا علاقہ ہے اور وہ علاقہ یہ ہے کہ پانچویں حصہ میں جس کا خلاصہ پیالے میں کیلیا کے مخالفوں کی مزار مختصراً لکھی ہوئی ہے۔ اور اس چھویں حصہ میں ان تین دشمنوں کی مسمومیت کا ذکر ہوئی ہے جو ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ - ابواب میں ہے پس مطلب یہ ہے کہ اس چھویں حصہ کا بیان پانچویں حصہ ہی میں شامل ہے۔ اس فرشتہ کا یہ کلام ہے کہ میں

جس کسی کی منہ انقبضہ و انقباض اس باب میں اس سزا کا بہت تہوڑا بیان ہے اس کا بیان
۱۵ ا دین باب میں ہے مگر اس باب میں کسی اور اُسی سوار کے جانور کا ابرا بیان کیا گیا جسکا
سمجنا اُسکی سزا کے سمجھنے کے لئے نہایت ضرور ہے کیونکہ صرف اُسکی کیفیت کے جاننے
سے ہم سزا کچھان سکتے ہیں ورنہ نہیں ۔

(جو بہت بانیوں پر) اس فقرہ کے تفسیر ۱۵ ا دین آیت میں ہے اور یہ محاورہ یہاں
۱۵ باب ۱۳ آیت سے لیا ہوا ہے وہاں بابل ایک سو ہٹا پایا کہلاتا ہے اور یہاں ۱۴ آیت
میں لکھا ہے کہ وہ سپاہیوں کے ساتھ میں سزا رس سے پیشتر تھے دیکھا کہ کلیسا ایک
عورت کی صورت میں دکھائی دی ۔

۱۳۔ اب میری آیت میں ایک عورت کا ذکر ہے اغلب ہے کہ یہ بھی کلیسا ہوگی اور اچانک
باب میں نہنے دیکھا کہ وہ عورت یعنی کلیسیا بیان میں بہاگ گئی اور یہاں تیسری آیت میں وہ
بیابان میں دکھائی دیتی ہے جس سے اُن دونوں عورتوں کی موافقت تو معلوم ہوتی ہے ۔
اگر انکی چھانگت نہیں ۔ کیونکہ اگر وہ دونوں کی پٹانگ ہوئی تو اس سے پہنچہ صاف نکل آتا کہ
کل کلیسا گھرنے والی ہے ۔ مگایا چونکہ یہ ممکن ہے ۔ علاوہ ازیں یہاں بیان کے مذکور
ہونے کا ایک اور سبب ہے ۔ وہ یہ ہے کہ کلیسیا ۱۶ باب ۱۔ آیت میں مسند کا بیان
مذکور ہے اور مراد ہے مختلف قوموں اور گروہوں کے مجموعے جو مسند کی طرح بے تسکین
جوش و خروش میں ہیں ۔ اور وہاں قوموں کے مجموعہ کے بیان کرنے کے لئے بیابان
اور مسند کی تشبیہ بابل کے بیان میں مدنی گئی کہ متفق اللغہ ہو جاوے مگر تو بھی کچھ تو
خاصی گئی کہ پہلے لکھا ہے پانیوں پر بیٹھے تھے پھر لکھا بیابان میں بیٹھے ہوئے
تھے ۔

(درمندا) بلا تک یہ وہی ذمہ ہے جسا ذکر ۱۳ باب کے پہلے حصہ میں ہوا اُس کے
جسمیات سینک اور دس سرے پہلے تو وہ عورت اُس پر بیٹھی ہوئی ہے اور اُس پر بیٹھے
مطلب ہے کہ وہ اُس پر حکومت کرتی ہے اور اُس پر اختیار رکھتی ہے ۔ جیسا کہ سوار
تہوڑے پر اختیار رکھتا ہے ۔ اور یہ سوار کی تشبیہ اُس علاقہ پر بخوبی صادق آتی

ہے جو سیکڑوں برس سے پاپا لوگ بادشاہوں اور بادشاہیوں سے رکھتی تھی۔
گویا پاپائی ان پر سوار تھی۔ دونوں مقاموں میں جو اس درجہ کے بیان ہیں
ان میں یہ رومق بہن۔ اول یہ کہ عورت کی سواری کا رنگ قرمزی رنگ ہو گیا۔
اور بعد رنگ ہوائے ہونے خون کا رنگ ہے۔ اور یہ خون ان مقدسوں کا خون
ہے جو غیر مذہب والے رومان سے سونگن یا دہ پاپائے کے اختیار سے مارے گئے۔
دوسرا یہ کہ جس درجہ کا ذکر ۱۴ میں ہوا اس کے تو صرف مردوں پر کفر کے
نام تھے پر اب اس کے نام جن پر نظر آئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ البتہ یہ مذہب والے
روان میں بھی ایک طرح کا کد جا رہے تھے۔ کہ قہر لوگ اپنے تین خداؤں کے تھے مگر
پاپائے سہقت میں صرف پاپا لوگ خداؤں کے تھے بلکہ بیشاکف کے نام تھے جو
خصوصاً درجہ کے حق میں حملو۔ دن بھلیانے ایسی چاہ کا کھا جو فقہ خداؤں ہی ہے۔ اور
ایسی دھانین مریم کے دم پر بنی ہوئی ہیں کہ جس میں کل صفات الہی اس پر
منسوب کئے گئے۔

(۴) ابراہیمؑ کا رنگ (یونان) کے وقت یہ رنگ، دنیٰ بادشاہی سے خاص علاقہ
رکھتا تھا اور یہ بادشاہوں کی پوساک کا رنگ تھا اور اسی غنا سے جس کو انہوں نے یہ رنگ
پنایا۔ اور پاپائے کے گردیاں لوگ ہمیشہ یہ رنگ پہنتے ہیں۔

(سولے اور چارھارہ سو تین سے مجلس) کم و بیش سب بادشاہوں پر یہ صادق
ہوتا ہے۔ اور یاؤن برہمی بخوبی صادق آیا اور آج کل بھی ایسا حال ہے۔

اس کی ہاتھ میں سونہلا پیالہ (اس پیالہ کا مطلب صاف ہے اور دوسری آیت
سے علاقہ رکھتا ہے جس سے اسے سب لوگوں کو متوالا کہا۔ ورسونہلا رسوا سے کہا لایا
کہ جس کے ہاتھ میں ہے وہ شان دار اور صاحب شوکت ہے۔ اور اتفاقاً حضرت عیسیٰ
واقع ہوا کہ پاپا لوگوں نے ایک ایسا سنگ جاری کیا جس پر عورت کی تصویر تھی جو کل جہان پر
بھیجی ہوئی ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ ہے۔ البتہ پاپا لوگ تو اس کو کھٹ رہے تھے
کا پیالہ رکھتے تھے۔ مگر چونکہ یہ قانون تھا کہ وہ پیالہ صرف خادم الدیون کو ملے شایہ

سے نثار رہا کی کیا بھی ہے۔ کلیسا کی برائی کا نشان ہے۔

(۵) (اُس کی مانتے پر فائدہ) تاکہ یوحنا اور مقدسین اس کے پہچان سکیں۔ اُس کے نام کا پہلا لفظ ہے جھیندا اُس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اس نام کے جو باقی الفاظ میں اُن کے روحانی معنی لینے چاہئے۔ دوسرے یہ کہ مسیح کے نام کے جسے اس کی جی کا وہ ایمان کے لئے بڑا عہد ہے۔ یہ عورت کبھن کی ان کہتی ہے۔ مطلب ہے کہ رومن کلیسا کے سوائے اور بہت سی کلیساؤں میں مسیح سے بڑھتے تو جو پتہ پتہ ان سبوں کی مان رہی ہے۔

(۶) نہ صرف عام قدسوں کا ذکر ہے بلکہ عموماً شاخ کے آئیوں کا ذکر ہے جبکہ ذکر ۱۲ باب ۱۷-۱۸ آیت میں ہوا تھا۔ اس میں تین تہا اور اس عورت کی اولاد کو سستا تھا۔ پر یہ ان وہی عورت اپنے پہلے وقت کی۔ لاکھ ستانی ہے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ عورت وہی عورت ہے بلکہ یہ عورت اُس عورت کا ایک حصہ ہے جو کبھی گیا اور اپنی اولاد کو سنانے لگا اور ان کے خون سے متوالا ہونے لگا اور یوحنا یہ بتا رہا ہے کہ یہ عورت کا سبب کہ اس کو معلوم ہوا کہ یہ عورت وہی ہے بلکہ وہی ۱۲ آیت میں بتایا تھا کہ اس کا ایک خوب حال ہو گیا۔ یہ عورت نے ۱۱-۱۲ آیت میں نہایت حیرن ہو کر کہا کہ وہ شہر، وطن اور تھا اب کیا خوب ہو گیا۔ کہ جو پاک دامن تھے وہ اب کیسے ہو گئے، رسول کا متعجب ہونا ہے پہلے رائے کے برخلاف ایک دلیل ہے کیونکہ اگر اس سے مراد حقیر مذہب والی رومان ہوتی تو رسول کے لیے متعجب ہونے کا کوئی سبب نہ تھا کیونکہ وہ تو خود اس سے تیا جاتا تھا اور اس کو ایسا ہو جانا کوئی نئی بات نہ تھی کیونکہ وہ تو ایسی ہی تھی۔

(۷) فرشتہ نے اُس کو کہا تو کیوں تعجب کرتا ہے تو نے تو ہنوز بہت تھوڑا انسان کے دل کی خبر برائی کو جانتا ہے۔ میں تجھے اس بہید کو زیادہ دیکھتا ہوں۔

(۸) (وہ درندہ جس کو تو نے دیکھا وہ تھا تو پر اوور نہیں ہے) اور نہونے کا وہی مطلب ہوا جو ۱۳ باب میں یونان بیان ہوا کہ اُس درندہ نے موت کا

نفرۂ امی تو اسکو ترک کر دیا۔ ویسے ہی خدا اپنا ارادہ پورا کرنے کے واسطے ہرگز
 و نون تک اُنکو بھی رکے گا اور جب پورا ہو چکا تو اُنکو ہلاک کرے گا (جب تک کہ
 خدا کی باتیں تمام ہوں) یعنی وہ باتیں جو اُس نے اپنی کلیسا کی حق میں شروع
 سے کہیں اور جن پر اُس کی کلیسا شروع سے توکل کرتی چلی آئی ہے

باب ہشتم

۱۷ دین باب کے شروع میں فرشتہ نے کہا تھا کہ امین تجھے اُس کی بی کی سزا دے گا اور اُس کے بعد اُس باب میں کسی کا حال بیان کیا گیا۔ ۱۷ دین آیت میں اُسکی پرادی
 کی پیشگوئی ہوئی اب اس باب میں رسول کو اسلی سزا تو نہیں دیا جانی ہے۔ مگر ایسا
 اُسکا بیان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ کسی مزامنہ کا ہوتا ہے۔ اسطرح اُسکی ظاہری اُنکھوں کو تو
 نہیں پر اُسکی فہمید کی آنکھوں کو دکھائے گئے۔ یعنی اس بیان سے وہ بخوبی سمجھ سکا کہ
 اُسکو سزا ملی ہے اور کیسی ملی ہے ۱۷ دین باب میں خاصکر کسی کی تشبیہ کا پورا بیان
 ہوا مگر اسباب میں شہر اہل کا زیادہ بیان ہے۔ اس میں فقہ بھی خاک نہیں ہے کہ ان
 دونوں تشبیہوں کا مشبہ ایک ہی ہے اور اُن کا ایک ہی مطلب ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ
 اہل اسباب میں کسی نہیں کہلاتا ہے۔ پر بہت بار اُسکی حلام کاری کا ذکر آتا ہے۔ اس
 باب میں اہل کی پرادی کا بیان زیادہ مبالغہ کے طوع پر ہوا جیسا کہ پرنسے عہد نامہ
 کے بیون نے کیا۔ مگر اسکے سواے اور ایک شکل اسباب میں ہے یعنی یہ کہ
 اس میں اہل کا ایسا بیان ہوا کہ گویا وہ ایک تجارت کا بڑا شہر ہے۔ اور وہ لوگ جو اُس

راے کا نکار کر سہین کہ بائیں اور کسی سے مراد ہے۔ پایا پائی۔ وہ سہات پر پڑا
 دور دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پایا پائی سوداگری سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی ہے اور
 ہونیکا کا سارا مال کہیں اپاسکے پاس جمع نہیں ہوا۔ البتہ یہ ایک مشکل تہ ہے مگر ہونیکا یاد
 رکھنا چاہئے کہ یہ بیان نہ صرف پایائے پر نفعلی طور سے صادق نہیں آتا ہے بلکہ غیر خرب
 اور اسے رومان پر بھی نہیں آتا ہے۔ کیونکہ رومان کہیں تجارت کا خاص شہر نہیں ہوا۔
 اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اول تو وہ کسی راستہ پر واقع نہیں ہے اور اسکے ایک طرف
 پہاڑ ہیں اور نفعلی طور سے یہ بیان کسی شہر پر صادق نہیں آتا ہے جیسا کہ لٹن شہر پر
 صادق آتا ہے اسلئے مضر ہو کر نہ سمجھا کہ مکہ شذین میں جس بل کا ذکر ہے وہ اکلنڈ
 ہے۔ البتہ جہان فیروز مسندی کے سبب بہت بات ہے۔ رومان کم و بیش دنیا کے
 نفیس اشیاء ضرور جمع ہوئے۔ اس لحاظ سے یہ بیان قدرے درست ہے۔ کیونکہ روحانی نعمتیں
 رومان پر صادق آسکتا ہے اور اسی لحاظ سے پایا پائی پر بھی۔ کیونکہ روحانی نعمتیں
 کے باعث پایاؤں۔ کئے کثرت سے دولت جمع کی اور نہایت اقبال مند ہوئے۔ چنانچہ
 اس زمانہ میں اگرچہ پایا کچھ بھی اختیار نہیں کرتا ہے۔ تو بھی لوگ دور و یار سے نہایت
 عمدہ اور نفیس اشیاء بطور نذرانہ اسکے پیشکش کرتے ہیں اور بہت سے دولت بھی لاتے
 ہیں اور جہان دولت ہے رومان سوداگری کا ہونا محال نہیں۔ صوبہ کے رومان سوداگری
 کے اشیاء بھی ہوں۔ ۹ سے ۱۶ تک جو بیان ہے وہ شور کے اس بیان سے ملتا ہے
 جو خرقیل ۲۷ دین باب میں ہے اور مطلب یہ ہوگا جیسا شور اپنے وسیعہ وی
 نفع کی خاطر تمام دنیا سے سوداگری کرتا تھا ویسے ہی یہ رومان اپنے روحانی نفع
 کی خاطر تمام قوموں سے انگو پھیل پھیل کر حرام کاری کرتی ہے۔ اور ان دونوں کے
 بیانون کے موافقت کا سبب یہ ہوگا تا کہ ہم سمجھیں کہ پایا پائی کا اختیار غیر مذہب
 والے رومان کی مانند نہ تھا کہ زبردستی سے قوموں کو ماتحت کرے بلکہ سودا کا سارا اختیار تھا
 جو پھیلانے اور ترغیب دینے کے وسیلہ سے ہوتا تھا۔

(۱) سہین مشکل یہ ہے کہ یہ فرشتہ کون ہے اور کیا یہ مسیح ہے جیسا کہ ہم نے

۱۰ باب ۱۔ آیت میں خیال کیا تھا کہ دونوں تقاضوں میں لکھا ہے کہ میں نے اسکو تہان
 پہ سے اترتے دیکھا اسکا بڑا اختیار اسلئے ہے کہ وہ بڑا کام کرنے کو ہے۔ اس آیت
 کے آخری فقرے میں ظاہر ہے کہ یہ مسیح ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اسکے جلال سے زمین
 منور ہوگئی وہی حرف اذلی ابدی جلال کا مالک ہے اور باپ کے جلال کا مظہر ہے اور
 جب اسکے جلال سے منور ہوگئی تو اس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ زمین کا مالک ہے وہی الفاظ
 اعلا ہوا کے ساتھ قرین ۳۴ باب ۲۔ آیت میں آئے ہیں +

(۲) (زور آور اور اوزی چلا گیا) جیسا کہ ۲۹ زبور ۴۔ آیت میں لکھا ہے کہ یہ ہوا
 کی آواز زور سے ہوتی ہے اور جبکہ ایسے زور سے چلاتا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اس نے عمل میں لانے کے لئے بھی اس میں زور ہے۔ اُسکی آواز یہ ہوتی (جابل
 بڑا شہر گر پڑا) اور دینوں کی بستی ہو گیا (جیسا کہ یسعیاہ ۴۴ باب
 ۱۴ میں ہے وہاں جب ہوا کے لئے وہی عبرانی لفظ ہے جسکے معنی دیو ہے اور
 ہر ایک ناپاک ہونڈ کا قید خانہ ہو گیا) یہ ۱۶ ایت سے ملتا ہے۔
 اور یسعیاہ ۵۰ باب ۳۹۔ آیت سے۔ یسعیاہ میں یہ بیان ا دو م کا ہے جسکا مطلب
 ہے بڑی ہوئی کلیسا جیسا کہ ا دو م اصحاق کا بڑا ہوا بیٹا تھا۔ ا دو م بیان بابل کا مطلب
 ہے گھومسی ہوئی کلیسا یعنی پاپائے۔ پس اس کا اختیار جاتا رہیگا اور اگر وہاں خدا کی
 روح نہ آوے تو پہلے سے جتر ہوگا +

(۳) (گل قوموں نے اُسکی حرام کاری کی غضب میں سے پیدا ہے)
 یعنی اُس حرام کاری میں سے جسکا نتیجہ اب اُن کے لئے خدا کا غضب ہے +

(۴) میں ایک اور آواز کا ذکر ہے یہ بھی مسیح کی آواز ہے کیونکہ وہ اُس میں
 کہتا ہے میری اُمت بیان یسعیاہ ۴۸ باب ۲۰۔ آیت کی طرف اشارہ ہے۔ وہاں تو
 خودی کے ساتھ بابل سے نکلتا ہے اور بیان اپنی جان بچانے کے لئے خوف کے بارے
 جیسا کہ متی ۲۳ باب ۱۶ اور ۱۷ میں مسیح نے کہا یہ دشلم سے نکل جاگو۔ ا دو م اُس حرام
 سے بھی ملتا ہے جو لوطا دہ اسکے ہر اند کو ملی کہ نکل جاگو۔ اور جیسے سوری نے عام کو گونگو

پکارا کہ تم کہا کرو انا راہبر ام کے جہالت میں سے نکل بھاگو۔ لیکن یہ مہیاہ ۵۱ باب ۵۷۹ م
 آیات میں ہے: انا راہبر ام کے غضب بادل کے نسبت یہی ذکر ہوا کہ بادل میں رہنے سے دو خطر ہو سکتے
 اول یہ کہ مہیاہ انا راہبر ام کے گناہوں میں شریک ہو دو سرا یہ کہ اگرچہ تم اس کے خاص گناہ نہیں
 شریک ہو مگر جب اس میں رہتے ہو گے سب اس کی ہلاکت میں لڑکے کی جود و کیرج شریک
 ہو گا۔ اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہی گناہ میں آخر تک سچ کے سچے بند ہو جائے
 اور اگر نہ ہو تو ایسے بشارت جانی لوگ۔ سو گئے جو اس کی راہ لے گئے سوائے اور کچھ بہتر نہیں
 باقی ہیں اور اسی سبب یہ اس گناہ میں ہی نہ کر رہتا ہے بعد قیامت اپنا سارا بھروسہ
 رکھتے ہیں بلکہ بہت سے عالم مجاہد بھی جو گناہ کے گناہت کے پیار کے پند سے ہیں
 نہیں کر آخر تک نہیں چھوڑتے۔ مثلاً ہر روز گناہ سے جب بچا پائے گناہ مہر سے کا فیصلہ
 ہوا تو پریشانیوں نے سبھا کر اب سب بچتے تو انہیں سے نکل آؤ نیلے البتہ بعض تو
 نکل آئے لیکن بعض اس نتیجہ میں رہے کہ ان کو گناہ کی یاد نہ تھی کہ تو گناہ اور
 چھوڑنا بہت بڑا مسئلہ ہوتا تھا۔ کیا نہ اس کا انتظام شروع سے خوش وضع
 معلوم ہوتا تھا +

۵- آیت (۱) (اُس کے گناہ بڑھتی بڑھتی آسمان سے لگ گئی) اُس کے گناہوں کو
 ایک بٹ سے ڈھیر سے تشبیہ دی گئی اور یہ مہیاہ کے ۵۱ باب ۵۷۹ آیت میں کہا ہے کہ اس کی
 سزا افلاک تک پہنچی اور یہاں اس کی سزا کا سبب کہا ہے کہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچے
 اس لئے ایسی سزا ہوئی +

۶- آیت (۲) اس آیت کا مشکل خدا کے غضب کے وسیلوں یعنی سزا دینے والوں کی طرف
 مخاطب ہو کر بولتا ہے اس آیت میں نفاذ تم سے نہیں چاہئے۔ البتہ اگر یہ لفظ ہوتا تو
 مخاطب گناہی ہوتی مگر چونکہ نہیں ہے اس لئے اس میں مخاطب وہ پادگان ہیں جو سزا دینے
 کے لئے مقرر ہوئے۔ اور یہ مہیاہ ۵۰ باب ۴۷ آیت میں ہی ختم سے مراد نہیں ہے
 گناہیہ کیونکہ گناہیہ یعنی یہودی تو مظلوم تھے۔ اور سزا دہندگان فارسی و مادی تھے۔
 پس ایسا مطلب یہ ہے کہ سزا کے پادگان کو کہا جاتا ہے کہ جیسا اُس نے اور دن سے

سلوک کیا ویسا تم اس سے سلوک کرو۔ اور اسکو بدلہ دو اور اُسکے کاموں کے موافق
 دو گنا بدلہ دو۔ ۳۷ ذیل آیت ۸ میں شرہوں سے ایسا ہی ترجمہ کیا۔ اور یسعیاہ ۶۰ باب
 ۲۔ آیت میں بھی یہی محاورہ ہے۔ دو گنا دینا۔ شریعت کی مغر مزارعتی جس سے دو گنا
 کی راستی ظاہر ہے کہ اس میں کچھ ظلم نہیں ہے بلکہ مطلب ہے کہ اُسے یہوداہ کے ہاتھ سے
 لپدا پورا بدلہ پایا۔ اور جس پالہ میں اُسے ملایا تاکہ متوالا کرے اُسی پالہ میں تم بھی
 ملادو۔ اور دو گنا ملادو۔ اُسے تو اپنی حرام کاری کے لئے اور دن کو پایا۔ پر اب خود اسکو
 بھی خدا کے غضب کا پالہ پینا ہو گا اور اسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبضی زیادہ اُسے عیاشی کی
 ہے اتنا ہی اسکو دے اور عقوبت دی جاوے گی۔ جیسا کہ مسیح نے دولتمند سے کہا +

(۱) کا آخر یسعیاہ ۶۰ باب ۸۔ آیت سے بہت ملتا ہے +

(۸) وہ آگ سے جلای جاوے گی جیسا کہ ۱۷ باب ۱۶۔ آیت میں لکھا ہے کیونکہ زور اور

ہے۔ یعنی رومان تو زور آور ہے پر جو اُس پر سزا کا فتویٰ دیتا تھا۔ وہ اس سے بھی
 زور آور ہے۔ رومان کے معنی ہے۔ زور اور یہ شہر لویا نیرن سے بسا گیا۔

اور برابر مضبوط اور زور آور۔ ۹۱ سے ۱۰۱ تک مسودہ اگر دن اور بادشاہوں کی گزیر

وزادی اور آہوں کا بیان ہے۔ گویا خشکی اور تری دونوں وادیا کرتی میں غرق فیصل

۲۶ باب ۱۶ اور ۲۷-۳۵۔ آیات اُسکے برعکس ۲۰ دین بیت میں آسان خوشی مٹاؤ میں

اور شاہانہ بجاتے ہوئے نظر آتے ہیں +

(۹) اُسکے جلنے کا دھواں جیسا کہ ۲۰ م نے صدم کے دھواں کو دیکھا گا ٹھکانہ

(۱۲) میں جس لفظ کا ترجمہ خوشبودار لکھی ہو اوہ ایک قسم آس ہے جو افروغی کے

اگر طرف شگ کیودینا کے پاس جوتی تھی۔ یہ خوشبودار اور بیش قیمت بھی تھی اور اس سے

میں میں غیر بنتی ہیں +

(۱۳) میں جس لفظ کا ترجمہ خوشبو مٹان ہو اوہ ایک قسم کا بیش قیمت عطریہ ہے جس کو

بالوں پر لگاتے تھے اور شاہانہ میں یہ چھپو گا ڈیان میں جبکہ صرف میر لوگ ہر تھے تھے

اور غلام کے لئے اصل میں لفظ ہے بدن۔ جسکا مطلب تو غلام ہے چنانکہ دیکھتے ہیں کہ

آدمیوں کے جانوں کا مطلب بھی غلام ہے۔ جیسے خرقل ۲۷ باب ۱۳۔ آیت میں ہے اور سروں نے بھی یہی ترجمہ کیا لیکن تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور یہاں کوئی اور مطلب ہے جو کالیونکر ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جو بالکل متضاد ہیں اور یہ شکل معلوم ہوتا ہے۔ پس بیان آدمیوں کی جانوں کا مطلب ہوگا روح ہیں اور جیسا کہ صورت آدمیوں کی جانوں کی تجارت کرتے ہیں اور نفعلی غلامی میں ڈالتا تھا اسی طرح بائبل یعنی پاپائی آدمیوں کی روحوں کی تجارت کرتے ہیں اور انکو روحانی غلامی میں ڈالتے تھے +

۱۴-آیت

(۱۴) (تیسری جانکی خواہش کی فصل الخ) یعنی جبکی تو نے بڑے شوق کے ساتھ اسید کبوتر کو کھنکھوڑی دیر کے بعد ملے گی۔۔۔ تب جاتی رہی اس میں سے کچھ بھی ذخیرہ نہیں آدینگا۔

۱۵-آیت

(۱۵) کا نام خرقل ۲۷ باب ۳ کی مانند ہے اور جیسا بیان ۱۹-آیت میں لکھا دیا خرقل ۲۷ باب ۳ میں ہے کہ انہوں نے اپنے سروں پر خاک اڑائی۔ اس دستور کا مطلب تھا کہ میں ایسا پست حال ہو گیا ہوں کہ خاک سے مل گیا ہوں جیسا ۱۰۲ زیورہ کیٹ میں ہے اور خرقل ۲۷ باب ۳۳۔ آیت کا لفظ ۱۹-آیت سے ملتا ہے کہ اے اے اے +

۱۶-آیت

(۱۶) یہ مباح ۵۱۰ باب ۴۸ و ۶۱۳ و ۶۱۴-آیات سے ملتی ہے آخری فقرہ ۲-سلا ۶ باب ۷۔ آیت سے ملتا ہے کہ خدا نے ہمارا بدلہ وغیرہ +

۱۷-آیت

(۱۷) میں اشارہ ہے میری فوج کے بھیر و قتل میں ڈوبنے کی طرف جیسے خیمہ ۹ باب ۱۱-آیت میں آیا ہے (جیسا پتھر پٹی پائینوں میں پڑی الخ) اس میں اشارہ ہے سچ کے اس قول کی طرف کہ جو جوئے کو ہو کر کہلا رہے تھے لے بہرہ ہو گا کہ چکی کا پاٹ اس کے گلے میں باندھ کے سمندر کے گہراؤ میں ڈبا دیا جائے (۲۲ و ۲۳) میں نوشتہ کے اس کام کا مطلب لکھا ہے جو اُسے کا وین آیت میں کیا یعنی یہ کہ تہہ میں کسی طرح کی خوشی پانی نہ جائیگی اور ۲۳ وین آیت کا اخیر صواب ۲۳ باب ۸-آیت سے ملتا ہے +

(۲۲) یہ آیت بہت ہی خوفناک ہے۔ متی ۲۳ باب ۲۶-۲۷ آیت میں تو یہودیوں کے حق میں کہا گیا کہ باطل رہتہاں کے خون سے وغیرہ اس زمانہ کے لوگوں کے سروں پر آویگا پر بیان وہ خون بہت بڑھ گیا ہے اور اس کبھی کے سر پر آیا۔ اسی طرح خداوند بایا دادوں کے گناہوں کی سزا ان کی اولاد کو دیتا ہے اور نہ صرف جسمانی اولاد کو دیتا ہے بلکہ روحانی اولاد کو بھی جو اُس کے پیرو ہیں۔ (اسمین یرمیاہ - ۵۱ باب ۲۵ اور ۴۹- آیت کے طرف اشارہ ہے۔)

باب نوزدہم

(۲۱) ۱- آیت سے ۴- آیت تک ایک گیت ہے جس کا علاقہ ۱۸ و ۱۷- ابواب سے ہے اور ۸ باب میں تو بائبل کے گمنے پر قائم کیا گیا پر اسباب میں اُس نے گرنے پر خوش کیا ہے۔ نکاشہ کی کتاب میں بہت سی گیتیں ہیں جس کا مضمون خدا کی عدالتوں کے ظہور کے سبب خوشی کرنا ہے مثلاً ۷ باب ۸- آیت سے آخر تک اور ۵ باب ۸- آیت سے آخر تک اور ۱۱ باب ۱۵- آیت سے ۱۸- آیت تک اور ۱۵ باب ۲- آیت سے ۴- آیت تک اور ۱۶ باب ۵- آیت سے ۷- آیت تک اور یہاں ۱- آیت سے ۴- آیت اس گیت کو پہلے ایک بڑی آسانی جماعت نے پایا جس کا بیان ۷- باب میں یوں ہوا ہے کہ وہ اُن مقدسوں کی جماعت ہے جو چھرا کے پوسے ہیں۔ ۴- آیت میں کھلیا کے دکانے جو چھریں بڑنگ ہیں

اس کیت کرنا اور چارون جاندار ہی اس کیت میں ہم آواز میں اس کا سبب
 بے شک اس کسی نے زمین کو بچھا دیا تھا جیسا کہ وہ یہی آیت میں لکھا ہے
 اور جب زمین نے اس کسی سے دعا کی یا ہی تو اس کے وکلا رہیں چو جاندار وہ کو
 خواہ تھوہ خستی ہوئی۔ اب وہ بخوبی کہہ سکتے ہیں کہ نجات ہمارے خداوند کی
 ہے کیونکہ اس سے پہلے یہ اُن پر علما ظاہر نہیں ہوا تھا کہ کلی نجات ہمارے خداوند
 کے ہوگی۔ اور اس ستائش اور تعریف کا سبب ۲۔ آیت میں یوں مذکور ہوا ہے
 کہ اُسکی عدالتیں سچی اور راست ہیں اب اُسکی سچائی اور اُسکے صفات ظاہر ہوئے
 اب ہکو پورا اعتبار اور یقین ہوا کہ ازل سے اب تک وہی ہے خداوند کی تعامین
 تو ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ قدرت اور جلال تیرا ہے اس لئے ہکو چہرہ پر یہاں وہ
 بات الٹ دی گئی ہے کہ چونکہ تو نے ہم کو چھڑایا ہم جان گئے کہ جلال اور قدرت
 ہمارے خداوند کی ہے۔ (جس نے اپنی حرام کاری سے زمین کو
 بگاڑ دیا)۔ آیت ۱۶۔ آیت میں اور یہ یاد۔ د باب ۲۵۔ آیت دیگر
 میں آیا ہے۔

ہلیلو یاہ۔ اس لفظ ۲۔ اور کی کتاب کے او آخر میں بہت ہوا۔ اس کی
 پر اس کتاب کی ابتداء میں اور زنجیر زمین بلکہ آخر ہی میں یہ لفظ آتا ہے۔
 اور کتاب زبور کے اُن دو حصوں میں پایا جاتا ہے جن میں شہر بائبل کے برہو ہونے
 اور کلیلیا کے خوزہ اس سے چوٹنے کی امید پائی جاتی ہے خواہ اُس امید کا
 پورا ہونا مذکور ہوا ہے۔ یعنی چوتھے حصہ میں جمین چوٹنے کی امید کا ذکر ہے
 جو بائبل میں لکھا گیا اور پانچویں حصہ میں جمین اُس امید کا پورا ہونا مذکور ہے جو
 بائبل سے رہی پانے کے بعد لکھا گیا۔ اس کے سوا یہ لفظ ۱۰۴ زبور کے آخر میں
 آیا ہے جس میں خلعت کا بہت مفصل بیان ہوا ہے بلکہ اُس نام زبور سے خدا کا
 جلال عجیبی ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ خدا کا جلال سب چیزوں سے تو ظاہر ہوتا ہے
 کہ ایک چیز ہے جس سے اُسکا جلال لگتا ہے یہ کتاہ ہے جب وہ نیست و نابود

ہو جائیگا اور گنہگار زمین پر سے فنا ہو جائیگے تب میں اپنا سبب خوشی میں لے لیگی اور گھبراہٹ میں رہے گا۔
 بہ آواز بلند گھبراہٹ کی کہ ہیلو یاہ

(۳) اللہ نے دو بار ہیلو یاہ کہا مگر معلوم ہو کہ اس کسی کی بربادی
 ہمیشہ سکے لئے ہو چکی (اوس کا دھواں اب الہ آباد اور ٹھٹھا رہتا ہے) ان الفاظ سے
 بلاشبہ ابی بادی کی سنہرے رنگ کی ہے۔ اس میں یسوع - ۳۴ باب ۱۰ آیت کی
 طرف اشارہ ہے۔

(۴) اس آیت میں لکھا ہے کہ اس بڑی جماعت نے جواب میں کہا آمین۔ یعنی
 کہ ہم بھی تمہاری ہیلو یاہ میں شامل ہیں اور بدل و جان ہم بھی گیت گاتے
 ہیں +

۵۔ آیت سے ۱۰۔ آیت تک یہ آیات ابد کے ابواب سے خاص تعلق رکھتی ہیں
 جیسا کہ پہلے چار آیات قبل کے دو ابواب سے خاص تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں سے پہلی
 تین آیات میں ایک گیت ہے +

(۵) (تخت سے بچھ آواز آئی) بادی النظر میں تو! معلوم ہوتا ہے کہ یہ
 آواز مسیح کی ہے کیونکہ اسکا جان یرن ہوا رہ رہ رہے ہو تخت کے بیچ میں
 بیٹھا ہے۔ مگر اس خیال کے خلاف یہ ہے کہ یہاں لکھا ہے (ہمداری خدا
 کی تعریف کرو) میں نے اسے کہیں کہیں ہم کو اپنے ساتھ نہ لے کر کے ہمارا خدا نہیں
 کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آواز مسیح کی نہیں ہے چنانچہ اگر مسیح ایسا ہمارا
 اختیار کر سکتا تو سب سے عمدہ موقع اس کے اختیار کرنے کا یوحنا ۲۰۔ باب ۱۵
 آیت ہو تا کہ وہ ان مسیح نے جان بوجہ کے کہا (میرا خدا اور تمہارا
 خدا) (اوسکے گل ڈرنیوالے خواہ چھوٹی خواہ بڑی) جیسا کہ ۱۱ باب کی
 ۱۱۔ آیت میں آیا ہے +

(۶) اس بڑی جماعت کی ایسی آواز ہے جیسے برے پانوں اور گرج کی گونج
 ہے۔ اس گیت کی خوشی میں دو بائیں میں اول یہ کہ اس کا حلقہ قبل کے

اس سے ہے کہ وہ بادشاہ ہوا اور اپنی بادشاہت پورے طور سے اپنے ہاتھ میں لے لی اور دشمن فنا ہو گئے۔ وہ ماسکا علاقہ بعد کے میان سے ہی ہے یعنی چونکہ دشمن اب فنا ہو گئے، اس لئے اب کلیسا اپنے حقیقی جلال و جمال کے ساتھ ظاہر ہو سکتی ہے کیونکہ اب کل ٹوک ٹوک رفع ہو گئی +

آیت ۱۰

(ہم خوشی کریں اور اچھلین) یہ متی ۵ باب ۲۰۔ آیت سے ملت ہے کہ خوش و مخم ہوا اور خوشی کے بارے اچھلو۔ ان دونوں مقاموں کی تطبیق یوں ہوتی ہے کہ وہ ان مسیح نے کہا کہ اگرچہ تم ستائے جاتے ہو تو یہی اب تم خوش و مخم ہو کیونکہ تمہارا دریا اسٹارن پر ہے اور اسی اسٹارن کے ملنے کا بیان اس آیت میں ہے کہ وہ وقت آپہنچا اور اچھل گیا۔ ان دونوں مقاموں سے یعنی اس وعدہ اور اس کی تصدیق کو پطرس نے اپنے پہلے خط کے ۴ باب ۱۳۔ آیت میں ملا دیا اور یہ کہتا ہے کہ اب تم خوشی کرو گو کہ مصیبت میں ہو کیونکہ جب یہ ظاہر ہو گا تو تمہاری خوشی کا مل ہوگی۔ اس آیت میں اس لئے خوشی کی جاتی ہے کہ بڑی شادی کا وقت آپہنچا ہے اس آیت سے یہ بات صاف اور صریح ہے کہ بڑی شادی مسیح اور اس کے بیاہ کی شادی نہیں ہوئی۔ یہ صرف منگنی ہوئی ہے پر صبح آئندہ کو ہوگا۔ ہم کہ اس منگنی کی حالت کے علاوہ کو حذر نہیں سمجھنا چاہئے اگرچہ یہ حال اس ان کی نسبت منگنی یا عداوتی کا حال معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہوا ہے تو یہی اس زمانہ میں منگنی کے حال سے بڑھ کر دیکھنی حال نہیں ہے۔ ان فرض مسیح اب بھی اپنے وعدہ کے موافق پوشیدہ طور پر اپنی کلیسا کے ساتھ رہتا ہے لیکن جب وہ ظاہر اپنی کلیسا میں آوے گا تب وہ شادی فی الحقیقت ہوگی بنیال کے اور مقامات سے یہ صاف ظاہر ہے وہی متی ۵ باب ۱۰۔ آیت اور متی ۵ باب ۲۵ سے ۲۷۔ آیت تک اس ۲۰ ویں آیت میں انھی دن کا ذکر ہے یہ بیان مذکور ہوا ہے آخری ۱۱ باب ۱۰۔ آیت میں یہی پولوس رسول اس شادی کو آئندہ کی بات کہتا ہے۔ پس کلیسا بیان دہلن کریں کہلاتی ہے؟۔ مسکا جواب یہ ہے کہ اصل زبان یونانی

جو لفظ وہ لہجہ سے دانتے ہیں۔ اس سے مراد عورت ہے جو ان میں سے ہے۔
 اس عورت سے دانتے ہیں۔ یہ سبکی صرف تنگنہ پڑی ہوئی ہو جائے کہ فرشتہ
 نے یہ دانتے ہوئے اپنی عورت سے اپنے پاس سے آگے کہ مریم ہونو متکو حد نہ تھی۔
 (اے) نے اپنے تینوں بھائیوں کو اس پرندہ اور نے بہت زور دیا۔
 انہوں نے اس کی تہل سے ہی بنی طلب تھا ہے۔ اور جیسا کہ لکھا ہے کہ جنہوں نے
 اپنے تینوں بھائیوں کو انہوں نے باقی باہرہ کیلئے دیا ہی بیان ہی لکھا ہے کہ وہ
 نے اپنے کو تیار کیا۔ وہ وہ ہر روز دہل چوکتی د
 (اے) (اے) کو دیا گیا) یعنی یوحنا رسول کے مانتے کہ فرشتہ نے اس کو دیا
 آیت میں تو ایک حدیث کی تیار ہی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنے تینوں حدیثوں
 یہ اس آیت میں دوسری طرف کی تیار ہی بیان ہوا
 یعنی یہ کہ خدا کے فضل سے اس کو یہ دیا گیا کہ صاف کپڑے پہنے۔
 بیان اس بخت کے کام کا ذکر ہے جو آدمی کے ذریعے اس کو بھی جو
 خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تادی کی تہل دی تو اس میں بھی کہ اس
 بڑے مفت ہیں لیکن مریمان کو اختیار تھا کہ ان کو پیٹے یا ہٹے۔
 سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان کے اپنے ہاتھوں کو مرمت کیا ہی نہیں دیتے
 تھے بلکہ صاف کپڑے پہنے۔ تھے اور یہ اتنی کپڑا صاف اور چمکدار ہوتا تھا
 جیسا کہ باب کی ۱۳۔ آیت میں مذکور ہوا کہ یا صاف اور غیر ملوث تھا کہ وہ صرف
 بے داغ تھا بلکہ ہوا ہوا بھی تھا۔ اور وہ لی دہلہ کی جو پوشاک بیان مذکور
 ہے وہ اس پوشاک کی ضد ہے جو کہ باب کی ۱۴۔ آیت میں وہ کسی پہنے ہوئے
 نظر آئی اور ان دونوں میں ایسی کامل ضد ہے کہ اس میں سونے روپے کا ذکر
 آتا بھی نہیں ہوا بلکہ صرف سفید اور صاف ہی بیان ہوا ہے (کتنی لباس
 مقدسوں کی ماہرستان یا ہین)۔ اگر میں قسم کی تیار ہوتی
 تو ضرور اس لباس سے رہتے تھے کہ کام مراد لیتے جاتے لیکن چونکہ

برابر اور اس سے کل بدن پر ایک کپڑا پہننا ہے نہ لکھ ایک عضو پر ایک ایک کپڑا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مطلب ہر ایک مقدس کی کل راستبازی ہے اسی لئے مقدس بھی جمع میں آیا ہے اور راستبازیوں بھی جمع میں آیا ہے لیکن ایک ایک مقدس کی ایک ایک راستبازی اپنے انکا پاک مزاج ان کا لباس ہے جو کل نیک کاموں کا چھترہ ہے *

(۹) (اُس نے مجھ سے کہا) یہ نہیں کہا ہے کہ کس نے کہا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی درشت ہے جس کا ذکر ۱۴ باب کی ۱- آیت میں ہو چکا ہے کیونکہ وہی ہمارے رسول کے ساتھ رہا۔ اور چونکہ جو بات وہ کہنے کو تھا وہ نہایت سنجیدہ بات تھی اس لئے اُسے اُسکے کہنے کا حکم عاویہ کہ ۱۴ باب کی ۱۳ آیت میں بھی مذکور ہوا۔ وہ ان کو کہا ہے کہ کلب مبارک وہ مرد سے جو خداوند میں ہو سکے مرے ہیں اور اُس میں فی الحال کی مبارک حالی کو بیان ہے لیکن اس مقام پر آئندہ مبارک حالی کا ذکر ہوا ہے۔ لہذا ۱۴ باب کی ۱۵ اور غیرہ آیات میں ہے یہ پایا جاتا ہے کہ مجمع نے ایک عام بلائٹ کا ذکر کر کے (دیکھو آیت ۱۵) اس کو تبدیل میں پہنایا کہ (دیکھو)۔ یہ آیت سے بیکر اس طرح سے وہ بلائٹ ہوتی ہے اسی طرح بیان میں بھی ایک بلائٹ مذکور ہے کہ مبارک وہ جو ملے گئے تو یہی ان دونوں بلائٹوں میں نہایت فرق ہے کیونکہ پہلی بلائٹ تویہ اور لوگوں نے اُس سے انکار بھی کیا مگر یہ بلائٹ آخری بلائٹ سے اور اُس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے اس ضیافت میں وہاں اور وہاں ایک ہی آیت یعنی وہاں دونوں کا مجموعہ ایک دوہن ہے۔ پر چونکہ یہ خوشی کہ حال اُس حال کے بالکل ضد میں تھا جو کہ اس وقت یہاں رسول کو جزیرہ تہو میں تھا اس لئے فرشتہ اس کو یقین دلانے کے لئے تاکید کرتا ہے کہ یہ باتیں انسانی نہیں بلکہ پرچہ میں اور خدا کی سچی باتیں ہیں جو ہرگز جھوٹ نہیں ہو سکتی ہیں۔ اب تعجب گنیزا چرا دیکھ کے یوحنا اپنے تئیں روک نہ سکا وہ شکر گزاری سے ایسا ہو گیا کہ اُسکے جانے والے کو گریہ کے سجدہ کیا۔ تو یہی قدر ہے

مکمل تو ہے کیونکہ یوحنا تو یہودی تھا اور یہی ہے خدا کے سوا کسی کو
 سجدہ کرنے سے نفرت رکھتا تھا اس لئے جس نے یہ حرکت کا چونا عجیب معلوم ہوتا
 ہے۔ البتہ بعض نے تو یوحنا کے اس نام کو براہ سمجھا اور ان میں نہ صرف رومی
 کلیسا کے مفسرین میں بلکہ دوسرے بھی تھے جن میں چنہان نے اس بات پر ہر دس کیا
 کہ رسول کا ایسا کرنا صرف انہی کے لئے تھا الہی تعلیم خادم پسند و ہم کی کر سکتے
 ہیں اور جب کوئی ایسے شخص کی ایسے منظم کرتا ہے جو اس کو منظور نہیں کرتا
 تو دونوں اطراف کی فردتنی سے سبب سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ اس واسطے قبولیت
 کے قابل نہیں ہے کہ فرشتے نے جب کہا کہ خدا کو سجدہ کرو تو انہی خدا پر بڑا زور دیا
 جس کا مطلب یہ تھا کہ تو صرف خدا ہی کو سجدہ کر کیونکہ صرف اسی کو سجدہ کرنا واجب ہے
 (کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی (اس سے) جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم دونوں
 میں اس کے حضور ایک ہی حق اور آپ ہی حق ہے کیونکہ وہی گواہی نبوت کی (اس سے) اور نبوت کی
 روح یسوع کی گواہی جو یہاں رہا جس جو یسوع کی گواہی ہے۔ ونبی کی گواہی یہی ہے کہ یسوع کی گواہی
 بہانیوں کے پاس گواہی تو ہے پر وہ نبوت ہیں۔ کہتے ہیں پر اگرچہ وہ نبوت
 نہیں کرتے ہیں تو ہی ان میں وہی روح ہیں اسے نبوت کی روح ہے۔ آیات
 سے اس باب کے آخر تک دنیا کی آخرت کے شروع اور شروع کے زمین پر اترنے
 کا بیان مذکور ہے۔ اس کے پیشتر میں تشبیہ ان نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہوا
 اُس کے آنے کے نشان ہیں لیکن اب اصالتاً ظاہر ہوتا ہے۔ اس حقد کا
 مضمون اس فصل بیان ہے جو، اباب کی ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵

تفسیر کا صفحہ

ایضاً

بادشاہ کا بیچ اپنے سر پہ رکھا تاکہ اوم ہو کہ اُن کی بادشاہت سے اُنہیں بچائی
 ہے۔ اور تلمیذوں کے چچا کتاب کے باب اور ۱۱ - آیت میں لکھا ہے :
 پتو نامی جو کہ جو مصر کا بادشاہ تھا اسی کو کبیریت لیا تو وہ و تاج اپنے سر پہ رکھا
 ایک مصر کی بادشاہت کا تہم دوم شام کی بادشاہت کا تاج تاکہ ظاہر ہو کہ پہلے مصر کا وہ
 بادشاہ تھا پھر اس پر وہ شام پر بھی بادشاہ ہو گیا ہے یہی کبیریت کے لئے وہی
 لفظ ہے جو ۱۳ دین باب ۱۱ - آیت میں ہے۔ اوس کی طرف بہان خاص اشارہ ہے
 چونکہ اب مسیح اُس زندہ کے ساتوں سر کو مدد ملے سنگوں کے جیتے والا ہے۔ اسی لئے
 دس یوڈیان بیٹے دس بادشاہتوں کے نشان کے سر پہ رکھائی گئے۔
 گویا اُن کو جیت چکا ہے (اس کا ایک نام لکھا ہو)۔ ہوا سیک (جو مسیح کے تین نام
 اس صہ میں مندرج ہیں اصل تو اسی آیت میں ہے) نے (پتو نامی) جس کا اسکی مدد
 کوئی نہیں جانتا (دوم ۱۲ - آیت میں) خدا کا کلام (سوم ۱۱ دین آیت میں -
) بادشاہن کا بادشاہ اور خداوند کا خداوند (یہ تو عیان ہے
 کہ وہ نام جو بار دین آیت میں مذکور ہوا وہ ان دونوں میں سے یا اُن میں سے جتنو
 ہم جانتے نہیں ہیں ہرگز۔ کیونکہ لکھا ہے کہ کبیریت جانتا اس نام کی بات دورائین
 بہن اول پر کہ جس نام کو اب تک کو کوئی نہیں جانتا ہے پر اس وقت کے بعد جس کا ذکر دوم
 باب کی ۱۲ - آیت میں ہوا کیا کو وہ نام جو اب تک کوئی نہیں جانتا معلوم ہو جائیگا
 اور مطلب ہے کہ وہ اپنے تئیں اس پر ایسا ظاہر کرے گا جیسا اب نہیں ہے دوم یہ کہ
 یہ مسیح کی ایت کا ایسا ہیہ ہے جو کلیا کبیریت نہیں سمجھ سکیں جیسا کہ مسیح نے متی ۱۶ باب
 ۲۵ - آیت میں کہا کہ کوئی بیٹے کو نہیں جانتا مگر باپ نے اس کا کلراز کوئی ہونے
 باپ کے تئیں سمجھ سکتا ہے۔ اگر ہم ان لیوین کو وہ خاص فرشتہ جو عہد صیق میں بار
 باد ظاہر ہوا ہے مسیح ہے تو قاضی ۱۳ باب ۱۱ - آیت جہاں لکھا
 ہے سیر (اُس کا نام عجیب ہے) جس کو کوئی نہیں جان سکتا ہے
 اس مقام سے بہت لگتا +

اُسکے ساتھ لڑائی کرنے اور فتح پانے اور عدالت اور بادشاہت کرنے میں شریک ہونے والے ہیں۔ اب مذکورہ آفتون کے ظہور کی طرح کوئی شخص یا کالے رنگ کا گہوارا مسیح کے پیچھے نہیں نکلتا ہے بلکہ صرف غیبی جو صلح و سلامتی کا نشان ہے جو پوشاک ابن سواردن کی پہنان مذکور ہوئی سو وہی ہے جو ۸ دین آیت میں ہے جہاں برہ کے دو لہن کا ذکر ہے۔ اور چونکہ انہیں مقدسوں کا مجموعہ برہ کی دو لہن ہے اسلئے لہن کی پوشاک ہی وہی ہے۔

(۱۵) (اُسکی مونہہ سے تیز تلوار نکلی سی) (باب کی ۱۶۔ آیت ۱۶) آیت میں مسیح کی بابت یہ کہا گیا (لوہے کے حصا سے اُنکی چھاپی کوپکا) یہ بھی ۱۲ باب ۵۔ آیت میں مسیح کی بابت کہا گیا۔ برآیت کے اخیر جو کہ وہی مضمون ہے جو ۱۳ باب ۱۶۔ آیت سے ۲۰ تک ہے خصوصاً ۱۹ دین اور ۲۰۔ آیات میں اور لفظ خود زور ہے جسکا مطلب ہے وہی خود دیکھو یہ ۲۳ قہر و غضب کا لفظی ترجمہ ہے (قہر کا جوش)

(۱۶) (اُسکی چو شال پسا در اُسکی دان پو) یعنی پوشاک کے اُس حصہ پر جو ران پر تیار ران کا ذکر اس واسطے ہوا کہ ران پر تلوار حاصل کی جاتی ہے۔ مگر اُسکے تلوار تو اُسکے مونہ سے نکلتی تھی دیکھو ۵۔ آیت مگر یہ نام اُسکے تلوار کی جگہ پر رکھا ہوا تھا تاکہ ہر ایک اوس سے دبا رہے اور ۲۵ زبور ۳۔ آیت میں مذکور ہے کہ اُس پهلوان کی تلوار شمت و بزرگداری ہے یعنی یہی اُن کی تلوار میں دیسا ہی پہنان (بہ نام) تلوار کا کام دیتا ہے۔ ۱۴ باب ۱۲۔ آیت میں بھی نام مذکور ہے برہ کے فیروز مندری کا یقینی بیان ہے ان دونوں مقاموں میں اشارہ ہے الموعی ۶ باب ۱۵۔ آیت کی طرف جہاں خدا باپ کا یہی نام ہے جیسا کہ ۱۶ دین آیت سے ظاہر ہے۔ پس جو بائین دھان رسول پول خدا باپ پر صادق آیا وہی بائین بیان یوحنا رسول مسیح پر صادق آتا ہے جس سے بائین کا ہم درجہ ہونا ظاہر ہے۔

سایت میں کل پڑھ بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ لاشوں کو کہا میں اس
 سے نہ کی تیج کا پورا افسین نکلتا ہے گویا کہ جو چکے جہت سی لڑائیوں میں ایسا ہی
 مارا وقوع میں آیا چنانچہ شہداء خاص جب سکندر کے ساتھ لڑنے کو نکلا تو اپنے ساتھ
 بہت سے زخمی لایا جو اس لئے چائے بن گئے کہ سکندر کو اور اس کے مصاحبوں کو اس سے
 باز رہیں گے۔ مگر جب شہداء خاص نے شکست کھائی تو سکندر نے وہی زخمی زینوں کے گلے میں
 ڈال دیے اسکا اصل مقام خرقہ ۱۳ باب ۱۲ آیت ۲۰۔ ۲۱ آیت ۲۲ ہے وہ ان ہی وہی فرمان
 پیغمبر سے دیا گیا۔ اس فرشتہ کو سوچ دین پڑا ہوا ہے کہ ان کے سب پڑے اس کی
 آواز میں سیکھیں یہ ضیافت اس ضیافت کا جو اب ہے جو ۹ دین آیت میں مذکور ہے ہر ایک
 کے لئے مفرد ہے کہ ان دونوں میں سے ایک نہ ایک میں شریک ہو +

آیت ۱۹

اس میں درندہ اور بادشاہان اور افواج و کمانی دینی میں جو اس لئے جمع ہوئے کہ
 سوار سے لڑائی کریں جیسا کہ ۱۶ باب ۱۶ و ۱۷ آیات ۱۸ میں مذکور ہے۔ انہی اعراس کا بیان
 یہاں تفصیل کیا گیا۔ اب بات پوری ہوئی جسکی پہلی جگہ ۱۲ باب ۱۲ آیت ۲۰ میں لکھی ہے البتہ اب یہ معلوم
 ہوتا ہے کہ یہی کچھ تو اس وقت ہوئی تھی جب مسیح مر گیا اور یہی اوشا اگر شریک شریک ہونے
 نہیں پوری ہوئی تھی درندہ کی فوج میں تو ایک ایک ہیں مگر مسیح کی ایک ہوا فوج ہے
 جسکا سب سالہ وہ خود ہے اب ان دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا اگر کچھ نہیں کہا ہے
 کہ ان میں لڑائی ہوئی بلکہ۔

آیت ۲۰

آیت میں لکھا ہے کہ درندہ پکڑا گیا چنانچہ ایسا ہی ماجرا کلی دفعہ نے
 عہد نامہ میں وقوع میں آیا دیکھو خروج ۱۱ باب مصریوں کا قلعہ میں ڈوب جانا اور
 ۱۲ قریب ۲۰ باب جب تین عورتیں سفط پر چڑھیں اور جیسا ۱۲ باب ۱۲ آیت میں بیان
 ہوا کہ وہ تو اپنی زور و عظیم کے لئے خدا کے ساتھ لڑنے کو اکٹھے ہونے لگے مگر رکھ لیا اسکے
 جیہ قادیان کا زور و عظیم ہے۔ انکا قلعہ ہونا تو بظرف لڑنے کا موقع ہی ان کو نہ ملا
 کہ درندہ پکڑا گیا۔ یہ درندہ آٹھواں سر ہے جو دس سنگین کے مجبور سے بن گیا
 دیکھو ۱۱ باب ۱۱ آیت اور یہ درندہ پہلا درندہ ہے جو دجال ہے۔ پس یہ درندہ

پکڑ لیا اور لکھا ہے کہ اوس کے ساتھی بھی پکڑے گئے۔ مگر اوس کے بعد ہی تفسیر کے طور پر لکھا ہے جو ٹھانی یعنی پہلے ہمارے بیون کا ذکر جمع میں کیا گیا اور بعد ازاں واحد لکھا۔ مگر یہ پہچان سکتے ہیں کہ ۲۱ وین آیت میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ وہی درندہ کے ہمراہ ہیں مگر ۲۰ وین آیت میں یونانے جو ٹھانی کا اتنا ذکر کیا کہ اس آیت میں پہر نیا جملہ شروع کرنا پڑا (چھوٹھا بنی) یہ وہی ہے جس کا ذکر ۱۳ وین باب میں ہوا۔ کیونکہ ان دونوں کے اوصاف ایک ہی ہیں یہ بنی پہلے درندہ کا بار خا۔ اور ہدم ہے۔ حتیٰ کہ پہلا درندہ اس میں شید کچھ کہ نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ وہ مافی زور کے بغیر مادہ میں کچھ طاقت نہیں ہے اور ۱۴ وین باب میں اس جو ٹھانی کا ایسا بیان مندرج ہے جو چٹوین سر کے ظہور کے وقت وقوع میں آیا تھا۔ لیکن یہاں سے معلوم ہو گیا کہ وہ بنی آخر تک درندہ کے سب سنگین اور سرون کے ساتھ ہوتا رہا اور اپنا کام کرتا آیا (اگت کی جھل) پہلے اسی جگہ اس کا ذکر ہے۔ اس باب کے شروع میں تو صدم و محورہ کی طرف اشارہ ہوا مگر بیان نگار سمندر کی طرف اشارہ ہے جس کے کنارہ پر یہ شہر آباد ہے اس کا مطلب ہے کہ درندہ اور جو ٹھانی اگل کی جیل میں ڈالے گئے۔ کیونکہ اس کے پیشتر ہم نے ان دونوں کو دو قدرتین تصور کیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں قدرتین آخر کار دو آدمیوں میں یکجہ ہو کر رہا ہونگے۔

(۲۱) یہ وہ لوگ ہیں جو درندہ کی حرف ہاری تر کے مسیح کے مخالفت کرتے رہے ان کی بابت جی لکھا کہ ایک تختہ مارے گئے اور انہیں لکھا کہ جیل میں ڈالے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے صرف جسمانی موت ہوئی +



باب ہفتم

کلیانے جو تین خاص دشمن ہیں ان میں سے دوسرے اور تیسرے کی
ہلاکت کا ذکر اوپر ہی آیات میں مذکور ہے۔ اس باب کی ابتدائی آیات میں اہل
دشمن جیسے شیطان و ہلاکت ۱۵۔

۱۔ آیت (۱) ممکن ہے کہ یہ تفسیر یا تفسیر کوئی دوسرا ہو یا تفسیر ہو۔ اس دوسری
راہ کی تفسیر یہ ہے کہ یہ تفسیر ہے۔ پہلے باب میں صبح سے کہا کہ موت
اور شاول کی مثالیں ہیں۔ اس میں تو جب تکلیف بیان کیے پاس ہیں تو اتنا
کٹوئیں کی تفسیر ہے۔ اس پر برکت ہے۔ ۱۰۔ ۹۔ باب کے شروع میں ایک
ستارہ کی بابت لکھا ہے کہ اتنا کہ تیس کی گنجی اسکو دی گئی مگر بیان کیا ہے کہ
وہ اس کے پاس تھی۔ اور اگر ادا دین باب میں شیطان کا امان پرست زمین پر
اگر انیوالا صبح ہے تو اسقول معلوم ہوتا ہے۔ اسی باب میں اپنے کام کو انجام دیکر
اسکا بازو دھنے والا یہی ہوگا۔ اور سنی ۱۲ باب ۹۔ آیت میں صبح نے اپنے تین
زور آہد کا باندھنے والا کہا ہے +

(پہلی زنجی) اسکا مطلب ہے خدا کا مقصد جو کل نہیں سکتا ہے۔ یہاں شیطان
کے جو تین نام لکھے ہوئے ہیں وہ ۱۲ دین باب میں مذکور ہوئے۔ اس سے پہلے
کچھ زور پر تھی ہے کہ وہ ان کا کرانے والا اور بیان کا باندھنے والا ایک ہی ہے جو

میں نے جیسا کہ رسول نے کہا کہ اگر ہم اس کے ساتھ ہمارے دیکھ لیا تو وہ

(۵۱) پہلی قیامت) پہلی ناسی و اولیٰ کہ مجبور ہو کے یہ کہنا لازم آتا ہے کہ یہ پہلی قیامت روحانی ہے اور دوسری قیامت جسمانی ہے۔ لیکن یہ بہت مشکل ہے اس لئے کہ اگرچہ مانی قیامت کہیں کہیں قیامت کہلاتی ہے تو بھی وہ کہیں پہلے قیامت نہیں کہلاتی ہے اور اس کتاب میں اون پہلے معدن میں نہیں مذکور نہیں ہوئی۔

آیت (۶) (مبارک اور بال و خلیل) یعنی اُس وقت اس شکرک سے ہمتا ہوتا تھا کہ ایک اور شخص ہیں۔

(ایسوں پر دوسری موت اختیار نہیں پائی) جبے ۲ باب "آیت میں مذکور ہو۔ البتہ پہلی موت نے تو ان پر اختیار پایا پر دوسری موت سے جی لگنے میں ۱۰ مرتبہ موت کو اب ان کے ساتھ کچھ ملا نہ نہیں۔

کہانت ادا و شہادت کا ذکر کشاف کی کتاب میں اکثر آیا ہے۔ ان کے دو درجہ ہیں اول اس میں کہ اب بھی ہم کہیں اور بادشاہ ہیں دوئم یہ کہ موت کے بعد بھی ہونے۔

آیت (۷) قابلِ محاط ہے کہ قبہ خانہ سے چھوٹا ہو شیطان اثر رہ نہیں کہلاتا ہے مگر صرف شیطان اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اثر و ملاسلے کہلایا کہ وہ دوزخ کا بانی تھا گلاب تو در مذہب پاک ہوا پس اس لئے اثر و ملا کی خصوصیت اس میں سے جاتی رہی۔

آیت (۸) اب شیطان جوش کے پہر اپنے پہلے کام کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی لوگوں کو دغا دینا اور ہرانا ہے کیونکہ وہ اپنی آزادی کی حالت میں مسیح کی مخالفت کا کبھی نہیں چھوڑ سکتا ہے اب وہ یہ جیسا ۱۶ باب ۱۴۔ آیت میں مذکور ہوا لوگوں کو مسیح کے ساتھ لڑنے کے لئے اکٹھا کرتا ہے۔ باوجودیکہ پہلی دفعہ وہ یکجہت اڑ گئے

ہوتے مگر تو وہ ابھارنے سے کہ جہاں کہہ رہا ہے کہ وہ ایک ہزار برس
اس قدر خیال سے یاد آئے ہیں اس قدر کہ وہ ایک ہزار برس
میں سب کے سب قویٰ تھے نہین ہو جاوے تھے نہین ہو جاوے تھے نہین ہو جاوے تھے
ان کی تابعداری کی۔ لیکن اس سے انکلیت ہے کہ وہ ایک ہزار برس کے
بعد و نہ جمع ہوئے بلکہ یہ کہ شیطان کو کوئی دیکھ کر کہ وہ ایک ہزار برس
ہوئے کی یہ دلیل ہے کہ یہ شیطان نہیں تھا۔ اور میرا کی تیرہ نہیں
دست نکلتا تھا تو کسی انکے دل میں یہی برائی رہی۔ یہ وہ خدا کا شیطان
کی بات کہہ رہا ہے۔

(جو وہ ہیں کہ عارور آکر دیکھیں کہ وہ ایک ہزار برس کے
زمین کے لیے مستقل ہے یعنی جس میں وہ ایک ہزار برس کے
سب سے زیادہ)

(کیونکہ انکے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے
ایک ہی ہے بن ہو رہا ہے۔ ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے
گوی کہ وہ ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے
سے پوری ہوئی جب بنی اس جالی کی پس گوشت کر سکا۔ یہ ایک ہزار برس کے
ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے
میں خدا کا ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے
سب پر غالب آئی گی۔

(ماگوگ) یا فٹ کا ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے ایک ہزار برس کے
کتاب میں مذکور ہے کہ ماگوگ وہی ملک ہے جسکو یونانی لوگ کہتے ہیں کہ
تھے اور بن لوگوں کو یونانی یہ نام دیتے تھے۔ یونان سے بہت دور تھا اور یورپ
کی طرف تھے تھے ان کا ملک روس میں تھا ہے۔ فیلہ کی کتاب میں
نام رکھتی ہے خریفیل کے مذکورہ دو بابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ملک

ہے مگر مدنی - بچے یہ کہ کلیا کا کوئی دشمن کہیں نہ ہو میں اسکو کامیاب
 نہ ہونے دوں گا اگر یہ زمین کی چاروں حدوں سے چڑھ آوے اس بات کے
 لئے راعیل میں اول یہ کہ خرقہ میں (ماگوگ) کے بادشاہ بنام گوگ کا ذکر ہے
 سے "ہاں" نہ توئی کہیں نہیں گوزا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بنی نے اس
 نام کو ماگوگ کے نام سے وضع کر لیا کیونکہ عربی زبان میں جیسے عربی میں
 صرف مکان کو بتاتا ہے ایسا ہی ہم ماگوگ میں ہے نہ کہ مطلب ہے گوگ
 کی جگہ - دوسری دلیل یہ ہے کہ خرقہ ۳۸ - ۴۰ - آیات میں ان قوموں کا
 ذکر ہے جو گوگ کے ساتھ ہوئے چڑھنے والے ہیں اور وہ تو میں انکا ذکر
 احواف میں رہتی تھیں شاگونش بکلی دیکھنے کی طرف تھیں یہ ہے کہ
 خرقہ ۳۸ - ۱۶ - آیت ۱۶ میں ہے کہ سارے نبیوں نے اسکی پشتگی
 کی لیکن نام سے کسی نے نہیں کی پس نام ہوتا ہے کہ خرقہ میں یہ نام
 نسبتی ہے اور خرقہ سے ہی زیادہ رکھنے میں کیا کہ خرقہ میں تو ماگوگ
 کا نام نہ تھا بلکہ ماگوگ کا شرف میں گوگ کا نام تھا بلکہ یہی گویا وہ
 اور انکا نام تو میں نہیں - اور نیز ان سب قوموں کا چڑھنا جو زمین کے چاروں
 طرف میں رہتی ہیں نہ صرف انکا جواز میں رہنی میں اسی طرح یہ نام یہودوں پر
 ہونے سے پانچ پر و شلم کے ترکوم میں کہا ہے کہ از کے بکلی آخر میں گوگ
 کا گوگ اور ان کی افواج پر و شلم پر چڑھ آوین گی اور خود سب بادشاہ اپنے اپنے
 سے انکو گردے گا ورنہ کہہ کر گچا اور بنی اسرائیل سات برس تک انکے ہتھیاروں کو
 جلاتے رہینگے الغرض ان سے وہ دشمن مراد ہے جو سب سے آخری دشمن ہزار
 سال بعد ہونگے -

(انکا شہر مدینہ کی دیت کی مانند) یہ معاہدہ چاروں نے عہد نامہ
 میں بہت طے ہے دیکھو شیخ ۱۱ - ہم کھانیوں کے حق میں اور قاضی ۴ - ۱۲ - ہمارے
 کے حق میں متعلق ہے -

(۹) (۱) زمین کی چوٹائی پر چڑھ کر دیکھو صبقوق ۱-۶ مقدمہ دیکھو
خیمہ کا وہ اور محبوب شہر ایک ہی۔ شے کے یہ دو نام ہیں ہم نہیں کہہ سکتے۔ چون
کہ ان کا مطلب بالکل نفی جو باپ ہے یا تثنیی یعنی یہ کہ کھیا خود ایک شہر کہلاتی
ہے یا کوئی حقیقت ایک شہر ہوگا جس میں کھیا کے لوگ۔ پہلے البتہ خیمہ کا۔ سے آتا تو
ظاہر ہوتا ہے کہ اس ایک بار برس میں بھی کھیا کی ایسی حالت آوے گی گویا وہ ایک
خیمہ میں رہتی ہے یعنی ظہر بالکل نہیں جاتا۔ یہی نہیں تو خیمہ کا کہلاتی شہر کو
محبوب اس لئے کہا کہ شہر تو کھیا ہے جو نور سے مشابہ ہوتی ہے اور وہ مسیح
کی محبوبہ ہے۔

(خدا کی آگ الٰہ) (۲) حیدر مدد اور عہدہ پر اور ایلام کے دشمنوں پر اترتی
وہ یوحنا نے بھی بے موقع چاہا کہ دیکھ کے دیکھنے والوں پر اترے تو فریڈل
۳۰-۲۲-۱ اور ۲۹-۶ یوحنا ہی ایب جی ڈارک ہے۔

(۱) اس میں اصل دشمن کی اخیر طاقت کا ذکر ہے کہ وہ پہلے تو آسمان سے
اُتر آیا گیا اور اتنا ہ کونٹے میں ڈال گیا تھا کہ اب آگ اور آگڑہ کی جھیل میں
ڈالا جاتا ہے مئی ۲۵-۲۱ مسیح نے کہا کہ وہ آگ خصوصاً شیطان ہی کے لئے تیار
کی گئی ہے۔

(۱۱) پہلی آیت میں بھی متھان کا ذکر ہے مگر یہ وقت اُن سے آگ ہے اور
اس لئے بڑا اور سفید کہلایا کہ جو عدالت اُس پر چھٹیکر گیا۔ کے کی وہ سرسبز عیب
ہوئی اُس پر جو تخت نشین ہے وہ کون ہے ۲۹ وہ باپوں میں وہ خدا باپ ہے
مگر یہاں مسیح کو اس سے آگ نہیں کر سکتے ہیں جسے ۳-۲۱ میں کہا کہ میں ہی ناب
ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا اور ۲۲-۱ میں یہ تخت خدا باپ کا
بروز تخت کہلاتا ہے اسی طرح یہ مقام اُن مقاموں کے برخلاف نہیں ہوگا جہاں مسیح
دنیا کا نصف کہلاتا ہے۔ جب وہ عدالت کریگا تو زمین اور آسمان اُس کے سامنے
سے ہٹا دیئے یہ نہیں کہ ایک جگہ سے ہٹا کے دوسری جگہ چلے گئے بلکہ اُن کے لئے

۱۲۔ لیکن اسکا مدعا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بالکل نیست ہو گئے۔
 جہاں ان کو صرف اس حالت کی نیستی کا ذکر ہے جو ان کی اب ہے اسکا بیان یہ ہے۔
 ۱۰۔ اور ۱۲۔ آیت میں ہے جہاں مذکور ہے کہ یہ آگ کے وسیعے ہو گا اور
 آگ سے کوئی چیز نہیں ہو جاتی صرف۔ اسکی نئی حالت ہو جاتی ہے اگر قدر قدر
 ان وزین نہ ہوتے مگر یہاں زمین و آسمان۔ اسکا سبب یہ ہو گا کہ گناہ
 زمین ہی پر ہوا۔ ان کی تبدیل کا ہونا مذکور ہے اسکا تو صاف ہے کہ اصل
 آسمان زمین پر تھا مگر چھپے آسمان میں انسان کے گناہ کے سبب
 بچے ہوئے۔ اس کا باب وقت بہ زچہ آگناہ کے سبب سے
 ہے

۱۲۔ (ص ۱۲) لیکن تو نہیں لیکن تو ہی یہ صاف
 ہے تو ہی اسکی تفسیر ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ ہے کہ یہ حالت
 میں تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن اس میں ان لوگوں کی عدالت تو شامل
 ہے اسکا ذکر آخر میں ہے۔ لیکن اس میں ایک کلمہ کے مجمل میں اسے
 کہتے ہیں کہ اس میں شک ہے کہ زمین و آسمان نے ہمارے اس صبح کے ساتھ
 باوجود ان کی ان کی عدالت اس میں شامل ہے یا نہیں۔ یہ امر نہایت مشکل ہے اس کے
 دونوں طرف۔ ہم اللہ کے آیات میں ایک طرف تو وسیع کرتے ہیں کہ جو جھکو دیکھا ہے
 اور میرے پیچھے والے پر ایمان آتا ہے وہ عدالت میں نہیں آوے گا۔ یوحنا
 ۵۔ ۲۴۔ البتہ یہ آیت مشکوک ہے کیونکہ عدالت کے لئے یوحنا فی لفظ ہے
 کہی اسکا مطلب سزا ہی ہے لیکن پیر جی ۲ قرہ ۱۰۔ میں پول پول نے یہ صاف
 کہا کہ یہ سببوں کے لئے ضرور ہے کہ عدالت میں حاضر ہوں پس ان دونوں کے
 متقابل کرنے سے یہ نتیجہ تو صاف نکلتا ہے کہ ان کی عدالت ایسی نہیں ہو گی جیسی
 دنیا کے لئے ہے۔ لیکن اس کا ذکر اس طرح اور اس طرح نہیں ہو گا کہ ان کے
 ان کو نجات ملے یا نہ ملے لیکن صرف اس لحاظ سے کہ ہمیشہ کی زندگی میں ان کو کتنی خوشی

اور کیا درج ملے۔ اور یہی انکی عدالت ہے پر دونوں طرف کئی ایک مشکلات
میں ایک طرف تو یہ کہ کیوں جی اوتھنے کے بعد اوتھنے دن اُنکے عدالت ہوئی۔
اور دوسری طرف یہ کہ اگر یہاں مقدسوں کی عدالت نہیں ہوئی تو اور کہاں ہوئی اور
کہیں ذکر نہیں ہے اور نیز لکھا ہے کیا چھوٹے کیا بڑے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس میں کل آدمی شامل ہیں اور نیز اگر ہم مقدسوں کو اس عدالت میں شامل نہ سمجھیں
تو زندگی کی کتاب میں کن کے نام لکھے ہوئے ہونگے البتہ اُنکے نام ہی اس کتاب میں
نہج ہو گئے جنہوں سے اس زندگی میں خوشیاں یا کشتیج بہا یاں لائیں اور موت کے
بعد انکی خبر اگر ایمان لائے حرمہ سور کا یہاں پرا دکھا کر ہو: ہو پرا دکھا کر ہو: ہو پرا
اپنی زندگی میں خبر نہ لائی۔

(۱۲) (موت اور شامل آس میں ڈالے گئے) پیسے نفلی موت اور
شامل نہ ہونے کیونکہ ان کے عوض بآک (بگندہ آب کی چیل ہے) ان کی اب بچہ
حاجت نہ رہی کیونکہ اسے بعد: تو کوئی مراد نہ شامل میں کیا (آگ کی جھیل) یہ الفاظ
نہایت خونخواری کے ساتھ تین بار ان آیت میں آتے ہیں کیونکہ یہ پنجہ خون میں
۱۴ اور ان آیت کے آخرین یہ الفاظ پڑائے گئے ہیں کہ: (دوسری موت
آگ کی جھیل ہے) +

(۱۵) (الکیمہ کا نام)۔ نہ پایا گیا) اگر یہاں صرف مقدسوں کا ذکر ہوتا جنہوں
نے ہزار ہاں سلطنت کی تو (پایا نہ گیا) یہ نقطہ نہایت عجیب ہونے کیونکہ اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں بہت سے نام پائے گئے جنکی امید نہ تھی مگر
مقدسوں کی بابت ایسا لگتا ہے کہ ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہی ان کی
طرف اشارہ ہے جنہوں نے اس دنیا میں مسیح کی جڑ پائی تھی اور ایلر ۳-۱۶ میں بھی انکی
طرف اشارہ ہے۔ اس تمام حصہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی اپنے اعمال سے نجات نہیں
پاسکتا ورنہ اعمال کی کتابوں کے حوالے ایک اور کتاب کی کیا ضرورت ہوتی؟

باب است وکم

۲۱ وان ۲۲ وان باب مکاشفہ کی کتاب کا آخری حصہ ہے ۲۱ وین باب کی ۹ وین آیت سے ۲۲- ۵ تک ایک پر شریف ہے جس کا مطلب ہے نئی یروشلم اور اس باب کی پہلی ۸ آیات اس پر شریف کا دیا جا رہا ہے اور ۲۲- ۶ سے آخر تک حاتمہ بت اس میں ۲۱ وین ۲۲ وین بولی برکات نامی جلیل کے میر مجلس کا وہ قول صادق آتا ہے کہ مسیح نے چاہی ہے کہ انہیں تک رکھ چوڑا۔ یہ حصہ نہایت ہی دلکش اور دید انگیز ہے جبکہ پرانا زمین و آسمان مل گئے تو ضرور تھا کہ اسے عوض نئے عہد تب وہ پیشگوئی پوری ہوگی جو عیاء - ۶۵- ۱۷۰ میں کی گئی اور اس کا مل طور پر پورے ہو گیا ذکر پڑھنے کیلئے ۲ پیر باب ۱۳- آیت +

آیت (سند: اور نفین) بریفہ مشمل ہے بعضوں نے اس کا مطلب مطلق تشبیہی سمجھا لیونکہ بیشتر اس کتاب میں مختلف توہمون کے جوش و خروش کو سمندر سے تشبیہ دی گئی ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس فقرہ کا مطلب ہے کہ وہ جوش و خروش اور نہیں ہوگا جو کہ شریر لوگ نہیں رہیں گے جبکہ عیاء - ۶۵- ۱۷۰ آخری آیت میں صرح زن سمندر - تشبیہ دی گئی - البتہ یہ مطلب اس میں شامل تو ہے لیکن یہی اسکا پورا مایہ نہیں ہے - کیونکہ اگر ہم سمندر کو مایہ تشبیہی سمجھیں تو نئے آسمان اور نئی زمین کو

بہی شیشی بھنا ہو گا لیکن جیسے دیکھا کہ مکلف کئے آسمان میں زیادہ ۔۔۔ انھی غیبی امور کی
 ضرور ہے ہر بعض کہتے ہیں اگر صہد و مطلق نہ ہے تو زمین کی خوبصورتی جالی رہتی
 لیکن زمین کی خوبصورتی کے لئے مسند کا بڑا وسیع رہنا کچھ ضروری نہیں ہے کیا
 خوبصورتی زمین نہیں کہ وہ اتنا بڑا وسیع رہے بلکہ اس میں کھٹکی اور تری اس پاس
 ہیں جیسے چیل سے خوبصورتی ہوتی ہے مسند کے جلتے رہنے سے خوبصورتی
 باقی نہیں رہتی بلکہ زیادہ تر خوبصورت ہوگی کیونکہ مسند اگر خوبصورت ہے ۔۔۔ انتہا میں
 ۔۔۔ اسے بوجھ ہے یعنی اب جہاز ہر لہیں اُپر سے جاسکتا ہے مگر آرزو میں خشک
 ہوتی اور اس میں سلج ہوتی تو مسند کے استدان کی نسبت زمین کے راتے
 اچھے ہوتے +

(۲) اس میں رسول نے سنتے پرہ ست ۔۔۔ کو سامان یہ سے اُترے ۔۔۔ یہاں اساتذہ کو
 زیادہ مفصل بیان بعد میں ہو گا سکھاتی ۴-۲۶ میں پول رسالے میں کلیہ کو
 اوپر والے یہ شلیم کہا جاتا مطلب ہے کہ اب یہی کلیہ کی جڑہ آسمان پر اور اوس
 شامین زمین پر ہیں مگر وہ اس وقت اوپر والی یہ شلیم زمین پر اُتر آوے گی
 اور اس تمام حصہ سے یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہی تانیاں فکان کا مسکن اسی زمین
 پر ہو گا ۔۔۔ اکثر اوسیدہ محاورہ ہو گیا ہے کہ ابدی خوشی کے مسکن کو آسمان کہتے ہیں لیکن
 بیان سے اُس محاورہ کے اُلٹ معلوم ہوتا ہے کہ ابدی خوشی کا مکان زمین پر ہے
 البتہ مسخری نظر سے تو اس میں کی معلوم ہوتی ہے اور اسی سبب سے بعض مرتب
 نے سمجھا کہ یہاں حق رسوں کے اُس حال کا بیان نہیں جو ابدی ہے بلکہ صرف انہی مال کا
 جو اُس ایک ہزار برس میں ہو گا البتہ اس خیال کی مددگار اور ہر کئی باتیں آگے پیشگی
 گردن ب کے مختلف قوالا میں آؤں یہ کہ اگر مسند و ارقیامت تک ہنگوی
 کر کے اُس کے بعد کے اہل کا کچھ ذکر کرتا بلکہ چاہیے ہیکے اُن حالات کا بیان
 کرتا جو قیامت کے پہلے گزرے تو یہ نہایت عجیب انگیزہ بت ہوتی ۔۔۔ دوم ۔۔۔
 ۴۰-۱۱ میں لکھ رہا تھا کہ ہدایت کے وقت آسمان اور زمین ہٹا کر ۔۔۔

یہاں جس سوتے تھے ۱۰۔ ان اور زمین کو دیکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ تھے آسمان اور
 زمین کی جگہ پر زمین پس جہ عدالت کے پیشتر ہرگز نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ خدا
 بہ ہذا کہ پڑائی زمین اور آسمان میت ہو یا دین۔ سو ہم یہ کہ اس سوتے
 پر رشیدیم کے بیان کے آخر یعنی ۲۲۔ ۵ میں یہ لکھ ہے کہ وہ ابدانا بادشاہی
 اور ۲۰۔ ۳۰ میں لکھا۔ ہم کہ ہمارے جس تک بادشاہی کر گئے بس اگر بیان
 ہر برس کے عداوت مذکور ہو۔ نئے تو کیا ابدانا تک اور ہر برس تک بادشاہی کرنا
 ایک ہی بات ہے ہرگز نہیں۔

نئے یروشلم کا یا عداوت ہے اس میں بھی اختلاف ہے بعض سمجھتے ہیں کہ اسکا
 مطلب صرف روحانی ہے۔ لیکن کچھ کے نبی مالت کا وہ ایک نام ہے البتہ ہم جانتے
 ہیں کہ یہ نہ بنتا ہی اس میں اصل یہ مذکور ہے یہی نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اسکا معنی بھی
 سمجھنا چاہیے یہاں تک نفی۔ ہر کی سکونت کے لئے ایک مکان ہو گا۔ جیسا کہ
 وہ جمال ہے۔ ہر سے ہر۔ اگر کوئی پوچھے کہ اس بیان کیوں کیا گیا تو اس کا
 جواب یہ ہے کہ یہ بیان نئے یروشلم کی صرف ایک تصویر ہے جو کلیسا کے ساتھ
 کہیں بھی کہہ کر وہ پوچھ کلیسا کے مذہب سے اور کلیسا اس سے خوشی اور تسلی حاصل کرتی
 جیسا کہ کوئی اپنے ہر کی تصویر یا پیکر تسلیم کرتا ہے۔

یہ شہر پاک کہلاتا ہے البتہ وہ یروشلم بھی پاک کہلاتا تھا جو اس دنیا میں تھا
 اگر وہ فی الحقیقت ایسا ہو گا۔ نئے عہد نامہ میں نفخہ یروشلم کی وصورت میں
 ایک۔ ہرانی و دوسری یوانی جو بگڑے سن گئی ان دونوں میں سے بگڑی ہوئی
 جدت کا یوحنا نے اپنی بخیل میں استعمال کیا مگر عبرانی صورت کا ہوا اصلی ہے۔
 مکہ فہ میں استعمال کیا اس کا سبب یہ ہے کہ بخیل میں یروشلم کا مطلب ہے وہ
 یروشلم جسے اپنے خداوند نور کیا اور جو غیر قوموں کی مانند ہوئے اس عالم سے
 رسول اسکا اصلی ماہ مذہب کا بلکہ وہی ام جو یونانیوں نے بگاڑنے اسکا زکرائم
 اسکا۔ اس نفی یروشلم کا کچھ بھی ذکر نہیں ہے بلکہ کلیسا یا کلیسا کے اپنی سکون

کو وہ یروشلیم کہتا ہے اس لئے اس میں پاک نام کا استعمال بھی کرتا ہے۔ جب رسول نے نئے یروشلیم کہا تو اس میں نفی شہر یروشلیم کی طرف اس نے کچھ بھی اشارہ نہیں کیا بلکہ پراتے اور نئے یروشلیم دونوں کلیسیا میں لینے پڑانے یروشلیم اسکا این جہانی حال ہے اور نئے یروشلیم اسکا آن جہانی حال ہے +

(دولہن کی طرح طیارہ کی ہوٹی) اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شہر سے مراد ہے کلیسیا۔ کیونکہ صرف کلیسیا ہی دولہن کہلاتی ہے +

(۳) خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے (اسکا مطلب بالکل نفی تو نہیں)

سکنت و رزق یہ اس باب کے ۲۲ ویں آیت۔ کہ برخلاف پوتا۔ خدا کی سکونت یہاں خیمہ کیوں کہلاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ پہلے پہل جب خدا آدمیوں کے ساتھ سکونت رکھنے لگا تو اسوقت خیمہ ہی میں ظاہر ہوا اور وہ سکونت رفتہ رفتہ زیادہ حقیقت کی طرف بڑھتی گئی۔ اور مسیح کے مجسم ہونے سے زیادہ حقیقت کے قریب پہنچ گئی جس کو رسول نے یوحنا ۱۴۔ میں یوں کہا کہ وہ ہمارے درمیان ٹھہر کر کے رہا۔ مگر اسوقت وہ سکونت بالکل حقیقی ہر جا دیگی اور ایسی کامل سکونت ہو گئی کہ پہلی سکونت اس کے سامنے گویا تہی نہیں گویا اس سے پہلے بھی خدا اسنے سکونت کی نہیں تھی جیسا کہ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے +

جیسا کہ شفاء میں ہم کو یہ بات ملی کہ اب معتمد مس آسمان پر ٹھہر کر کے رہتے ہیں مگر اسوقت وہ خود خدا زمین پر ان کے ساتھ سکونت رکھے گا +

(وہ اسکی اُمت ہو گئی یا اُمتیں ہوں گی) یہ مشکوک ہے کہ بیان اُمت ہے یا اُمتیں بعضوں نے تو یوں تفسیر کی کہ اُمتیں اسنے کہا۔ کہ الگ الگ قوموں کے لوگ اس میں شامل ہو گئے جو اُمتیں کہلا سکتی ہیں۔ لیکن یہ کتاب شفاء کے برخلاف ہے۔ ضرور ہے کہ اُمت سمجھیں +

(وہ انکا ہما نوا بل ہوگا) یعنی مائو بل کے وعدہ کا مطلب تباہی بل
پورا ہوگا (انکا خدا) یہ وعدہ تو ریت میں بہت پایا جاتا ہے جس کا مطلب
یہ ہے کہ اسکے بارے میں انہی صفات اور خوبیاں ان کے لئے استعمال ہیں
آدین کی الوتر، یہ سب وعدے جو اس آیت میں مندرج ہیں لغو تو کچھ
نئے نہیں مگر مطلب ان کا نیا ہے کہ سب پڑانے وعدے کا بل طور سے
پورے ہوں گے

۴-آیت

(۱) اس آیت میں ان کے وہ اور میرا ایدام ہیں وہ یاد کر ہے جو اس کی بیوی نام
میں نہیں ہوگی۔ ۱۰۔ یہ باب کہ ان کی آنکھیں سے ہر ایک ان لوگوں کو بچے گا۔ باب
آخری آیت میں سمایہ ان کے من میں مذکور ہوئی۔ اس آیت میں نص تاکہ یہ
سوت پر ہے کہ وہ پہر ہوگی اور ریت کی ہیں ہیں۔ اس میں عجیبہ ۲۵-۲۶ کہ
طرف اشارہ۔ یہ وہاں بھی ہوتا اور ان کے ذریعہ جیسا بیان۔ ان دونوں
ہیں جو حلقہ۔ یہ وہ ظاہر ہے (نہو کہ پڑاں چیزیں کنز کی گشتیں) جیسا کہ
یہ ان کے آسمان و زمین جاتے رہے چنانچہ عجیبہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ سب
پڑاں چیزیں سے خاص، کید پڑاں، عجیبہ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰
خود وہ عجیبہ ۳۱

۵-آیت

(۵) سخت شب میں نے کہا کہ میں سب کچھ نیا بنانا ہوں
۔ سب پر پڑاں اور ہے لیکن شمس کہ باوجود کہ سب سے پر ہی ایک چیز ہے جو
اب رہتلا ہے وہ آگ اور آگ کی جوہل ہے وہ نہ گز نہیں ہوگی اور ہی نام
ہے پائین پیدا ہے کہ نیت ہو سکتا نہیں اور ادا اب دیکھ خدا کے خوب اور
سیدہ انتقام سے فعل ہی ستھار تھا ہے اور رہے کا خدا کی وہ با نیت
آپ پر مدد ہوگی جس کے لئے اٹھنے اتنے اور اس طرح اور اتنی مدت تک تیار ہی کی
ابک طرح ہے۔ اب بھی سب چیزوں کو مسخ نیا کرتا ہے۔ دیکھو ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰
اب ان کے دلوں میں نیاں نئی حالت کی نیا دہلی جاتی ہے جو نئے آسمان

اور زمین میں ہوگی اور اس وقت وہ بیچ بویا جائے گا اور آباد تک پہنچے گا اور
پہنچتا رہے گا (اس میں عجوبہ کیا کہہ) یہ قول یوحنا کو ایسا ہی معلوم ہوا
کہ اس کی بڑائی کے سبب اس کے یقین میں اسے شک ہوا۔ تو اس کو یہ خیال آیا
کہ کچھ۔ اگرچہ یہ بات تیرے تجزیہ اور سمجھ سے باہر ہے تو یہی بالکل غلط ہے۔
یہ ضرور پوری ہوگی +

(۶) (اگلی آیت)۔ سارے کھانے اور پینے والے (مطلب)۔ اور اس وقت
مقررہ وقت آئے گا تو خدا کے سارے وعدے اور وعیدیں پوری ہوں گی۔
ہوگی جیسے ۱۶ باب ۱۶-آیت میں۔ مگر کامل تعمیر کے لئے فعل پوری ہونا
اور یہی زیادہ یقین دلانے کے لئے وہ اپنی اذیت اور اس وقت میں پوری ہونا
جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں حکم طلب ہے۔ پتہ کہ میں نے کہا ہے کہ
اس کے نظام کو بھی پورا کیا وہ اپنے ارادہ کے مطابق پوری ہوگا۔
تم مجھے الفا مانتے ہو تو میرے امیگا ہونے میں بھی پوری ہوگا۔
موجودہ میں وہ ایسی جگہ ہیں کہ راج میں یہ خبر آئے گی۔ یہ وہی ہے جو
سے باہر میں کیلچ ان کو یا سکون کا پورا ایسا۔ نیا یہ امین مفت
انجیل کے چتر سے دو ٹوک ہے۔ میں نے کہا کہ اس میں مفت دینا ہوں
پر کہ جو پیسا ہے اور چاہتا ہے۔ یہ مفت دینا راج۔ یا میں نے کہا ہے لیکن
اس دنیا کے واسطے ہوتا ہے جیسا خداوند اور اس وقت میں پوری ہوگا۔
نچے دو ٹوک وہ ہمیشگی زندگی کے لئے۔ یوحنا کو تمام باب ۱۴-آیت اور
یوحنا ۱۵ باب ۳-آیت میں نیچے۔ اسے پتہ کہ اگر جو پیسا ہو وہ میرے پاس رہے
اور پورے +

(۷) (جو حالہ آتا ہے) اگرچہ یہ سب کچھ مفت تھا ہے تو یہی خبر تیرے
لڑائی کرنے اور نوس رنے کے نہیں تھا ہے۔ کیونکہ کہا ہے کہ جو غالب آتا
ہے وہی ان سبب بن کا وارث ہوگا۔ (میں اسکا خد) (اھو گناہ)

یہ ہے کہ کلیہ کی ہر فراموشی سبھون کے اوپر ہے یہ محاورہ فرقیل ۲-۴۰ میں پایا جاتا ہے اور جہاں خداے اسرائیل کی تعالیٰ کا ذکر کیا ورنہ ہی اسکی بلندی کا وعدہ کیا گیا دیکھو ۴۸-۲ اور ۲-۲۵ میں زبور نویس نے اسکو بلندی پر دیکھا +

(۱۱) اس آیت سے نئے یروشلم کا خاص ذکر شروع ہوتا ہے اور یہی پہلو اس چیز کا ذکر ہوتا ہے جس سے وہ بہری ہوئی ہے یعنی خدا کے جمال کا پیر ۱۲-۱۴ آیت ۱۱ تک اسکی دیوار، دروازے اور دروازوں کا بیان ہے اور ۱۵-۱۶ سے آیت ۱۱ تک پیدائش کا ذکر ہے ۱۷-۱۸ تک اسکی دیوار کا ذکر ہے جس کو وہ بنی ہوئی ہے ۱۹-۲۰ تک اسکی بلندیاں کا بیان ہے اور ۲۱-۲۲ تک اس آیت سے ۲۳ تک اس بلندیاں کی وضاحت دیکھو پڑھیں +

اس آیت سے اُسات کا بیان شروع ہوتا ہے کہ نئے یروشلم کی صفہ رہی خدا کے جمال سے ہے فرقیل ۴۰-۴۱ میں جس شہر کا ذکر ہے اس کے کل ترہیت ۵۰ ساتت میں اس شہر کا نام دیون کہا ہے (یہودہ ۱۱ شامہ) جس کا ترجمہ ہے یونہی وادیوں ایسے اس شہر کا یہ خاصہ ہوگا کہ دیون ہو واد سکونت کریگا ۴۰-۴۱ رکھیا۔ البتہ کلیہ اس دنیا میں بھی یہ خاصہ ہے کہ یو واد اسیں سکونت رکھتا ہے جیسا کہ زبور ۵۰ میں کہ خدا اس کے چہرے پر ہے +

بس نقطہ کا ترجمہ اور دو میں روشنی ہوا اصل میں وہی نقطہ ہے جو پیدائش پہلے باب میں نیر کے لئے آیا جس کا لفظی ترجمہ ہے (روشنی دینے والی چیز) پہلی پیدائش میں خدا نے نیر بنائے تاکہ نور دیوں مگر اس نے پیدائش اور نئے یروشلم میں خدا کا جلال ہی نیر ہے، بس سے وہ متور ہو گئی اور گویا خود ایک نیر کا چارون اور اپنی روشنی چمکاتی ہے +

(۱۲) (بڑی اور اونچی دیوار) دیوار وفات کے لئے بہتی ہے مگر شلیم کے لئے تو کچھ نہ اور خطر نہیں وہ ہمیشہ امن و امان کی حالت میں ہے خطرہ بہتی ہے پس ایسا مطلب یہ ہوگا کہ اسکی دشمنوں کی فتنی اور نابودی ہی اسکی دیوار ہے

جساکہ یسعیاہ ۲۶-۱ میں ہے کہ یہوداہ کی نجات اُس نے شہر کی دیوار میں اور
 بیخ و غیرہ ہوگی (بارہ پہاٹاٹ اور ان بدبادہ فرشتگان) جیسے خرقیل
 ۴۸-۳۱ میں - اور یہ بارہ فرشتگان حفاظت کے لئے بارہ پہاٹگون پر ہیں -
 اگر بیان اُسکا ذکر عموماً کیا گیا - اسکا سبب یہ ہے کہ نئے عہد نامہ میں خاص کر کے
 خطوں مگر باخصیص کتاب مکاشفہ میں قومیت کا فرق بالکل مٹایا گیا اور ان بارہوں
 سے بیان مراد ہے کل کلیسا جیسا کہ پڑانے عہد نامہ میں بارہوں فرقوں کا
 مطلب ہے کن بنی اسرائیل +

۱۳-آیت

(۱۳) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمین کی جا۔ دن سمتوں سے تہے
 ہوئے ہیں جیسے یسعیاہ ۴۳-۵-۶ میں اور خود خداوند نے ہی فرمایا کہ چاروں
 سمتوں سے لوگ آئیے گئے +

۱۴-آیت

(۱۴) (باز بنیادین لکھ) معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو دروازوں کے بیچ میں
 جو دیوار تھی اُسکی بنیاد ایک پتھر تھا اس طرح ان میں سے چار پتھر شہر کے کونوں
 کے پتھر ہونگے - اسی بنیاد والی اور پایدار شہر کا انتظام عبرانی ۱۱-۱۰ میں کیا گیا +
 (ان بنیاد دن پر ہر گھنٹے کے بادھوں دسوں کے نام) اس سے بخوبی
 ظاہر ہے کہ کلیسا ابد الابد تک رسولوں کی بنیاد پر قائم رہے گی - جنہیں مسیح نے
 اپنے اس دنیا میں ہی کیونکہ چن لیا - ضرور ہے کہ ہم یہوداہ کی جگہ بیتھا کو عین
 اگرچہ ان کے کاموں کا ذکر بہت ہی کم ہوا اور اور لوگ ان سے بہت زیادہ مشہور
 ہو گئے - مثلاً پول رسول مگر خداوند کے ہی اُٹھنے کی گواہی دہی دیتے تھے اور
 انہیں کی گواہی پر تمام کلیسیا قائم ہے اور ابد الابد تک رہیگی - اور اگر دوبارہ
 رسول گواہی دیتے تو پول رسول سے کچھ کام نہو سکتا - البتہ پول رسول تو ہر گھر
 اس کام کے لئے یعنی بنیاد ڈالنے کے لئے خداوند نے اُسکو نہیں بلایا اگر اُکملت
 دینے کے لئے (بقہ کے رسول) جیسا پول رسول نے افسی ۲-۲۰ میں اس
 لحاظ سے کہ مبادا افسی لوگ رسولوں کو بنیاد سمجھ کر خود مسیح کو جو بنیادوں کی بنیاد

ہے پہل جاوین۔ بیخ کو کو دکھا سو کہا ویسی ہی بیان یوحنا رسول فقط رسول
نہیں کہتا بلکہ تہ کے رسول اسلئے کہ اگر وہ تہ کے رسول نہ ہوتے تو
کچھ بھی نہ ہوتے۔ بیان بارہ فرقوں اور بارہ راجوں کے اکٹھا ذکر کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ رسول نے پڑائے اور نئے عہد اس کے کلیسا کن کو مار کر بیان
بیان کیا +

(۱۵) جیسے بیان ویسے خرقیل ۴۰-۳۰۔ اس فرشتہ کے ماتھ میں ہر کشتہ
دکھائی دیا +

(۱۶) بارہ ہزار ستادین (معلوم ہوتا ہے کہ ہر شہر کا رقبہ ہے۔ اس آیت
کا آخری فقرہ مستش ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کی اونچائی اسکی لمبائی اور
چوڑائی کے برابر ہے۔ لیکن اس جو شہر وضع ہو جاتا ہے اور دین آیت میں اسکی
اونچائی الگ بتائی گئی کہ وہ (ایک سو چوالیس) تہ ہے ہر شکل و طرح سے
حل ہو سکتی ہے ایک طرح شاید اس اونچائی میں اس پہاڑ کی اونچائی بھی شامل ہو چکرے وہ
ہوا تھا جیسا کہ بردشہ کہہ میہم پر۔ دوسرے اس طرح لبان اور چتران تو
اس شہر کا برابر ہے اور اسکا اونچان تنہا ہے وہ چاروں طرف برابر ہے۔ تو اس طرح
سے وہ شہر راج شیرا۔ جو کمالیت کا نشان سمجھا جاتا ہے اور (امید طلوس) ایک
سکان آدمی کو مریج آدمی کہتا ہے +

(۱۷) شہر خالص سونیکا شفاف شیشہ کی مانند (یسا سونا کو کہیں
نہیں ہے مگر رسول کو یہہ اسلئے دکھایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ اس دنیا کے سونے
سے کہیں بدلی ہے +

(۱۸) پہلے تو رسول نے عوام بیان کیا کہ دیوار کی بنیادیں ہر ملک قیمتی جوابات سے
آرستہ ہیں مگر صفائی کے لئے ہر ایک دنیا کا ذکر الگ کرتا ہے اور ہر ایک کو اپنے
ایک صفہ جس جو بڑا نام لیتا ہے پہلے بنیادیشم کی یعنی ایک دروازہ سے دوسرے
در درز تک ایک ایک نیشم ہے ایک دیوار تھا جیسے یعیاء - ۵۴ - ۱۱ و ۱۲ - آیات

۱۲۱۔ مبحث معرین۔ نے پڑھی کوشش کی کہ ان جواہرات میں سے ہر ایک کو ایک اور ایک رسول پر صادق مابین۔ لیکن یہ کوشش بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اول تو اکثر رسولوں کے مزاج کی خصوصیت کو ہم نہیں جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں جواہرات کی شبیہ شخصیت و تالیق اور محال ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ۱۶ دین و ۲۰ دین آیات میں اس مقام کیرف اشارہ ہے جہاں ان بارہ جواہر و ن کو ذکر ہے جو مردار کاہن کے سینہ بند پر چڑھے ہوئے تھے۔ وہ ان نہیں کہا ہے کہ کون جواہر کس فرقہ سے علاحدہ رکھتا تھا یا کس نامان تھا بلکہ یہ بھی نہیں کہ کس جواہر پر کس فرقہ کا نام منقش تھا۔ ان دونوں مقاموں سے یہ نتیجہ صفائی سے نکلتا ہے کہ خدا اپنی کلیسا کو سب طرح سے حسادت، برکات اور خوبیوں سے آراستہ اور پرستہ کرتا ہے تیسرے یوشب چراغ کی۔ اسکے درجہ اصل نقطہ کہا لگدوٹ ہے۔ یہ صرف کبد و ن شہر میں پایا جاتا ہے اسکا رنگ آسمانی ہے مگر اور اور رنگوں کے شجاع ہی اس میں پائے جاتے ہیں۔ پشوان جواہر اصل ہے اور انچوان اس کی ایک قسم ہے اسکا رنگ ناخون کے جس حصہ کا رنگ ہے جو اٹھلی سے بڑا ہوا نہیں ہے۔ آٹھوان سبز رنگ کا ہے جیسے سمندر کا شفاف پانی۔ ناواں شفاف ہے اور سوئی کی چمک اس میں ہے۔ دستوان بیہ تاویں کی ایک قسم ہے لیکن اسکا رنگ کچھ پیپ کا ہے۔ بارہوان ازخانی رنگ کا ہے اور گیارہوان یہی اسی قسم میں سے ہے لیکن کچھ پیپ کا ہے۔

۱۲۲۔ آیت (۲۲) میں نے اس میں ہیکل ندیکھی کیونکہ خداوند خدا اسکی ہیکل ہے آتم) جبکہ پرستش کا مقصود یعنی خدا خود اس میں موجود ہے اور ظاہر ہے تو پرستش کا وہ معنی ہیکل کی اس میں کچھ ضرورت نہیں۔ اور تب یہ خود موجود ہے تو کاہن اور قرانی کی کیا حاجت۔ یہ سیاہ۔ ۳۔ ۱۶۔ ۱۷ میں جو پیش گوئی ہے وہ قدمے تو میری کے بعد کے وقت کی پیش گوئی ہے اور قدمے اس۔ مارکی جس میں ہم میں اور قدمے کے نیچے یہ دشلیم کی۔ یہ خود نذر کی دقت عہد کا عند وقت کہوہ کیا پیر کبھی نہیں بنایا گیا۔ یہاں تک تو میری کے بعد کے وقت پر وہ پیشگوئی صادق آئی

مگر یہ بات کہ وہ خیال میں نہ آوے گا اور اس کے ہونے سے افسوس نہیں ہوگا
بہت زیادہ اس وقت پر صادق آتا ہے۔ کیونکہ جب تک نفلی میل رہی تب تک صندوق کا
ہونا نہایت افسوس ناک بات تھی کیونکہ وہی اس پرین میل کا مرکز تھا۔ لیکن اب تو
کل یہ روشلیم یعنی ساری کلیسا جو داہ کا تخت اور سنگت کا وہ ہو گئی ہے اور کل قومیں
اس میں جمع ہو گئی ہیں اب اس میں منہ و کان ہونا کچھ بھی افسوس کا سبب نہیں ہے
گو کس قدر زیادہ یہ نئے یہ روشلیم میں پورا ہونا کا جبکہ یہ بات ہے پوری ہو گئی کہ
وہ اپنے دو کلی تہرات کے نیچے ہر کبریٰ نہ پلٹے گا

۲۳۰-۲۳۱

(۲۳۰) اس میں شمار ہے بعد ۹-۱۹۰۰ء کی طرف
۲۱ باب ۲۲ و ۲۵-۲۶ آیات ۱۲۲ کی دوسری آیت کے آخر میں جو کہ پہلے اس کے بعد آتی تھی
آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے سوا کسے جو ان کے درگاہ کی حاصل میں
ہیں اور لوگ ہی اس نئے یہ روشلیم سے ہم ہوں گے۔ البتہ ہم لوگ اس قدر سے
بالکل ایک تو نہیں ہیں بلکہ اس سے خاص علاقہ کہتے ہیں کیونکہ وہ اس کی روشنی
میں چلتی ہیں۔ وغیرہ پس اب یہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ اس سے
اٹھے اور انکی عدالت ہوئی اور انہیں کسے نام برد کی زندگی کی کتاب میں پائے گئے
اگرچہ یہ یہ معقول تو ہے کہ جب ان کی عدالت ہو چکی تب چاہئے کہ وہ مقدسوں
میں شامل ہو جاوے مگر ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چند سے باہر رکھو جاتے
ہیں تاکہ مقدسوں کی طاقت سے ترقی پاکر بالکل اس یاقی بیہرین کے ان میں شامل
ہو سکیں۔ جو لوگ اس تفسیر کا انکار کرتے ہیں وہ ان آیات کو اپنے اس رائے کی
ایک قوی دلیل جانتے ہیں کہ ان دو بابوں میں اس ہزار برس کا بیان ہے
اصحیح ہے کہ ان قوموں سے مراد تو ہیں جیسے جو ۲۰ باب ۲۰ آیت میں
مذکور ہو چکے ہیں یعنی انہیں قوموں سے بعض لوگ ہزار برس کے بعد میں جمع
ہو دیں گے

(۲۶۰) اس میں اس شہر کے باشندگان کا بیان ہے (کوئی ناپاک چیز) اور یہ بات

یعنی جو خدا کے لئے وقف شدہ ہو (یا جھوٹا نہ ہو) اصل میں ہے جو جو جھوٹ
 کرتا ہے یعنی نہ صرف وہ جو جھوٹ بولتا ہے بلکہ جو جھوٹ سے کچھ فائدہ بھی
 رکھتا ہے۔

باب بست و موم

(۱) مانگا۔ زمین اشلہ۔ پہ پہر اشلہ ۱۰۰۱۔ اور نر قبیل ۴۰۔ اسو ۱۱۰۱
 کھٹرت۔ نہ کا مطلب ہے خدا کے فضل کی ندی جواب بھی موجود ہے پر اسکی
 تشریح یہ ہے کہ آتی ہے۔ لیکن جو وقت کا بیان ذکر ہے اسوقت وہ اپنی پوری تاثیر
 کرکے۔ یونانی انجیل میں باخصیص اس ندی کا ذکر ہے جس سے ہم اب پی
 سکتے ہیں اور مکاشفہ میں اس ندی کا جس سے ہم پیوینگے۔ ۳۶۔ زبور ۱۰۱
 جس ندی کا ذکر ہے وہ ان دونوں پر صادق آتی ہے۔ تو کیا وہ ۱۰۱۔ مکی
 پیشگوئی خرقیل کے مذکورہ مقام کی پیشگوئی سے ملتی ہے +

(۲) نہ صرف کلیسا کی پر اس مطلقاً بچائے جاوے گی بلکہ اس آیت سے معلوم
 ہوتا ہے کہ اسکی ہر کہہ بھی مطلقاً مٹائی جاوے گی (مٹا کر اور نہ ہی کسی
 درجہ) اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر کہہ بھی مٹائی جاوے گی اور نہ ہی کسی

اس آیت

اس آیت

پر درخت لگے ہوئے تھے۔ دیکھو خرقیل ۴۷ - ۴۸ و ۱۲ - ان دونوں مقاموں میں فرق صرف اتنا ہے کہ خرقیل میں عام درختوں کا ذکر ہے اور یہاں درخت کا ذکر ہے اس درخت حیات میں صاف اشارہ پیدا کر کے دوسرے باب کی طرف سے اور مطلب یہ ہے کہ جو عرق ریزی انسان سے اُسکے گناہگار ہونیکے سبب چھین لی گئی۔ وہ پھر انسان کو وحی عطا دیگی۔ پیغمبر نے مکاشفہ ۲ - ۷ میں اسکا وعدہ کیا تھا باغ عدن میں تو صرف ایک ہی درخت حیات کا ذکر ہے لیکن یہاں دو کثرت سے بن ابارہ بھلے) یعنی اسکا پہل بارہ قسم کا ہے۔

دو بارہویں بھیجنے وہ پہلنا رہیگا) یعنی اس میں سے جو زندگی نکلتی ہے وہ بلا نامہ تخلیقی رہیگی (اور کچھ لھنت ٹھوگی) جیسے ذکر یاد ۱۲ - ۱۱ میں پڑھئے عہد نامہ کا آخری لفظ ہے لھنت اور نئے عہد نامہ کا قریباً آخری لفظ مطلق لھنت نہ ہوگی (خدا اور ہر وہ کا تخت اس میں ہوگا) اس میں اشارہ ہوسکے ۷ دین باب کی طرف جہاں فرما رہا ہے کہ جب تک وہ چیز تم میں سے دور نہ کیا دے تب تک میں تم میں نہیں رہوں گا۔ اس وقت اس میں کہی حرام چیز نہیں ہوگی پہلو اور خدا اور ہر وہ کے تخت کے تقریباً سکون ہوگی اور وہ تخت اس میں ہوگا۔ وہاں کا خاص کام کیا ہوگا۔ عبادت کرنا۔ لیکن پردہ کے پیچھے نہیں۔ بیٹے اب ہوتی ہے۔ بلکہ روبرو۔ پہلے رسول نے لفظ تخت کہ خدا اور ہر وہ دونوں کے ساتھ منسوب کیا لیکن آگے لفظ بندوں اور مومنہ کے ساتھ غیر واحد استعمال کیا۔ یعنی اس کے بندے اور اسکا مومنہ۔ اور اس سے باب اور ہر وہ کی جگہ نئی ظاہر ہے +

(۴) (اسکا نام ان کے مٹا ہونے پر) اسکا مطلب یہ ہے کہ اب سوا بد تک وہ

ابن کا مال ہو رہیں گے +

(۵) اس آیت میں دوبارہ لکھا ہے کہ پھر سات ہوگی۔ اب تو بار بار یہ کھانا پڑتا ہے کہ اسے نگہبان اب رات میں کیا بیٹھے کتنی رات باقی ہے لیکن اس وقت یہ اختلاف مطلق دور ہوگا۔ کسی عہد مطلق نہ ہوگی +

خاتمہ

مذکورہ حصہ اور کل کتاب کا یہ خاتمہ جو ۷۲-۱ سے آخر تک ہے اس کتاب کے دیباچہ سے بہت ملتا ہے خصوصاً اس بات میں کہ ان دو مین میں اس کتاب کی ضرورت پر بڑی تاکید کی گئی ہے۔

۴- آیت (۱) (سچ اور برحق) یہی الفاظ ۱۵-۹-۱ اور ۲۱-۱۰ میں عاقبت کے بیان میں یکوئل کے (خداوند جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے) اور دو مین روح کی جگہ مقدس ہے مگر اغلب ہے کہ روحوں کا درستہ عموماً اسکا ہی مطلب ہے جو ۲ پطرا- (۱۲ مین ہے) صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں لفظ جمع میں ہے اور یہ تو خاص ہے کہ یہاں روح کا مطلب ہے روح قدس اور روح قدس ایک ہی ہے پس یہ جمع میں ہونے کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ جیسا خدا اپنی مجموعہ صفات کے سبب عبرانی میں الوہم صیغہ جمع میں ہے۔ ویسا ہی روح قدس اپنے نبیوں میں الگ الگ طور سے کام کرنے کے سبب صیغہ جمع میں ہے (ضرور ہے) یہ ایسا ۱- آیت سے بہت ملتا ہے۔

۵- آیت (۲) (دیکھ میں جلد آتا ہوں) اس آیت میں مثل بات یہ ہے کہ ۷ مین آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ منظم فرشتہ ہے اور یہ سخن کہ دیکھنے میں جلد آتا ہوں مسخ کا ہے۔ کیونکہ اسنے دلا کوئی فرشتہ نہیں ہے بلکہ مسیح۔ لیکن اوپر ہم نے دیکھا کہ یہ منظم فرشتہ مسیح کی طرف سے ہوتا ہے یعنی اسکی باتوں کو اسکی طرف سے کہتا ہے۔ پہلو ہم یہاں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ دیکھ میں جلد آتا ہوں اسکو بھی فرشتہ نے مسیح کی طرف سے کہا اور رسول فرشتہ کے ان لفظوں سے کہ دیکھ میں جلد آتا ہوں جو نبی نبیوں کو کہتا تھا کہ یہ آئندہ الا فرشتہ نہیں ہے بلکہ مسیح۔ جیسا دیباچہ مین دیکھو باب ۵- آیت ۱۵ سے ہی خاتمہ مین مسیح کے آنے کا ذکر ہے۔ بلکہ خاتمہ ختم شدہ نہایت تاکید کے

ساتھ وعدہ کیا گیا دیکھو ۲۷-۴۰ و ۲۰-آیت اور پرانے عہد نامہ میں جو بات سب سے زیادہ اس وعدہ سے ملتی ہے وہ طکی ۳-۱- میں ہے جان بڑی تاکید کے ساتھ دو بار یہی بات کہی گئی۔ اس آیت کا آخری باب ۳-آیت سے ملتا ہے وہ تعجب کی بات ہے کہ یوحنا رسول نے پھر وہی کام کیا جس کے کرنا کی سبب

۱۹ دین باب ۱۱ میں اس نے سرزنش اٹھائی۔ لیکن اس ایک ہی حرکت کو سببوں میں بہت فرق ہے۔ پہلے تو اس نے اس حرکت کو اس سبب سے کیا کہ اس نے ایک نہایت عجیب بات دیکھی اور سنی۔ پر اب اس سبب سے کیا اس نے اس تمام کتاب کی پیشگوئی اور روایتوں کو پکلفت اپنے سامنے رکھا ہوا پایا۔ جس کے سبب سے پہلے سے کہیں زیادہ حیرانگی نے اس کو پکڑا اور پھر وہی حرکت اس سے ظہور میں آئی۔ غلبہ ہے کہ رسول نے اسی واسطے دو دفعہ اپنی اس حرکت کا بیان کیا کہ اس سے کلیسا بھی سکے کہ یہ دو متین کیسی بڑی پر تاثیر میں کہ جس نے ان کو پہلے دیکھا اس پر ایسی بڑی تاثیر ہوئی۔ جیسا کہ رسول نے اس کتاب کے دیباچہ میں اپنا نام کیا جیسا کہ رسول نے اس کتاب کے دیباچہ میں اپنا نام یا ویسی ہی اس کتاب کے آخر میں بھی تاکہ کچھ شک نہ ہو کہ یوحنا رسول ہی اس کتاب کا مصنف ہے۔

(۱۰) یہ آیت دانیل ۸-۲۶ کا جواب ہے کہ وہ ان کہا جیسا اور یہاں کھنا ہے مت چپا کیونکہ اب وقت بہت نزدیک ہے اور ابھی یہ بائین وقوع میں آنے لگیں گی۔

(۱۱) دیکھو متی ۲۴ باب ۲۵- اور خرقیل ۱۲ باب ۲۷- اور ۲ باب ۳۹- اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وقت ایسے (میان) ایسا نزدیک آچکا ہے کہ اب تبدیل کے لئے نہایت ہی کم فرصت ہے البتہ ممکن تو ہے لیکن امید بہت ہی کم ہے۔ الغرض اس ساری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں پر اس بات کو بخوبی نقش کر دے کہ خداوند کا آنا بہت نزدیک ہے لہذا اگر ہم اپنے وقت کو گنایا بالقی ہی خیال کریں تو بجا ہے۔ اس آیت کا درست ترجمہ ہے جو ناماست

ہے سو آگے کو مارا۔ اتنی کرے اور جو بخش ہے سو اپنے تئیں آگے کو بخش کرے اور جو استغفار سے سو آگے کو استغفار کرے اور جو پاک ہے سو آگے کو اپنے تئیں پاک کرے (مگر استغفار نہ کرے) یہ معادہ و مشاہدہ کی تصنیفات میں پایا جاتا ہے پہلے پہل ۱۸-۱۹ میں اور جو کوئی استغفار کرے وہ ابراہیم کی حقیقی اولاد ٹھہرتا ہے :

۱۲- آیت

(۱۰) داوین آیت کے پہلے ۱۰ داوین آیت میں اور بعد ۱۲ داوین آیت میں مسیح کے جلد آنے کا ذکر ہے۔ اس سے بلاشبہ و شبہ بات پائے بغیر یہ صحت پر مبنی ہے کہ ۱۰ داوین آیت میں وقت کی تنگی کا ذکر ہے +

دھرا ایک کو بدل لو دوں جیسا اُس کا کام ہے بنین کھلے کر بیسے اسکے کام میں بلکہ یہ کہ جیسا اس کا کام ہے یعنی واحد میں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کی زندگی کی کاموں یا حالتوں کا مجموعہ مسیح کے سامنے ایسا ہے جیسا ایک کام اور جیسا وہ کام اب ہے ویسا ہی اُس وقت بھی تحریر کیا جائے اس وقت فیصلہ حال ہی پر موقوف ہے جیسے متی ۱۶-۲۷ و ۲۸ میں بھی کام صیغہ واحد میں ہے +

۱۳- آیت

(۱۲) یہ آیت بھی دینا جسے ملتی ہے دیکھو ۸-۹ معلوم ہوتا ہے کہ ۸ میں منظم باپ سے اور ایمان بیٹے اس بات سے کہ کلیسا کے لئے وہ اہل تھا ہوا پوری امید پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ آئینہ بھی ہو گا۔ یعنی اُس کے سارے وعدے اور وعید پورے ہونے +

۱۴- آیت

(۱۳) رجا اپنی پوشاک کو دھوئے ہیں وہ مبارک ہیں انہیں لکھا کہ کس سے دھوئے ہیں کیونکہ ۷-۱۴ میں اس کا جواب مل چکا کہ برہ کے خون سے جانا پانی کے گرد و بائبل میں یہ فقرہ ہے کہ جو ان کے حکم پر عمل کرتے ہیں وہ مبارک ہیں۔ اصل سنون کا وہی ہے جس کا پہلے بیان کیا +

اگر وہ میں جس لفظ کا ترجمہ ہوا کہ اختیار ہوئے۔ اصل میں اُس کا ترجمہ ہے تاکہ عقیدہ جو کما جس میں وہ مطلب میں ایک یہ تاکہ ہو دو سرا یہ کہ یقیناً ہو گا +

(۱۵) کیسی سنجیدگی اور دل نراش طور پر لکھا گیا کہ (وہ باکھڑ ہیں) یعنی وہ لوگ اور گندہک کی جہل میں بہن جو اس نئے پرورش سے باہر ہے کل خاندان میں آگ اور گندہک میل کا نام نہیں ہے کیونکہ فقط اتنا کہنا کافی ہے کہ اس مقدس شہر کے باہر میں کبھی نہیں داخل ہو سکتے کہ توں سے مراد ہے۔ تاہم آپ دیکھو مستثنیٰ ۲۴-۱۸ و ان خواہ لفظی خواہ تشبیہی مطلب سمجھیں۔ مطلب ہے حد درجہ کی ناپاکی۔ پیر دیکھو متی ۶-۶۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ (جو کوئی جھوٹے کو پیار رکھتا ہے) اور جھوٹے کا کام کرتا ہے (جیسے رومی ۱-۳۲) پہلے ضرور ہے کہ جھوٹ کی محبت دلیں پیدا ہو ورنہ کس طرح جھوٹ کا کام ظہور میں آ سکتا ہے۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی جھوٹ سے محبت تو رکھے پھر اسکو انجام تک پہنچائے۔ یعنی جھوٹ کا کام کرے مگر زبان نکالے کہ یہ دونوں قسم کے لوگ نئے یروشلیم سے باہر میں غور کے آئیں ہے کہ جھوٹ کی بڑی حد کے کلام میں فخر و فخر زیادہ مابہر ہوئی اسی عہد عتیق کے پہلے نصف میں تو کوئی منافقوں میں یہ ذکر ہے کہ مقدسوں نے جھوٹ کہا اور اگر اس کے واسطے انکی طرف نہیں ہوئی تو یہی حرف جھوٹ کے واسطے آپر عیب نہیں لگایا گیا۔ لیکن انبا کے صحیفوں میں جھوٹ کی بڑی بہت زیادہ مذکور ہوئی اور اس طرح فخر و فخر زیادہ مذکور ہوئی گئی۔ یہاں تک کہ کلام اللہ کے آخری دو بابوں میں یہ صاف لکھا ہے کہ جھوٹ اور بڑے بڑے گناہوں کی طرح ابدی عذاب کا سبب ہوتا ہے۔ لیکن یونان رسول کی تعینات میں جھوٹ کا فرض و مطلب نہیں ہے جو عموماً سمجھا جاتا ہے یعنی او۔ وکی نسبت دلیں کچھ رکھنا اور کام میں اور کچھ رکھنا یعنی جھوٹ کا عام مطلب اور نہ تعلق رکھنا ہے مگر یونان رسول کی تعینات میں جھوٹ کا مطلب خاص اپنے سے تعلق رکھنا ہے یعنی کسی کے دلکا ایسا حال کہ خود ہی انھی سے الگ رہتا ہے اور فریب کہانے میں خوش ہے +

(۱۶) یوحنا رسول کی طرح خود یسوع اپنا نام لیتا ہے یعنی میں یسوع۔ جس بات کو مسیح نے ۱۶-آیت ۱۳ دین آیت میں عام طور پر کہا تھا۔ اسی کو ۱۶ دین آیت میں خاص کر کے داؤد کے خاندان کے حق میں کہتا ہے۔ کہ میں اُسکی اصل اور نسل ہوں جیسے ۳-۷ میں داؤد کی کنجی کا ذکر کیا۔ خاندان داؤد و شاہی خاندان ہے اور صرف یہی خاندان خدا کی

بدشاہی سے خاص تعلق رکھتا ہے پس جو کوئی خدا کی شاہت میں دخل نہ دینا چاہے موزور ہے کہ وہ اس خاندان میں شریک ہو۔ اس خاندان کی اصل یہی شیخ ہے اور نسل ہی۔ پس جو کوئی اس خاندان میں شریک ہو، پانہا جو موزور ہے کہ وہ اس نسل میں شریک ہو +

رحیم کاروشن ستارہ (۱۲) اس میں صبح ۱۲-۱۳ کی طرف اشارہ ہے دان بابل کا یہی نام ہے وہ تو گر گیا لیکن یہ ستارہ نیشہ صبح کبھی گرنے کا نہیں بلکہ ترقی پذیر ہے اور اسکی روشنی کی کچھ انتہا نہیں ہے +

(۱۰) (۱) آیت مفسرین نے سمجھا کہ روح قدس اور کلیسا ہم گناہگاروں کی طرف مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ اے اور جو کوئی پیدا و از ستارہ سے وہ بھی گناہگاروں کی طرف مخاطب ہو کر بلاوے اور کہے۔ الغرض ان تینوں آئینے کے مخاطب گناہگار ہیں۔ اگرچہ آسمان کا یہ مطلب ہے لیکن وہ دفعہ آسمان کا مخاطب گناہگار نہیں بلکہ صبح اور کلیسا صبح سے کہیں بچو آ کیونکہ اول تو اس کتاب کا شعبہ کا مطلب ہے صبح کی آمد اس کتاب کا مقصد آدمی کا انہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ۶ دین باب کے شروع سے یہ پیشگویمان شروع ہو ہیں اور وہ ان چار جانداروں نے چار بار ہی الفاظ آ آ آ صبح کی طرف مخاطب ہو کر کئے۔ تیسرے اس باب کی ۲۰ دین آیت میں ہی یہی لفظ آ پھر مذکور ہوتا ہے اور وہ ان اسکے مخاطب میں کچھ شک نہیں ہے پھر ۲۰ دین آیت میں اگرچہ مذکور نہیں ہوا کہ وہ لہن منکلم ہے تو یہی جواب ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ لہن کا جواب ہے جب ۱۰ دین آیت میں۔ یعنی وہ لہن اپنے کو ہا کے ملنے کی نہایت مشتاق ہو کر یہ دعا مانگتی ہے کہ ۱۰ اور روح قدس یہی ہے جو وہ لہن کو یہ دعا مانگواتی ہے۔ دیکھو رومی ۸-۲۶-۲۷ اسکا سبب ۳۷ آیت میں لکھا ہے کہ ہم اپنی کمزوری کے سبب آہ مارنے میں اور آہ مارنے کے سوائے اور ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں لیکن روح قدس ہماری اس آہ کو گویا لفظ دیکر بیچ کے پاس بجاتا ہے یعنی ہم تو انسانی سے مانگتی ہیں لیکن وہ اسکا پورا علم رکھتا ہے کہ ہماری لئے مانگتا ہے۔ یہی کہی

اس بات پر کفایت نہیں کرنا چاہیے۔ کہ تمام کلیسیا دعا مانگتی ہے۔ اب ہمیں دعا مانگنا کیا ضرورہ
ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے واسطے مانگے اور جس طرح ہم یہ دعا مانگتے ہیں کہ مسیح
آوے اسی طرح ہم اسکو ہمیشہ یاد رکھیں اور کوشش کریں کہ ہم بھی اُسکے یاس آویں
کہ صرف وہی ہمارے پاس آوے۔ یہ خصوصاً یوحنا ۱۴: ۲۳ سے ملتا ہے کہ جو
میرا سا ہی آوے اُنکو اور جب کوئی ایسا ہی کرتا ہے تب ہی رہنمائی سے یہ دعا مانگ
سکتا ہے کہ اے مسیح آ۔

(۱۸ و ۱۹) | **ابن آیتین** جو وعید ہیں اُن سے اس کتاب کی قدر و منزلت صاف | ۱۸-۱۹-ایا

معلوم ہوتی ہے ایسے ہی وعید پڑانے صمد امر میں استثنائاً ۷-۲-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱

کتاب بتے کتاب انکاشفین و مید مذکور ہوئے ہیں یہ وعید باقی سب بائبل کی کتابوں سے علاوہ کہتے ہیں۔ اب اُن لوگوں کے لئے جو بائبل سے غافل و لغو تھے بتے ہیں در اُن کے لئے یہی جو آدمیوں کی تواتر باتوں کو اس میں ملا دیتے ہیں جنابیت ہی خطرہ ہے +

۲۰۔ آیت

(۲۰) اس آیت میں وہ گواہ جو اس کتاب میں خاص گواہ کہلاتا ہے اپنی آخری بات پر گواہی دیتا ہے وہ اس کتاب میں بہت سی باتوں پر گواہی دے چکا لیکن ہم کہ بیور نے اوپر ہونے سے پہلے ایک اور بات پر کہن اُس کو ضرور معلوم ہوتی ہے جس سے ہم بخوبی یکے کے ساتھ ہیں کہ وہی بات اُسکی سمجھ میں اب باتوں سے زیادہ تر ضروری ہے۔ وہ کون بات ہے۔ یہ کہ میں جلد آتا ہوں۔ مہلک ہیں دست جو پرستگار دل و جان سے یہ جواب دے سکتے ہیں آمین۔ اسے خداوند آ۔ اس آیت میں رسول ہی نے کلیسا کی طرف سے خداوند کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آ خداوند آ۔ اب (۲۱) دین آیت میں رسول خداوند کی طرف سے کلیسا سے مخاطب ہوتا ہے اور اُس کی طرف سے وہ کلیسا کو فضل

دیتا ہے۔ اور یہ فضل تمام مقدسوں کے لئے ہے۔ یہ

کتاب مقدسوں ہی کے واسطے ہے اور

کل مقدسوں کے واسطے ہے

اس لئے کسی مسیحی آدمی سے یہاں

کتاب کو باز نہ کہنا نہیں

چائے



[illegible]

[illegible]

